اربعین الاحادیث فی المسائل الاساسیس

المعروف

پیغامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حسبِ فرمائش

استاذ العلماء صاحبزادہ محمد عبد الظاہر رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مؤلف

حافظ رفاقت علی حقانی

خطیب جامع مسجد (رجسٹرڈ) صدر اٹک کینٹ۔ فون 611812

ناشر: جامعہ قادریہ حقانیہ (رجسٹرڈ) اٹک شہر

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ــــــ اربعین الاحادیث فی المسائل الاساسیس المعروف پیغامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف ــــــ حافظ رفاقت علی حقانی بن حاجی محمد اعظم خان بولیانوال

نظرِ ثانی ــــــ صاحبزادہ محمد عبدالعادل قادری صاحب مدظلہ العالی

کتابت ــــــ محمد ایوب ۔ صدر اٹک کینٹ

مطبع ــــــ فرینڈز پرنٹنگ پریس اٹک شہر

تعداد ــــــ (1000) ایک ہزار

تاریخ اشاعت ــــــ ربیع الاوّل ۱۴۱۵ھ

صفحات و سائز ــــــ 184 ـ 18×23/8

هدیہ ــــــ

تصیحِ اغلاطِ کتابت ــــــ مولانا فدا حسین فاروقی ڈھک آزاد کشمیر

ملنے کے پتے

- جامعہ قادریہ حقانیہ (رجسٹرڈ) اٹک شہر
- مکتبہ حنفیہ بی بلاک سول بازار اٹک شہر
- مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ
- ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور
- مکتبہ ضیائیہ بوہڑ بازار راولپنڈی
- اسلامی کتب خانہ بخاری اسٹریٹ فتح جنگ اٹک
- چوہدری برادرز بکسیلرز زمین بازار دینہ شہر جہلم

انتساب

میں اس کتاب "اربعین الاحادیث فی مسائل الاسامیس" المعروف پیغام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے والدین کریمین و اساتذہ کرام کے ذریعے غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں پیش کرتے ہوئے دربارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کرنیکی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

وصلّی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

احقر العباد حافظ رفاقت علی حقانی عفی عنہٗ

فہرست

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ نمبر
	۱۲۱

مضامین	صفحہ نمبر
حیض و نفاس کی مدت۔	"
حیض کے چھ رنگ ہیں۔	۱۳۶
حیض و نفاس کے متعلق مسائل۔	"
عورتوں کے لیے ضروری نوٹ۔	"
حیض و نفاس والی عورت کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا پاک ہے۔	"
شوہر کو حیض و نفاس والی بیوی کیساتھ لیٹنا و بوس و کنار جائز جبکہ جماع حرام ہے۔	"
حیض کی حالت میں جماع کرنے سے جذام کا خطرہ۔	۱۳۷
حدیث (۳۳) اچھے نام	"
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم شریف پر نام رکھنے کا حکم۔	"
جس لڑکے کا نام "محمد" ہو لڑکا اور والدین جنت میں جائیں گے۔	"
جس لڑکے کا نام "محمد" اُس کی عزت کرنی چاہیئے۔	"
جس گھر میں "محمد" "احمد" ہو فرشتے اُس گھر میں آتے ہیں۔	۱۳۸
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی کا نام "محمد" نہیں تھا۔	"
انتباہ	"
عبد المصطفیٰ، عبد الرسول، عبد النبی نام رکھنا جائز ہیں۔	"
کسی کا نام بگاڑنا جائز نہیں۔	"
بچہ مردہ پیدا ہو تو نام رکھنے کی ضرورت نہیں، زندہ پیدا ہو کر مر جائے تو نام ضرور رکھے۔	۱۳۹

مضامین	صفحہ نمبر
استاد کی مالی خدمت کرنا امام اعظم کی سنت۔	۱۴۷
قرآن کی عظمت و استاد کی خدمت۔	"
استاد کے لیے ضروری نوٹ۔	"
حدیث (۴۵) حقوق	۱۴۸
مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق۔	"
عبادت کرنیوالے کے حق میں ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں۔	۱۴۹
نماز جنازہ پڑھکر دفنانے کے بعد آنے والوں کو دو قیراط کا ثواب۔	"
ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر۔	"
دعوت کو قبول کرنا سنت ہے۔	"
چھینک کا جواب دینا چاہیئے۔	"
پسِ پشت خیر خواہی کرنا کمال ہے۔	"
سلام دینے میں چالیس نیکیاں۔	۱۵۰
سلام کی ابتداء کب ہوئی۔	"
گھر میں آتے جاتے سلام کہیں۔	"
گھر میں کوئی نہ ہو تو حضورؐ پر سلام پڑھیں۔	"
سلام میں پہل کسے کرنی چاہیے۔	"
سلام میں پہل کرنے والے پر نوّے رحمتیں۔	۱۵۱
وہ لوگ جنہیں سلام نہ کیا جائے۔	"
سلام کے مسائل۔	"

مضامین	صفحہ نمبر
	〃

صفحہ نمبر	مضامین
۱۶۴	حدیث (۴۰) مکھی کے ایک پر میں شفاء دوسرے میں بیماری۔
۱۶۵	فوائد و مسائل۔
″	بچھو کے ڈنک میں زہر رکھ زہر کا علاج۔
″	مکھی کسی چیز میں گر جائے تو غوطہ دیکر پھینکو پھر وہ چیز کھاؤ۔
″	مکھی میں دس خاصیتیں۔
۱۶۶	مکھی کی تخلیق کی وجہ۔
″	مکھی کی عمر چالیس دن ہوتی ہے۔
″	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر مکھی نہ بیٹھی۔
	مؤلف کی دیگر کتب

اہم معلومات سوالاً و جواباً

ابتدائیہ

از جناب مفکر اسلام، غازی ملت، مجاہد اہلسنت، حضرت علامہ

پیر عبدالقادر ایم اے ایل ایل. بی

پرنسپل جامعہ رضویہ انوار العلوم واہ کینٹ و مدیر اعلیٰ ماہانہ فیضانِ مصطفےٰ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

روزِ اوّل ہی سے رحمانی قوتوں کے مقابل طاغوتی و ابلیسی قوتوں کا آمنا سامنا ہوتا رہا، حق و حقانیت کے پیامبر مختلف اوقات میں ایک ہی مشن کے داعی بنکر آتے رہے مگر توحید کا اعلان کرنے والے ہر شخص کو مزاحمتِ شیطانی کا سامنا کرنا پڑا مگر حق کے متوالے اس راستے میں آنے والی تکلیفوں کو محبوبِ حقیقی قیوم سمٰوات والارضین مدبّر خلائق اجمعین جلّ جلالہٗ کے قرب کا سبب اور ذریعہ گردانتے رہے، اگر حق کے متوالے ابراہیم خلیل اللہ تھے تو مقابل ابلیسی قوت کا علمبردار نمرود تھا مگر نمرود کی جلائی ہوئی آگ ابراہیم کا راستہ نہ روک سکی۔ بلکہ استقامتِ ابراہیمی کے مقابل گُل و گلزار بن گئی۔ اگر حق کے دعویدار موسیٰ کلیم اللہ ہیں تو مقابل فرعون کا جبر و استبدار اور ظلم و جور ان کا راستہ نہیں روک سکا، اور بالآخر شیطانی طاقت گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئی یہ سلسلہ چلتا رہا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب، سرکارِ ابد قرار سیّد دوعالم حضرت مُحمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ترجمان سے دینِ حقہ "اسلام" کا مژدہ سنایا۔

دینِ حقہ اسلام ہر لحاظ سے کامل ہمکمل و اکمل دین ہے جس نے

زندگی کے ہر شعبہ میں اپنے ماننے والوں کو روشن نشانات پر گامزن کر کے منزلِ مقصود کا پتہ دیا۔ جب انسانیت ظلم و ستم کی چکّی میں پسی جا رہی تھی جور و جفا کے شکنجوں میں کسی مظلوم انسانیت کراہ رہی تھی۔ ہر طرف ذلیل انسانیت کے دلگداز منظر دیکھے جاتے تھے، ایسے میں ربّ کائنات کو کراہتی ہوئی انسانیّت پر رحم آیا تو ربّ کائنات نے اپنے پیارے محبوبِ عالمِ امکاں کے شاہ سیّد دو عالم حضرت محمّد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر مظلوم انسانیّت کو پیغامِ حیاتِ ابدی و سرمدی دیا۔

دینِ فطرت "اسلام" کے ساتھ شروع دن ہی سے جو رویہ اختیار کیا گیا، اس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ دین عرب کی وادی سے باہر اپنی کرنِ ضیاء بار کو قطعاً نہیں بکھیر سکے گا، مگر قدرت کو کچھ اور منظور تھا اس دین کی مخالفت کرنے والے ہر کوتاہ عقل کے مقابلے میں ربّ کائنات نے اپنے کسی نہ کسی محبوب بندے کو علم و عمل اور جہدِ مسلسل کا خوگر بنا کر اس کے سدِّباب کیلئے میدانِ عمل کا راہی بنایا، کیونکہ شیطان اپنی مکّاری و عیّاری کو پروان چڑھانے کیلئے اپنے نمائندوں کو اسلحہ ہائے شہر سے مسلّح کر کے میدان میں اتارتا ہے مگر ہر طاغوتی و ابلیسی طاقت کا مقابلہ ہمیشہ روحانی و رحمانی طاقت کے زور سے کیا جاتا رہا جس کے نتیجہ میں ابلیسی قوت کو ہمیشہ شکستِ فاش سے دوچار ہونا پڑا۔

اگر اس دین کے داعئ اعظم، ہادی عالم نبی اکرم، نورِ مجسّم حضرت محمّد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا مطالعہ کیا جائے تو آپ نے دین کی سر بلندی کی خاطر ہر آنے والی تکلیف کو متبسّم لبوں سے

خوش آمدید کہا۔ مگر اِس عظیم مشن سے دستبردار نہ ہوئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دُنیا سے ظاہری پردہ فرما جانے کے بعد بھی مختلف فتنے سر اٹھاتے رہے جھوٹی نبوّت کے دعویدار بھی میدان میں آئے مگر حق و صداقت کی طاقت کے سامنے خاک کا ڈھیر بن گئے۔ ہر حربہ اسلام کو مٹانے کیلئے کیا گیا مگر بقول شیخ الاسلام والمسلمین قمر الملّت والدّین حضرت خواجہ حافظ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ "اسلام ان تند و تیز طوفانوں میں روشنی کے بلند مینار کیطرح قائم رہا۔ اسکی دلفریب تجلیات تاریکیوں کا سینہ چیرتی رہیں اور گرداب و تلاطم میں پھنسے ہوئے سفینوں کو سلامتی کے ساحل تک پہنچاتی رہیں اور اسلام کا یہ مینار تا قیامت یونہی ضیاء پاش رہے گا"۔

لہٰذا اقتباسِ بالا کی روشنی میں کوئی کتنا ہی قرآن و حدیث کی مخالفت کا مرتکب ہو کر اس عظیم بُنیاد یعنی قرآن و حدیث کو کھوکھلا کرنے کی کوشش کرتا رہے، مگر مسلمانوں کے اس بہترین اثاثہ اور پیغامِ حیات ابدی قرآن و حدیث کو ختم نہیں کر سکتا۔

ہمیشہ سے مسلمانوں نے مالی و جانی قربانیاں بھی دیں اور علمی میدان میں قلمی کاوشیں بھی لائقِ تحسین ہیں۔ ہمارے بزرگانِ دین و ملّت کی ایک طویل فہرست ہے۔ جنہوں نے مختلف اوقات میں اپنے علم و فن کے جوہر دکھائے۔ میں بخوفِ طوالت اِن کے نام لکھنے سے قاصر ہوں۔

مگر اس وقت میرے ہاتھ میں ایک نوجوان عالمِ دین، عالی ہمت اور علمی لگن سے سرشار مولانا حافظ رفاقت علی حقانی کی قلمی کاوش "اربعین الاحادیث فی مسائل الاساسیس" ہے۔ ایک نہایت ہی اچھی کاوش ہے اور بالخصوص

احادیث کی تشریح و توضیح عقائد اہلسنت کے مطابق لائق تحسین ہے۔
مختصراً فضائلِ قرآن، ذکر بالجہر، فضائل طلباء و علماء، نعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فوائد اور دیگر علمی موضوعات پر احادیث کی روشنی میں قلم اُٹھانا لائقِ صد مبارکباد ہے۔
اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بطفیل حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم ملتجی ہوں کہ فاضلِ مصنّف کے علم و عمل اور قلمی ذوق میں مزید اضافہ ہو۔
(آمین)

دُعاگو عبدالقادر عفی عنہٗ
۲ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ ہجری

تبصرہ

محقق العصر شمس العلماء، عمدۃ المدرسین، استاذی المکرم

حضرت علامہ محمد غوث شاہ صاحب مدظلہ

شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۔ اما بعد ۔ یہ رسالہ "اربعین الاحادیث المعروف پیغام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم" حق کے اظہار کیلئے نشان ہے اور حقیقت کے انکشاف کے واسطے مکمل نظام ہے اور ہدایت رشد تزکیہ نفوس کیلئے روشن آفتاب ہے۔ اور یہ فیض، منبع الفیوضات کنز الحسنات ولی اللہ حضرت بادشاہ صاحب مدظلہ اللہ تعالیٰ کے حلقہ بگوش افراد سے حافظ رفاقت علی حقانی مدرس جامعہ قادریہ حقانیہ کو رسالہ ہذا لکھنے کا ہوا، اور ایسا ہوا کہ مدفون خزائن کو باہر نکال دیا اور تالیف احادیث شُنن اربعین کی فضیلت پر ایسا استنباط کیا کہ مسائل اہل سنت وجماعت کیلئے یہ رسالہ مخزن نکات ہے اور حجاب غفلت کو اہل سعادت سے دور کرکے لِيُخْرِجَهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ کی آیت کے مصداق بنا دینے والا ہے، وقت کے تقاضا کیساتھ احادیث کا جو مجموعہ شائع کیا ہے مجھے بڑی خوشی ہوئی کیونکہ اُس عالم کی منزلت نہیں جو کچھ فائدہ نہ پہنچائے اور حقیقت میں وہ نفسِ عالم زندہ ہی نہیں جو کہ نہ خود فائدہ اٹھائے اور نہ دوسروں کو فائدہ پہنچائے اور ایسے زندہ دل علماء سے خلقت معمور ہے جنہوں نے ملت اسلامیہ کو فائدہ پہنچایا اور احیائے دین کیا اور باطل کا مقابلہ کیا۔ آخر میں سوال و جواب کا اضافہ عوام وخواص کیلئے ایسا وسیلہ علم ہے جو کہ ہر ایک کو مطلوب ہے ہر شخص گہرا مطالعہ کرکے فائدہ اٹھائے اور علمی عقائد، عملی افعال، ادبی اخلاق جیسے محاسن حاصل کرکے اور چشم بصیرت سے حقانی لطائف نورانی عوارف اور عقائد اہل حقہ سے مستفیض ہو، دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہ رسالہ ہمارے لیے ذریعہ نجات دارین بنائے۔

خادم الشرع محمد غوث شاہ عفی عنہ۔ جلالیہ

تقریظ

فخر المدرسین محقق ابن محقق راس الاتقیا حضرت علامہ مفتی **محمد نعمان** صاحب سابق شیخ الحدیث جامعہ رضویہ انوار العلوم واہ کینٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وکفٰی وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی

اما بعد۔ حضرت مولانا حافظ رفاقت علی صاحب حقانی کا رسالہ.... اربعین الحدیث دیکھا۔ ماشاء اللہ کتاب مطالعہ کرنیکے قابل ہے اور اس پر عمل موجب سعادت دارین ہے۔ میری دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ فاضل نوجوان حقانی صاحب کو توفیق دے کہ مزید ایسی کتب ضروری مسائل پر لکھیں اور خداوند مجھے اور مولف موصوف کو حسن نیت کی توفیق دے۔

بندہ مفتی محمد نعمان عفی عنہ
غورغشتوی

تقریظ

پیکرِ اخلاص ووفا، محقق دورِ حاضرہ، امام النحو، فخر المدرسین، استاذ العلماء، محسن اہلسنّت حضرت علامہ صاحبزادہ **عبدالظاہر رضوی** پرنسپل جامعہ قادریہ حقانیہ رجسٹرڈ۔ اٹک

فاضل جلیل، عالم باعمل، عزیزم مولانا رفاقت علی صاحب حقانی کی کتاب "پیغام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم" نظر سے گزری، ماشاء اللہ فاضل جلیل عزیز محترم نے اس سے پہلے بھی کافی کتابیں تحریر فرمائیں، اس کتاب میں بھی بڑی محنت وعرق ریزی سے کام ہوا ہے۔ اور مسلک اہلسنّت کی تقویت کیلئے بڑی کوشش کی ہے، خداوند کریم سے دست بدعا ہوں کہ عزیز محترم کو مزید تحریری قوت عطا فرمائے، علم وعمل میں اضافہ عنایت فرمائے، مسلک اہلسنّت وجماعت کا ترجمان بنائے اور پڑھنے والوں کیلئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین

احقر العباد عبدالظاہر رضوی سگ درگاہِ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (۲۹-۵-۹۴)

تقریظ

واقف اسرار و شریعت و طریقت، جامع کمالاتِ علمی و عملی، سرمایۂ اہلسنت راس الاتقیاء، عاشق صادق رسول، حضرت علامہ فہامہ پیر مفتی ابو داؤد محمد صادق امیر جماعت رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ "جواہر التسمیہ" جیسی کامیاب تصنیف و مقبول عام تالیف کے بعد مولانا حافظ رفاقت علی صاحب حقانی کا جامع مسائل و مضامین پر مشتمل چالیس احادیث مبارکہ کا مجموعہ مرتب فرمانا انکے علمی و تحقیقی ذوق شوق کا آئینہ دار اور اہل ایمان و اہل علم کیلئے بہت گرانقدر علمی و روحانی تحفہ ہے۔ دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ بوسیلۂ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء حقانی صاحب کے علم و فضل میں اضافہ فرمائے اور مزید برکت فرمائے اور "جواہر التسمیہ" کیطرح انکے اس مرتبہ مجموعہ کو بھی مقبول و نافع عام و خاص بنائے۔ (آمین)

فقیر ابو داؤد محمد صادق

۱۹ - ۱۱ - ۱۴۱۴ ہجری

تقریظ

: محقق دورِ حاضرہ سرمایۂ اہلسنت، حضرت صاحبزادہ پیر حافظ سلطان محمود مدظلہ سجادہ نشین دریا شریف اٹک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ فاضل جلیل عالم نبیل مولانا حافظ رفاقت علی حقانی صاحب نے جواہر التسمیہ لکھی جوکہ مقبول عام ہوئی۔ اب انہوں نے اربعین الاحادیث فی المسائل الاساسیس لکھی یعنی چالیس احادیث جسکی بڑی ہی فضیلت حدیثوں میں آتی ہے۔ انہوں نے چالیس احادیث مختلف مسائلِ ضروریہ میں جمع کی ہیں اللہ تعالیٰ جواہر التسمیہ کیطرح اس کو بھی عوام کیلئے مفید مہربانی فرمائے آمین۔ ان کیلئے اور پڑھنے والوں کیلئے بخشش کا ذریعہ فرمائے آمین۔ ایں دعا از من و از جملہ مسلمان نان۔

سلطان محمود دریا شریف

تقریظ

مجمع البحرین شیخ الحدیث والتفسیر فخر المدرسین، جامع المعقول والمنقول

حضرت علامہ **عبدالباری** صاحب مدظلہ مدرس جامعہ قادریہ حقانیہ اٹک

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حامداً ومصلیاً

عزیزِ محترم حافظ رفاقت علی حقانی صاحب

فاضل جامعہ قادریہ حقانیہ نے جو اربعین مرتب کی ہے انتہائی قابلِ تحسین ہے۔ بندہ خادم الطلباء بدار العلوم جامعہ قادریہ حقانیہ عبدالباری کو اربعین کے مطالعے کے بعد کئی فوائد محسوس ہوئے خصوصاً موجودہ نسل کیلئے ایک تلوار بے نیام نظر آئی کیونکہ یہ اربعین ایسے مسائل پر مشتمل ہے جسمیں لادینیت کی منافرت اور دینِ محمدی کی محبت اور رغبت ہے اور موجودہ معاشرے میں یہی ضروری ہے یعنی لادینیت کا رسم ورواج مٹانا اور دینِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف راغب کرنا۔ علاوہ ازیں جو مصطلحات محدثین اربعین کیساتھ ملحق کیے گئے وہ بے نظیر ترتیب ہے کہ ہر کوئی بلا تکلف حدیث نبوی کی تعریف غرض موضوع اور اقسامِ حدیث اور فرق درمیان حدیث و خبر معلوم کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ فاضلِ محترم کو جزائے خیر و توفیق دائمہ عطا فرمائے آمین

محررہ مسکین مولوی عبدالباری شاہ منصوری (صوابی)

تقریظ

آفتابِ شریعت وطریقت، پیکرِ اخلاق ومحبت عاشقِ صادقِ رسول جناب

حضرت پیر صاحبزادہ **حافظ عبدالحق** صاحب زیبِ آستانہ عالیہ دریا شریف اٹک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: قابلِ قدر ومحترم المقام قبلہ حافظ رفاقت علی حقانی کی مؤلف کے مضامین نظر سے گزرے، جنہیں تقریباً ہر عام وخاص کے لیے مفید پایا۔ دعا ہے اللہ رب العزت مؤلف کی اس سعئی کو قبول فرمائے اور عوام الناس کو اس سے مستفید ہونیکی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین

(حافظ عبدالحق دریا شریف

تقریظ

از جناب فاضلِ اجل، شمشیرِ بے نیام، خطیب نکتہ داں، ترجمان مسلک اہلسنت حضرت علامہ **محمد ارفاق** صاحب رضوی قادری مدرس جامعہ مہریہ ضیاء القرآن رتہ امرال راولپنڈی۔

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم۔ اما بعد: مصنف کتب کثیرہ عزیزی القدر عزیزم مولانا حافظ رفاقت علی صاحب حقانی کی تصنیف لطیف کو بعض مقامات کو پڑھا، ماشاءاللہ موصوف نے زندگی میں پیش آنے والے جمیع مسائل پر سیر حاصل گفتگو کی۔ موصوف کا چالیس احادیث مبارکہ کی تشریح اور ان پر تبصرہ اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ آپ عوام الناس اہلسنّت کے دل میں دین کی سچی تڑپ پیدا کرنا چاہتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ علامہ حقانی کی یہ تصنیف ضرور انقلاب لائیگی اللہ تعالیٰ بطفیل مصطفیٰ ﷺ آپ کو عمر خضری عطا فرمائے کہ آپ دین کی مزید خدمت کر سکیں

طالبِ دعا۔ فقیر محمد ارفاق قادری

خطیب جامع مسجد ... راولپنڈی

تقریظ

مبلغ یورپ، عمدۃ المقررین، مجاہدِ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا حافظ **محمد فاروق چشتی** خطیب برمنگھم (لندن) جنرل سیکرٹری مرکزی جمعیت علماء اہلسنت یو کے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ، عزیزی القدر علامہ حافظ رفاقت علی حقانی صاحب کا رسالہ چہل حدیث جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اخروی زندگی میں نجات کیلئے مشہور بہا ہے جسمیں احادیث کو عقائد و اعمال کی اصلاح کیلئے مرتب کرنا مزید مستحسن قدم ہے جو کہ دورِ حاضرہ کی انتہائی اہم ضرورت کو فاضلِ مؤلف نے پورا کیا مستزاد یہ کہ استخراجِ مسائل اور اندازِ بیان انتہائی سادہ اور عام فہم ہونے کیساتھ ساتھ دِتنا مبہر ہن گردانا گیا ہے کہ "شاہد و باید" اللہ تعالیٰ فاضل مؤلف کی اس فکری کاوش کو قبول اور نفع بخش بنائے اور آئندہ مسلک اہلسنت کیلئے کام کرنیکی توفیق اور مواقع فراہم فرمائے۔ آمین، بجاہِ سید المرسلین، این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

محمد فاروق چشتی
(ساکن عدلزئی شریف حضرو اٹک)

تقریظ

عمدۃ المدرسین، خطیب نکتہ داں، غواص بحرِ حقیقت، محقق العصر، مقررِ جادو بیاں، شمشیرِ بے نیام

حافظ عبد الرحمٰن نظامی صاحب خطیب اعلیٰ پاکستان آرمی

سابقہ شیخ الحدیث جامعہ نوریہ رضویہ زینت الاسلام میانوالی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اربعین الاحادیث فی مسائل الاساسین المعروف پیغامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا میں نے چیدہ چیدہ مقامات سے مطالعہ کیا ہے، یہ کتاب اپنے مقاصد اور مفاہیم کے اعتبار سے مسلک اہلسنّت بریلویت کا بہترین شاہکار ہے، جتنی بھی کتابیں اربعین پر تحریر کی گئیں اپنی جگہ بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ لیکن اس کتاب میں جو خصوصیت ہے، وہ یہ ہے کہ مسلک بریلویت جو کہ کما حقہٗ اہلسنّت وجماعت کی ترجمانی کیطرف ایک بہترین قدم ہے، اگر اسی طرح مصنّف موصوف نے اپنی سعئ جمیلہ جاری رکھی تو انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب ہر کتب خانہ، لائبریری، ان کتابوں کی زینت ہونگی، ہر عمر کا فرد ایسی کتابوں کی موجودگی کو اپنے لیئے فخر سمجھے گا جبکہ اس دور میں کتب خانے اور لائبریریاں ایسی کتابوں سے محروم ہیں، اس کتاب کے مصنّف زینتِ مسلکِ اہلسنت عزیزم حافظ رفاقت علی صاحب حقانی کی یہ بہت بڑی خصوصیت ہے، میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنّف عزیزیہ کی محنت کو قبولِ عام عطا فرمائے۔ (آمین)

حافظ عبد الرحمٰن نظامی خادم دربار عالیہ چشتیہ نظامیہ برگ شریف، زینت الاسلام میانوالی

عرضِ مؤلّف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِہَا بَعَثَہُ اللّٰہُ فَقِیْہًا وَکُنْتُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شَافِعًا وَّشَہِیْدًا۔

ترجمہ:۔ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص میری امت پر احکامِ دین کے متعلق چالیس احادیث یاد کرکے پہنچادے گا اللہ تعالیٰ جل شانہٗ (قیامت کے دن) اس شخص کو اس شان کے ساتھ اُٹھائے گا کہ وہ فقیہہ ہوگا اور میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔ (مشکوٰۃ ص۳۶)

قارئین گرامی! راقم الحروف نے جب اربعین نووی کی ابتداء میں مندرجہ بالا حدیث شریف "شیخ الحدیث حضرت علامہ سلیمان شاہ نوّر اللہ مرقدہٗ (جلالیہ) سے پڑھی تھی تو دل میں یہ حسرت اُٹھی تھی کہ انشاء اللہ العزیز چالیس احادیث پر مجموعہ تحریر کرکے مسلمان بھائیوں کی نذر کروں۔ چنانچہ اسی تمنا میں اربعین بصورت "پیغامِ مصطفےٰ" میری تیسری کاوش ہے۔ اس سے قبل "جواہر التسمیہ" اور "نعت مصطفےٰ کا ارتقائی سفر" امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرچکا ہوں۔ جس پر پڑھنے والوں اور نقاد اساتذہ کرام نے بے حد حوصلہ افزائی فرمائی۔ ناچیز اربعین کے مجموعہ کو مسلمانوں کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل عظیم کا امیدوار ہے اور تمنائی ہے کہ یہ حقیر سی خدمت قبول کے درجہ پر فائز کرکے روزِ قیامت، علماء کرام کی صف میں جگہ عطا ہو اور رسولِ اعظم صلی اللہ

علیہ وسلم کی کملی میں میرے جرائم کی پردہ پوشی ہو جائے۔

حضراتِ محترم! مَیں نے اِس کتاب میں احادیث کو کسی خاص ترتیب سے تحریر کرنے کا اہتمام نہیں کیا بلکہ اکثر پیش آنے والے مختلف مضامین پر مختلف احادیث یکے بعد دیگرے تحریر کر دیں، کیونکہ میرا تجربہ ہے اور انسانی نفسیات بھی، کہ ایک ہی نوعیت کے مضامین، اکتاہٹ اور مطالعے سے بیزاری پیدا کر دیتے ہیں جبکہ تازہ بتازہ اور متنوع مضامین کے مطالعہ سے طبیعت میں تازگی اور ذوق کا عنصر موجود رہتا ہے۔

● کوشش کی گئی ہے کہ احادیث کے عربی متن کے سوا، مسائل ضروریہ اور تشریحات نہایت سادگی اور سلاست کے ساتھ بیان کیے جائیں اور ان کی عبارت عام فہم ہو لیکن "انسان مرکبٌ مِنَ الخطاءِ والنسیان" کے مصداق اگر کسی مقام پر عبارت، ترتیب، الفاظ و بیان یا ربط میں کوئی لغزش و خطا ملاحظہ میں آ جائے تو براہِ کرم قارئین اپنے عاقلانہ وصف کی بناء پر اس کی نشاندہی فرما دیں

آخر میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کی بارگاہ میں عاجزانہ التجاء ہے کہ راقم کی اس حقیر کاوش کو اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے اپنے دربارِ گوہر بار میں قبول فرمائے۔ اور دُنیا بھر کے مسلمانوں کو اس سے نفع حاصل کرنے کی توفیق بخشے، یہ کاوش میرے لئے، میرے اساتذہ اور والدین کیلئے ذخیرہ آخرت اور ذریعہ نجات بنائے۔ آمین ثم آمین

بحرمت سید المرسلین والحمد للہ رب العالمین:

احقر العباد: حافظ رفاقت علی حقانی عفی عنہ

۱۵-۱۲-۱۴۱۲ھ

اعمال کا دار و مدار نیّتوں پر موقوف ہے

(۱) حدیث :- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِمْرَاَۃٍ یَتَزَوَّجُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

ترجمہ :- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام اعمال کے نتائج نیّتوں پر موقوف ہیں۔ ہر شخص کے لیے وہی ہے جو نیّت کرے۔ پس جسکی ہجرت اللہ اور اُس کے رسول کی طرف ہو تو اُسکی ہجرت اللہ اور اُسکے رسول کی طرف ہوگی اور جسکی ہجرت دُنیا حاصل کرنے یا عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہو تو اُسکی ہجرت اُسی کے لیے ہوگی جسکے لیے کی ہے۔ (بخاری و مسلم) مشکوٰۃ

حضرت عمر بن خطاب :- آپ کا لقب فاروقِ اعظم ہے، خطاب امیر المومنین ہے آپ کے فضائل بے شمار ہیں۔ آپ نے جب اسلام قبول کیا تو جبرئیل علیہ السلام نے بارگاہ مصطفےٰ میں حاضر ہو کر خوشخبری سنائی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان والے حضرت عمر کے اسلام لانے پر خوشی منا رہے ہیں اور ساتھ ہی یہ آیت اُتری یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ

حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ پ ۱۰ ع ۴

ابو بکر صدیقؓ کے بعد ۱۳؁ھ میں آپ کی بیعت کی گئی۔ آپ نے بہت ممالک فتح کیے۔ قرآن مجید کی بہت سی آیات آپ کی رائے کے مطابق اتریں، آپ سے پانچ سو سینتس (۵۳۷) حدیثیں مروی ہیں۔ آپ نے دس سال چھ مہینے خلافت کی، تریسٹھ سال عمر پائی۔ آپ کو ابو لؤلؤ نے ۲۶ ذوالحجہ ۲۳؁ھ کو شہید کیا۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت صُہیب نے پڑھائی، آپ کو گنبد خضریٰ میں پہلوئے مصطفیٰ میں دفن ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

حدیث کی خصوصیات

مندرجہ بالا حدیث کو امام بخاری نے چھ مختلف مقامات پر نقل کیا ہے، اس کے علاوہ مُسلم، ترمذی، ابن ماجہ، دارقطنی کے علاوہ مختلف بلند پایہ محدثین نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔ محدثین نے اس حدیث کو اُن بُنیادی حدیثوں میں سے شمار کیا ہے جن پر دینِ اسلام کا دار و مدار ہے۔

امام اعظمؒ کی نصیحت

چنانچہ امام اعظمؒ نے اپنے صاحبزادے حضرت حمادؒ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے پانچ لاکھ حدیثوں میں سے چُن کر ایسی پانچ حدیثوں کو منتخب کیا ہے کہ اگر تم نے اُن کو یاد کر کے ان پر پورے اعتماد کے ساتھ عمل کیا تو دونوں جہان کی سعادتوں سے سرفراز ہو جاؤ گے۔ اُن پانچ حدیثوں میں پہلی حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّات ہے۔ (مزید تفصیل کیلئے بشیر القاری صـ ۶۵ کا مطالعہ کریں۔

حضرت امام شافعیؒ

حضرت امام شافعیؒ اور امام احمدؒ نے فرمایا کہ اس حدیث میں علم دین کا ایک تہائی حصّہ ہے۔

حضرت ابوداؤد حضرت ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ لاکھوں احادیث کے خزانوں میں سے دین پر عمل کرنے کیلئے صرف چار حدیثیں ہیں

ان چار میں اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ بھی ہے۔ (قسطلانی ص ۱۶۴)

تبصرہ! قارئین گرامی :۔ حدیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر موقوف ہے۔ یعنی انسان کو اچھے اعمال کا ثواب اخلاص پر ملے گا۔ کوئی عمل اخلاص کے بغیر ثواب کا باعث نہیں خواہ عبادت محضہ ہوں جیسے نماز روزہ وغیرہ یا عبادت غیر مقصودہ جیسے وضو، غسل کپڑا اور جگہ اور بدن کا پاک کرنا وغیرہ کہ اِن پر ثواب اخلاص ہی سے ملے گا۔

صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ اخلاص اور نیت خیر ایسی نعمتیں ہیں کہ اِن کے بغیر عبادات محض عادتیں بن جاتی ہیں اور اگر اخلاص کی نیت ہو تو کفر شکر بن جاتا ہے اور گناہ ومعصیت اطاعت جیسا کہ احادیثوں میں آتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضؓ نے ہجرت کی رات غارِ ثور میں عمداً سانپ کے ڈسنے کی وجہ سے ایک قسم کی خودکشی کرلی۔ (نمبر۲) امیرالمومنین مولا مشکل کشا سیدنا علی المرتضیٰ نے خندق میں عمداً نمازِ عصر چھوڑ دی۔ چونکہ اِن دونوں کی نیتیں خیر تھیں کہ اگر جگائیں تو حضورؐ کے آرام میں خلل آجائے گا۔ یعنی اُن حضرات کا یہ کام ثواب کا باعث تھا۔ مولانا فرماتے ہیں۔

ہر چہ گیرد عِلّتی عِلّت شود
کفر گیرد مِلّتی مِلّت شود

محترم حضرات :۔ اِس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ارکانِ اسلام میں نیت فرض ہے۔ باقی جہاد، ہجرت وضو وغیرہ میں یہ نیت فرض نہیں ہاں اخلاص کے بغیر

ان میں بھی ثواب نہ ملے گا۔ لہٰذا احناف کے معنی نہایت صحیح ہیں اور حدیث نہایت جامع نمازمیں زبان سے نیّت کے الفاظ کہنا بدعت حسنہ ہے کیونکہ حضور نے کل تیئس (۲۳) ہزار نمازیں پڑھی ہیں۔ مگر کبھی زبان سے نیت نہ کی۔ بعض علماء نے نماز کو حج پر قیاس کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جیسے احرام کے وقت زبان سے حج کی نیّت کی جاتی ہے ایسے ہی نماز میں کرنی چاہئیے مگر یہ صحیح نہیں۔ تفصیل کے لیے مرقات کا مطالعہ کریں۔

ہجرت حضراتِ محترم! حدیث میں دوسرا لفظ جو قابلِ وضاحت ہے وہ "ہجرت" ہے۔ لُغت میں ہجرت کے معنی کسی چیز کو چھوڑ دینے کے ہیں۔ اصطلاح میں ہجرت یہ ہے کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے اپنے دین وایمان کی سلامتی کیلئے شہر یا ملک کو چھوڑ کر کسی دوسرے ملک یا شہر چلا جائے، جہاں اُس کا دین وایمان محفوظ رہ سکے تو اس صورت میں بشرطِ اخلاص نیّت اِنشاء اللہ تعالیٰ ہجرت ہی کا ثواب ملے گا۔ (واللہ اعلم)

دُنیا:- حدیث میں تیسرا لفظ "دُنیا" ہے جو قابلِ وضاحت ہے یہ اسم تفضیل "ادنیٰ" کا مؤنث ہے، جسکا معنی "زیادہ قریب ہونے والی" علماء متکلمین ہر اُس مخلوق کو "دُنیا" کہتے ہیں۔ جو آخرت سے پہلے وجود میں آئی اور صوفیاء کرام کے نزدیک ہر وہ چیز دُنیا ہے جو اِنسان کو خُدا سے غافل کردے۔ چنانچہ مولانا روم فرماتے ہیں۔

چیست دُنیا از خُدا غافل بُدن
نے قماش ونقرہٌ وفرزند وزن!

(مثنوی)

خلاصہ:۔ بہرحال حدیث کا خلاصہ اور حاصلِ مطلب یہی ہے کہ جو کام نیک نیتی کے ساتھ کیا جائے گا، اگرچہ وہ کتنا ہی چھوٹا عمل ہو اس پر ضرور ثواب ملے گا، اور جس کام میں نیت اور اخلاص نہیں ہے وہ کتنا ہی بڑا کام کیوں نہ ہو اُس کو ثواب نہیں ملے گا۔

غرضیکہ اچھا کام اچھی نیت سے لائقِ ثواب ہے اور بُری نیت سے باعثِ عذاب بن جاتا ہے۔ اس لیے حضورؐ نے ارشاد فرمایا! کہ تمام اعمال کے ثواب کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو اُس کی نیت پر ہی ثواب ملتا ہے۔ پھر آپؐ نے اس قاعدہ کُلیہ کو بیان کرنے کے بعد اس کی ایک خاص مثال کے طور پر یہ ارشاد فرمایا کہ جو اللہ اور رسول کی رضا کیلئے نیت کر کے ہجرت کرتا ہے تو اس کی ہجرت مقبول ہوتی ہے اور جو دنیاوی فائدہ اٹھانے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی نیت سے ہجرت کرتا ہے تو اس کو ثواب نہیں ملے گا۔

نیت ہی کے متعلق مولانا رومؒ نے بہت اچھی حکایت مثنوی شریف میں نقل فرمائی ہے۔

حکایت:۔ ترجمہ۔ یعنی ایک مُرید نے جو بالکل نیا نیا مُرید ہوا تھا، اُس نے ایک نیا مکان بنایا، اور اپنے پیر کو افتتاح کیلئے بُلایا، چنانچہ پیر صاحب نے مکان کا معائنہ کرنے کے بعد مُرید سے دریافت کیا کہ تم نے مکان میں روشندان کس نیت سے بنایا ہے؟ مُرید نے جواب دیا کہ میری نیت تو یہی تھی کہ روشندان کے ذریعے میرے گھر میں روشنی آئے گی۔

مُرید کی زبان سے یہ سُن کر پیر صاحب کو بڑا رنج و ملال ہوا، اور

فرمایا: کہ اگر تُو نے روشندان بناتے وقت یہ نیت کر لی ہوتی کہ اس کے
ذریعے آذان کی آواز تیرے گھر میں آئے تو روشنی بھی آجاتی اور تجھ کو
تیری اِس نیک نیّتی پر ثواب بھی ملتا، آئندہ سے یاد رکھ کہ نیّت ایسی
کیا کر جو تجھ جیسے مومن کے شایانِ شان ہے یعنی ہر چھوٹے بڑے کام کو
اچھی نیّت سے کیونکہ اعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے۔

قارئین گرامی! اگر انسان ایک عمل پر ایک ہی اچھی نیّت کرے تو ایک
ہی ثواب ملے گا، اور اگر عمل کرتے وقت چند اچھی اچھی نیتیں کر لے تو جتنی
تعداد میں نیتّیں کرے گا، اتنی ہی تعداد میں ثواب پائے گا، مثلاً مسجد میں
داخل ہونا ایک عمل ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص مسجد میں داخل ہوتے وقت
صرف نماز کی نیّت کرے تو اُس کو ایک ہی عمل کا ثواب ملے گا، اور اگر اُس نے
مسجد میں داخل ہوتے وقت مسجد میں داخل اور نکلنے کی دُعا اور چند
منٹ اعتکاف اور جماعت کی انتظار میں بیٹھنے کی نیّت اور ساتھ ساتھ
نمازیوں سے ملاقات کرنے کی نیّت کی یا نمازیوں کو کوئی مسئلہ بتانے یا
کوئی مسئلہ سیکھنے کی نیّت کر لی تو تمام نیّتوں کے مطابق ثواب ملے گا یعنی
جتنی نیتّیں کی ہیں، اُتنا ہی ثواب ملے گا۔ بہر کیف حدیث کا حاصِل یہی ہے کہ
ایک ہی عمل اچھی نیّت سے کیا جائے تو باعثِ ثواب اور بُری نیّت سے لائقِ
عذاب بن جاتا ہے۔

چنانچہ مسلم شریف کی حدیث جس میں سخی، شہید، عالم کا قیامت
کے دِن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونے کا ذکر ہے، اُس وقت بھی
اللہ تعالیٰ اِن لوگوں سے فرمائے گا کہ جو تم نے نیتّیں کی تھیں، اُس کا صِلہ

تمہیں دُنیا میں مِل گیا، اگر تم نے میری رضا کیلئے یہ کام کیے ہوتے تو جہنم میں داخل نہ کرتا۔ (حدیث کا مفہوم مُسلم صفحہ ۱۴۰ ج ۲)

بہر حال محدّثین کا اس حدیث کا اپنی کتابوں کی ابتداء میں تحریر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم نے کتابیں اخلاص سے لکھی ہیں تاکہ لوگ فائدہ اٹھائیں شہرت یا مال مقصود نہ تھا۔

ناچیز حقانی بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انکسارانہ التجاء کرتا ہے کہ یَا اللہ میری اس سعیٔ میں اخلاص پیدا فرما۔ (آمین)

ہو اگر نیت بُری اچھے عمل بیکار ہیں
جاگتا ہے چور بھی مثلِ نگہبان رات بھر

درود شریف

حمدِ باری و درود شریف کے بغیر شروع ہونیوالے کام برکتوں سے خالی

② **حدیث**:۔ كُلُّ اَمْرٍ ذِىْ بَالٍ لَا يُبْدَءُ فِيْهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ عَلَىَّ فَهُوَ اَقْطَعُ اَبْتَرُ مِنْ كُلِّ بَرَكَةٍ

ترجمہ:۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بامقصد نیک کام کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد اور مجھ پر درود شریف پڑھنے سے نہ کی جائے تو وُہ کام برکتوں سے خالی ہوتا ہے۔ (جامع صغیر صفحہ ۹۱ ج ۲ جلاء الافہام صفحہ ۲۶۱ طبرانی)

(اسکی مثل ایک روایت مطالع المسرات میں بھی آئی ہے)

فائدہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب ہر نیک کام شروع کرنے سے پہلے درود شریف پڑھنا بابرکت ہے تو کون مسلمان ہے جو آذان

کو نیک کام نہیں کہتا، یقیناً سب مسلمان نیک کام کہتے ہیں، لہٰذا آذان سے پہلے درود شریف پڑھنا جائز ہے بلکہ حضورؐ کے دیوانوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ

ے میں وہ سُنی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلام

● حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ دُعا زمین و آسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے جبتک کہ تو حبیبِ خدا علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر درود نہ پڑھے (مشکوٰۃ ص۸۷)

● اَلدُّعَاءُ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ لَا یُرَدُّ (بہجۃ المحافل ص۲۱۳)

یعنی وُہ دُعا جو کہ "دو" درودوں کے درمیان ہو وُہ رد نہ کی جائے گی۔

مندرجہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ جس دُعا سے پہلے اور بعد میں درود پڑھا جائے تو وُہ دُعا قبول ہوتی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ آذان سے پہلے اور بعد میں بھی حضور علیہ والسّلام پر درود شریف پڑھیں تاکہ آذان رد نہ ہو، قبول ہو جائے۔

حضراتِ گرامی! استاذ العلماء علامہ مفتی محمد آمین صاحب نے آبِ کوثر میں درود شریف کے (۲۷) بہتر فوائد تحریر کیے ہیں (بحوالہ القول البدیع وجذب القلوب)

نہ معلوم کہ بعض لوگوں کو درود شریف سے چڑ کیوں ہے حالانکہ درود شریف کثرت سے پڑھنا محبّتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی علامت ہے۔

اسلیئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھ کر ڈھیروں ثواب حاصل کریں۔

ے پڑھدا رہو درود محمدؐ تے تیرا بار اُتارا ہووے گا
اِس پاک درود دی برکت تھیں سوہنے دا نظارا ہووے گا

تمام مشکلات کا حل اور گناہوں سے معافی کا وظیفہ درود شریف

③ **حدیث:** عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ فَقَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ فَقُلْتُ النِّصْفَ فَقَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی ھَمَّکَ وَیُکَفَّرُ لَکَ ذَنْبُکَ (مشکوٰۃ شریف ص ۸۶)

حضرت ابی بن کعبؓ سے مروی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں! آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں۔ پس میں آپ پر درود پڑھنے کے لئے کس قدر وقت مقرر کروں آپ نے فرمایا۔ تم جس قدر چاہو، میں نے عرض کیا کہ دن کا چوتھائی حصہ، آپ نے فرمایا کہ تم جس قدر چاہو اگر زیادہ کرو گے تو تمہارے لیے بہتر ہو گا، میں نے عرض کیا نصف تو فرمایا تم جس قدر چاہو اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہو گا، میں نے عرض کیا کہ دو تہائی۔ فرمایا جتنا چاہو اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہو گا۔ میں نے عرض کیا کہ سارا وقت میں نے درود شریف کے لیے مقرر کر دیا فرمایا: اب تیری تمام مشکلات حل ہو جائیں گے اور تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔

مشکل جو سر پہ آپڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام، تجھ پہ درود اور سلام

فوائد و مسائل

اس حدیث میں نہایت ہی وضاحت کے ساتھ یہ تصریح ہے کہ اگر کوئی مسلمان اپنے تمام وظائف کو موقوف کر کے دن رات کے پورے اوقات میں صرف درود شریف ہی پڑھتا ہے تو اس کو کوئی فکر لاحق ہی نہیں ہوگی اور اس کی تمام مرادیں پوری ہو جائیں گی اور اُسکے تمام صغیرہ گناہ بھی معاف ہو جائیں گے۔

دوسرا اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ بلاشبہ درود شریف تمام دوسرے اوراد و وظائف سے افضل و اعلیٰ ہے۔

شہد کے مٹھاس کی وجہ

قارئین گرامی! درود شریف کا ورد مسلمان تو مسلمان، شہد کی مکھیاں بھی کرتی ہیں۔ جیسا کہ مولانا جلال الدین رومی رحؒ نے مثنوی شریف میں نقل فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد کی مکھی سے دریافت کیا کہ تو شہد کیسے بناتی ہے۔؟

شہد کی مکھی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ شہد بنانے کا عمل بہت سادہ اور شارٹ ہے۔ وُہ اسطرح کہ ہم باغ میں جا کر ہر قسم کے پھولوں کا رس چوستی ہیں اور گھر آ کر اُگل دیتی ہیں۔ تو شہد بن جاتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ پھولوں کے رس تو پھیکے بھی ہوتے ہیں اور شہد میٹھا ہوتا ہے۔ مکھی نے عرض کی۔

گفت چوں خوانیم بر احمد درود
مے شود شیرین و تلخی را ربود

کہ اصل بات یہ ہے کہ ہم باغ کے پھولوں کا رس چوس کر گھر آنے تک درود شریف

کا ورد کرتی ہیں۔ اور درود شریف کی برکت سے شہد مٹھاس سے مزین ہو جاتا ہے۔

شہد کی مکھی کے متعلق اہم نکتہ

شہد کی مکھی میں نظم وضبط بہت ہے۔ ایک ہی چھتہ میں تمام مکھیاں ایک ہی ملکہ کی تابعداری کرتی ہیں۔ اور تمام مکھیوں نے اپنے اپنے فرائض تقسیم کیے ہوئے ہیں ملکہ! انڈے دینے کیلئے مخصوص ہے، تین ہفتوں میں وہ چھ سے بارہ ہزار تک انڈے دیتی ہے، تمام کاموں میں ملکہ کا حکم چلتا ہے وہ حد درجہ صفائی اور نفاست پسند ہوتی ہے، چھتے کی کوئی مکھی اُسکے اوپر نہیں بیٹھ سکتی اگر کوئی مکھی یہ جرم کرلے تو اُسے ماردیا جاتا ہے ملکہ اپنے ایام حمل میں کسی نر مکھی کو شوہر بناتی ہے۔

(ماخوذ فاضل عربی گائیڈ ص ۳۸۴)

آذان کے بعد درود شریف پڑھنے کا حکم

④ حدیث:۔ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ لِّيْ سَئَلَ فِي الْوَسِيْلَةِ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ (مشکوٰۃ ص ۶۴)

ترجمہ:۔ سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم موذن کی آذان سُنا کرو تو جو وہ کہا کرے تم بھی کہا کرو پھر مجھ پر درود پڑھا کرو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اُس پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو وہ جنت میں ایک جگہ ہے

جو اللہ کے بندوں میں سے ایک ہی کے لائق ہے مجھے اُمید ہے کہ وُہ میں ہی ہوں تو جو میرے لیے وسیلہ مانگے اس پر میری شفاعت لازم ہے۔

فوائد و مسائل جب آذان سُنے تو جواب دینے کا حکم ہے کہ جو موذن الفاظ کہے وُہی دُہرائے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ کہے۔ مسئلہ: جو آذان کے وقت باتوں میں مشغول ہو اس کا خاتمہ بُرا ہونے کا خوف ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ:۔ اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اُسے کھڑے ہوکر انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ کر سُنے جب مکبّر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر پہنچے تو کھڑا ہو، یوں ہی جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وُہ بھی بیٹھے رہیں۔ (عالمگیری)

آج کل تو اکثر رواج پڑ گیا ہے کہ جبتک امام مُصلیٰ پر کھڑا نہ ہو جائے تکبیر نہیں کہی جاتی یہ خلافِ سُنّت ہے (قانونِ شریعت)

قارئین گرامی! اِس حدیث شریف میں درود شریف پڑھنے کا حکم امر کے صیغہ کے ساتھ دیا گیا ہے اور اصلی امر میں وجوب ہے۔ اگر کوئی مانع ہو تو ادنیٰ درجہ مستحب کا ہے اور پھر درود شریف پڑھنے کا فائدہ یہ ہے کہ ایک دفعہ پڑھنے سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ دس درجات بلند ہوتے ہیں اور دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ اور دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (جذب القلوب)

اور پھر لطف کی بات یہ کہ صاحب شامی شریف جلد نمبرا، صـ ۲۹۳ میں اِس حدیث کو نقل کرنیکے بعد حکم فرمایا ہے کہ درود شریف پڑھنے کے بعد دُعا وسیلہ مانگے۔ اور پھر یہاں تک لکھا ہے کہ اقامت کے وقت بھی درود شریف پڑھنا سُنّت ہے۔ (بحوالہ راۃ صـ ۱۱۱)

قارئین کرام! - اگر درود و سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ یعنی اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ پڑھے جیسا کہ علامہ خفاجیؒ شرح شفا جلد ۳ صفحہ ۴۵۴ میں صحابہ کرام کے متعلق نقل فرماتے ہیں کہ منقول ہے کہ صحابہ کرام دربارِ رسالت میں یوں تحیّت پیش کرے۔ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

کِس کِس مقام پر درود شریف پڑھنا افضل ہے

اِنسان کیلئے بہتر تو یہ ہے کہ کثرت سے درود شریف پڑھے لیکن معتبر روایتوں کے مطابق چند مقامات پر درود سلام پڑھنا باعثِ فضیلت و خیروبرکت ہے۔ چند مقامات درج ذیل ہیں۔

- جب حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا نام نامی (محمد ﷺ) زبان پر لائے یا سُنے (ترمذی)
- ہر صبح و شام درود شریف ضرور پڑھنا چاہیئے۔ (طبرانی)
- جمعہ کیدن درود شریف پڑھنا افضل ہے بلکہ جو شخص جمعہ کیدن اسّی (۸۰) مرتبہ درود شریف پڑھنے سے اسّی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(سعادۃ الدارین صفحہ ۸۲)

- جمعہ کی رات میں درود شریف پڑھنا بھی افضل ہے۔ (بیہقی) بلکہ حضور فرماتے ہیں کہ میں اپنے کانوں سے سُنتا ہوں (نزہۃ المجالس صفحہ ۱۱۱)

دور و نزدیک سے سُننے والے وُہ کان ٭ کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام!

- جب کسی مجلس میں آدمی داخل ہو تو درود شریف پڑھ لے۔ (ترمذی)
- دُعا سے پہلے اور درمیان اور آخر میں درود شریف پڑھے۔ (مشکوٰۃ)
- مسجد میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت۔ (ترمذی)

- آذان کے بعد درود شریف پڑھے۔ (مشکوٰۃ ص۶۴)
- وضو کرتے وقت درود شریف کا ورد جاری رکھنا چاہیئے۔
- کسی چیز کو بھول جائے تو درود شریف پڑھنے کی برکت سے مل جائیگی۔ اسلیئے پڑھنا چاہیئے۔ (سعادۃ الدارین ص۵۷)
- حج میں لبیک پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھنا چاہیئے (دارقطنی)
- صفا و مروہ کی سعی میں پڑھنا چاہیئے۔ (مواہب لدنیہ)
- روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے وقت درود شریف پڑھے۔
- ماہ ربیع الاول شریف میں پیر کیدن اور بالخصوص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کیوقت یاد رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اہلِ محبت کا درود خود سُنتے ہیں اور اسے پہچانتے ہیں اور جو محبت کے بغیر پڑھے وُہ پیش کیا جاتا ہے۔ (دلائل الخیرات ص۶۳)
- ہر نماز میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا امامِ اعظم کے نزدیک سنّت امام شافعی رح کے نزدیک فرض ہے۔
- جمعہ کے خطبہ میں امام شافعی رح کے نزدیک فرض اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک مستحب ہے۔
- خطبہ نکاح اور درس علم اور وعظ کی ابتداء میں درود شریف پڑھ لینا مستحب اور باعث خیر و برکت ہے۔
- قرآن شریف ختم کرے تو درود شریف ضرور پڑھ لے (شعب الایمان)
- رات کو نماز تہجّد کے لیئے بیدار ہونے کے وقت
- عطر یا گلاب کو سونگھنے کے وقت خاص کر گلاب کو سونگھنے کے وقت درود شریف ضرور

پڑھنا چاہیئے ۔ (حدیث)

- آندھی ، زلزلہ ، وباء اور بلییّات وغیرہ کو دفع کرنے کیلئے درود شریف کثرت سے پڑھنا بہت مفید ہے۔
- مصافحہ کرتے وقت درود شریف پڑھے۔ اِس سے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین) یاد رہے گناہ سے مراد گناہِ صغیرہ (چھوٹے) ہیں۔

چند مقامات پر درود شریف پڑھنے کی ممانعت

- پیشاب ، پاخانہ کے وقت ۔
- ایسی جگہ جہاں نجاست ہو ۔
- مباشرت کے وقت مکروہ وگستاخی اور بے ادبی ہے۔
- لہو ولہب یا کوئی ناجائز کام کرتے وقت ۔
- غیبت ، جھوٹ ، وغیرہ اور ناجائز باتیں کرتے وقت ہرگز درود شریف نہیں پڑھنا چاہیئے۔
- جانور ذبح کرتے یا تمام ان مواقع پر جہاں صرف ذکرِ الٰہی کا حکم ہے۔
- جس وقت آدمی غصّے میں بے قابو ہورہا ہو ۔

(ماخوذ جواہرالحدیث ودلائل الخیرات)

آذان میں حضور کا نام سن کر انگھوٹھے چومنے کا فائدہ

⑤ **حدیث:** رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ سَمِعَ اِسْمِیْ فِی الْاَذَانِ وَوَضَعَ اِبْھَامَیْہِ عَلٰی عَیْنَیْہِ فَاَنَا طَالِبُہٗ فِیْ صُفُوْفِ الْقِیٰمَۃِ وَقَائِدُہٗ اِلَی الْجَنَّۃِ۔

ترجمہ:۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص میرا نام آذان میں سُنے اور اپنے انگھوٹھے آنکھوں پر رکھے تو ہم اس کو قیامت کی صفوں میں تلاش کریں گے اور اُس کو اپنے پیچھے پیچھے جنّت میں لے جائیں گے۔

جاءالحق بحوالہ (صلوٰۃ مسعودی)

ع شہد سے میٹھا نامِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم ● پیارا پیارا نامِ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم

نامِ محمدؐ کتنا میٹھا میٹھا لگتا ہے!

پیارے نبی کا اسم بھی ہمکو پیارا لگتا ہے

گِرنے والا جو محمّد کا نام لیتا ہے ● خدا اس کو تھام لیتا ہے

قارئین گرامی!:۔ آذان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر انگھوٹھے چومنے کے متعلق ایک روایت علامہ اسماعیل حقی نے روح البیان اور مُلّا علی قاری نے موضوعات کبیر میں بھی نقل فرمائی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت بلال حَبشی نے آذان دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی جلوہ افروز تھے۔ جب حضرت بلال اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر پہنچے تو صدیق اکبرؓ نے انگھوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آذان کے بعد فرمایا! مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ خَلِیْلِیْ اَنَا طَالِبُہٗ فِیْ صُفُوْفِ

اَلْقِیٰمَۃِ وَقَائِدُہٗ اِلَی الْجَنَّۃِ ۔ (روح البیان)

جس شخص نے اس طرح کیا جس طرح میرے خلیل (یعنی ابوبکر صدیق رض) نے کیا، میں اس کو قیامت کی صفوں میں تلاش کروں گا۔ اور اس کو اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جاؤں گا۔

تیری عطا عطائے حق ٭ تیری رضا رضائے حق
وحی خدا ہے تیرا کلام ٭ تجھ پر درود اور سلام

علامہ شامی کا فیصلہ

اسکے علاوہ شامی جلد نمبر۱ میں ہے کہ اذان کی پہلی شہادت یعنی اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ پر یہ کہنا مستحب ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ۔ دوسری مرتبہ:۔ قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ۔ یارسول اللہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک آپ ہیں۔ پھر اپنے انگھوٹھے کے ناخن اپنی آنکھوں پر رکھے اور کہے اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ ۔ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں گے ۔ ایک روایت میں ہے کہ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی ۔ اسکے علاوہ امام سخاوی رح نے بھی اس کے مثل لکھا ہے ۔

انگھوٹھے چومنے کے فوائد

امام حسن رض سے روایت ہے کہ جو شخص اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ سن کر یہ کہے۔ مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ اور اپنے انگھوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائے لَمْ یَعْمَ وَلَمْ یَرْمَدْ ترجمہ:۔ وہ کبھی نہ اندھا ہوگا نہ کبھی اسکی آنکھیں دکھیں گی

واضح رہے کہ اعلیٰحضرت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رح نے انگھوٹھے چومنے کے متعلق ایک رسالہ "منیر العین"، تحریر کیا ہے جس میں متعدد کتب کے حوالہ سے اس مسئلہ پر بحث کی ہے۔

نعت پڑھنا حضرت حسان بن ثابت رضؓ کی سنت ہے

⑥ **حدیث:**۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ قُرَیْظَۃَ لِحَسَّانَ ابْنِ ثَابِتٍ اُھْجُ الْمُشْرِکِیْنَ فَاِنَّ جِبْرَائِیْلَ مَعَکَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَسَّانَ اَجِبْ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

ترجمہ:۔ حضرت براءؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریظہ کے دن حضرت حسّان بن ثابت سے فرمایا کہ مشرکین کی ہجو کرو کہ جبریل تمہارے ساتھ ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت سے فرماتے تھے کہ میری طرف سے جواب دو۔ یا اللہ روح القدس سے ان کی (یعنی حسّان کی) مدد فرما

(بخاری ومسلم)، (مشکوٰۃ۔ باب الشعر)

قارئین گرامی:۔ حضرت حسّان بن ثابت رضؓ کے لیے حضورؐ اکثر دُعا فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ حسان کی روح القدس (جبریل) سے مدد کر۔

مندرجہ بالا حدیث میں حضرت حسّان بن ثابت رضؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر کفاروں کی ہجّو کی جس سے معلوم ہوا کہ کفاروں کی ہجّو کرنا نیکی

کا کام ہے، ایسی طرح اللہ تعالیٰ کے مقبولوں کی تعریف کرنا بھی نیکی کا کام ہے۔

حضرت حسّان بن ثابت رضؓ کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعت خوانوں میں سرِ فہرست ہے۔ آپ نعتیہ اشعار اور کفار کی مذمّت منظوم کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لاتے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُن کیلئے مسجد میں منبر بچھوا دیتے تھے، حضرت حسّان رضؓ اس پر کھڑے ہو کر نعت شریف سُنایا کرتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم دُعائیں دیتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ: کہ یا اللہ حسّان کی روح القدس سے مدد کر۔

آپ کی مشہور نعت یہ ہے۔

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِیْ ✤ وَاَکْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدُ النِّسَاءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ ✤ کَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

ترجمہ:۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے بڑھ کر کوئی صاحبِ جمال میری آنکھوں نے بالکل نہیں دیکھا اور نہ ہی آپ سے کامل ترین حسین و جمیل فرزند کسی ماں نے جنا ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہر عیب سے پاک پیدا کیا ہے، گویا آپ کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی مرضی سے پیدا کیا۔

اعلیٰحضرت الشاہ احمد رضا بریلوی رحؒ فرماتے ہیں۔

وہ کمالِ حُسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں

یہی خار پھول سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَھَا فَلَمْ اَرَ رَجُلًا اَفْضَلَ	حضرت جبرائیلؑ کا نعت پڑھنا

مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (نشر الطیب ص۱۴۱) (زرقانی)

ترجمہ:۔ میں نے تمام مشارق اور مغارب کو پھر کر دیکھا کہ کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حسین و جمیل اور افضل و اعلیٰ نظر نہیں آیا۔

سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی ❊ سب سے بالا و والا ہمارا نبی

اپنے مولا کا پیارا ہمارا نبی ❊ دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی

حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ ید بیضا داری ❊ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

حضرت ابوہریرہؓ کا نعت پڑھنا

مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حُسین کسی چیز کو نہیں دیکھا (مشکوٰۃ)

حضرت جابر بن سمرہؓ کا دربار مصطفےٰ میں نعت پڑھنا

حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک بار بارگاہ مصطفےٰ میں حاضر ہوا، تاروں بھری رات تھی اور چودھویں رات کا چاند اپنی پوری آب و تاب سے آسمان پر چمک رہا تھا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ اس طرح سے جا بیٹھا کہ چودھویں کا چاند بھی میرے سامنے تھا اور نبیؐ بھی میرے سامنے تھے۔ فرماتے ہیں میں کبھی دیکھتا تھا نبیؐ کیطرف، کبھی دیکھتا تھا چاند کیطرف، کبھی دیکھتا تھا، اوپر کبھی دیکھتا تھا نیچے، کبھی دیکھتا تھا آسمان کے چاند کو، کبھی دیکھتا تھا زمین کے چاند کو، کبھی دیکھتا تھا چاند کی ادھر کالی والی بدلی کو، کبھی دیکھتا نبیؐ کی ادھر والی کالی کملی کو، کبھی دیکھتا تھا، چاند کے گھیرے کو، کبھی دیکھتا تھا رسول اللہؐ کے چہرے کو، فرماتے ہیں۔ چاند چمکتا تھا نبیؐ دمکتا تھا، چاند نور تھا، نبیؐ نورٌ علیٰ نور تھا۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ

میری آنکھ جاتی تھی، چاند کیطرف مگر میرا دِل جاتا تھا، آمنہ کے لال کیطرف اِسی کشمکش، دیکھا دیکھی اور کھینچا تانی میں میرے دِل نے یہ فیصلہ کیا کہ

فَاِذَا هُوَ اَحْسَنُ عِنْدِیْ مِنَ الْقَمَرِ۔ (مشکوٰۃ)

کہ وُہ چودھویں رات کا چاند کچھ نہیں ہے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سب کچھ ہے۔

؎ چاند سے تشبیہ دینا یہ بھی کوئی انصاف ہے
چاند کے چہرے پہ چھائیاں ہیں میرے مَدنی کا چہرہ صاف ہے

علامہ محمد بشیر کوٹلوی فرماتے ہیں،

؎ اُدھر چاند ہے تو ہے اُس میں دھبہ
اِدھر پھول ہے تو ہے اِس میں کانٹا
یہ وُہ چاند ہے کہ جسمیں دھبہ نہیں ہے

قارئین گرامی! یہ چند صحابہ کرامؓ اور جبریل؈ آمین کا دربار مصطفےٰ میں ہدیۂ نعت پیش کرنا تھا۔ حقیقت بھی صحابہ کرامؓ اور فرشتوں کے علاوہ خود اللہ تعالٰی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نعت خواں ہے، جس پر قرآن کی آیات گواہ ہیں۔ میاں صاحب رح فرماتے ہیں۔

؎ شڈاں مڈاں زیراں زبراں وِچ تعریف دے آیاں
عاماں نوکاں خبر نہ کائی تے خاصاں رمزاں پایاں

حمد، نعت، منقبت میں فرق

حمد۔ اللہ تعالٰی کی تعریف، نعت حضورؐ کی تعریف اور منقبت بزرگانِ دین کی تعریف کو کہا جاتا ہے، خواہ نثر میں ہو یا نظم میں ہر اس کلام کو جسمیں

حضرت محمد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان کی جائے "نعت" کہتے ہیں۔

نعت پڑھنے کے فوائد

ہمارے متقدمین ومتاخرین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پڑھنے کیوجہ سے بے شمار فائدے حاصل ہوئے،

حضرت امام شرف الدین بوصیریؒ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں قصیدہ بردہ دس فصلوں پر تحریر کیا، جسکی وجہ سے اُنکو لاعلاج بیماری سے نجات مل گئی۔ اِسکے علاوہ اعلیٰحضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلویؒ نے تقریباً ایک ہزار سے زائد کتب تحریر کی ہیں۔ اور خاص کر نعت کے موضوع پر حدائقِ بخشش لکھی، آپ اکثر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پڑھتے تھے جسکی وجہ سے ان کو وصال کے بعد یہ انعام ملا۔

جیسا کہ "مقالاتِ یومِ رضا" میں ہے کہ جب مولانا احمد رضا خانؒ کا وصال ہوا تو ملک شام کے ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک تخت پر جلوہ افروز ہیں اور کچھ محسوس ہو رہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی آنے والے کا انتظار کر رہے ہیں، اُس بزرگ نے سکوت توڑتے ہوئے عرض کیا، یارسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کا انتظار فرمایا جارہا ہے۔

پیارے مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے لب مبارک ہلے اور پھول جھڑنے شروع ہو گئے اور الفاظ یہ تھے کہ،

"ہمیں احمد رضا ہندی کا انتظار ہے" جو ہندوستان میں بریلی کے باشندہ ہیں۔

حضراتِ محترم:۔ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی نعت پڑھنے اور لکھنے میں بے شمار

فوائد ہیں۔ حقانی ان ہی چند سطور پر اکتفاء کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزانہ التجاء ہے کہ وہ قیامت کے دن مجھ ناچیز کو بھی نعت خوانوں کی صفوں میں شامل فرمائے۔ (آمین)

ستاروں کی تعداد اور ابوبکر صدیق رضؓ کی ایک نیکی

⑦ **حدیث:۔** وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَ رَأْسُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ إِذَا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ تَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرَ قُلْتُ فَاَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ لَحَسَنَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ۔
(مشکوٰۃ صٓ ۵۶۰)

ترجمہ:۔ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک ایک چاندنی رات میں میری گود میں تھا۔ جب کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلعم کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہوں گی؟ فرمایا! ہاں وہ حضرت "عمر" ہیں تو میں نے عرض کی کہ (میرے والد محترم) صدیق اکبر رضؓ کی نیکیاں کہاں گئیں۔ تو فرمایا! کہ حضرت عمر کی ساری نیکیاں ابوبکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کی طرح ہیں۔

فوائد قارئین گرامی:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اور مومنوں کی ماں ہیں۔ آپ کے سوال سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضؓ کا عقیدہ تھا کہ میرے آقا کو آسمان کے تمام ستاروں کی تعداد

کا علم ہے۔ بلکہ آسمان کے ہر گوشہ کی خبر ہے اور زمین کے ہر کونہ اور قیامت تک اپنے ہر اُمتی کے ہر عمل کی خبر ہے۔ کیونکہ تارے مختلف آسمانوں پر ہیں۔ اور اُمت کی عبادتیں زمین کے مختلف گوشوں میں دن کے اوجالے میں رات کے اندھیرے میں ہوں گی۔ دو چیزوں کی کمی بیشی یا برابری وُہی بتا سکتا ہے جسے دونوں کی خبر ہو۔

معلوم ہوا کہ ام المومنین کا عقیدہ یہ تھا۔

ے سر عرش پہ ہے تیری گزر ❊ دِل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شئے نہیں ❊ وُہ جو تجھ پہ عیاں نہیں!

(اعلیحضرت رح)

اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا اندازہ فرمائیں کہ آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ جبریل امین کو آنے دو، دریافت کرکے بتائیں گے اور نہ یہ فرمایا کہ قلم و دوات کاغذ لاؤ! ٹوٹل لگا کر بتاؤں گا۔ اور نہ یہ فرمایا کہ مجھے سوچ کر حساب لگانے دو بلکہ بلا تامل بغیر حساب کیے فرمایا کہ میری ساری اُمت میں حضرت عُمر وُہ ہیں جنکی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں۔

اور پھر حضرت عائشہ رض کا سوال کرنا کہ میرے والدِ محترم کی نیکیاں کہاں گئیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو نیکیوں کے متعلق بلا تامل فرمایا کہ حضرت عُمر کی ساری نیکیاں ابوبکر صدیق کی ایک نیکی کی طرح ہیں۔

صدیق اکبر رض کی ایک نیکی کے متعلق عُلماء کا فیصلہ

علماء اِس ایک نیکی کے متعلق کہتے ہیں کہ اِس ایک نیکی سے مراد ہجرت کی رات غارِ ثور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

مراد ہے۔ اس رات حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے نمازِ تہجد نہیں پڑھی تھی اور کوئی عبادت نہیں کی تھی۔ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال خدمت کی تھی اور آپؐ کا مبارک سر اپنے زانو پر رکھ کر خوب جی بھر کر اس صورت پاک کے نظارے کیے تھے۔

بقول حضرت پیر مہر علی شاہؒ

؎ اس صورت نوں میں جان آکھاں ٭ جان آکھاں کہ جانانِ جہان آکھاں
سچ آکھاں تے ربّ دی شان آکھاں ٭ جس شان توں شاناں سب بنیاں

مبارک صورت کا دیدار بھی کیا اور آپؐ کے آرام میں خلل بھی نہیں آنے دیا، حالانکہ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاؤں پر ڈسا گیا ۔آپ نے بالکل جنبش نہ کی کہ کہیں ایسا نہ ہو کر میرے ہلنے کی وجہ سے آپؐ کے آرام میں خلل نہ آجائے۔

اعلیحضرت مولانا الشاہ احمد رضاؒ فرماتے ہیں۔

؎ ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں!
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

یہاں تک کہ سانپ برابر ڈستا رہا، آپ برابر تکلیف کو برداشت کرتے رہے، بالآخر آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، جب آپ کی آنکھوں سے آنسو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے مبارک پر گرے تو حضورؐ نے مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی والی آنکھوں کو کھولا، فرمایا! ابوبکر کیا ہوا، عرض کی، لُدِغْتُ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ ، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں، مجھے سانپ ڈس گیا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

اپنا لعاب مبارک لگایا، جسکی وجہ سے تکلیف ختم ہوگئی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن کے بیس (۲۰) معجزے

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے پاؤں کے انگوٹھے پر لگا تو زہر کا تریاق بن گیا۔

(۲) معاذ بن عفرا رضؓ کے بازو پر لگا تو کٹا ہوا بازو جُڑ گیا۔

(۳) حضرت علی المرتضیٰ کی دکھتی ہوئی آنکھوں پر لگا تو کحل الجواہر کا کام دیا۔

ؔ بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

(۴) حضرت طلحہ رضؓ کے گھر ہانڈی اور آٹے میں پڑ گیا تو اس میں ایسی برکت ہوئی کہ چار سیر جَو سے سینکڑوں آدمی سیر ہوگئے۔

(۵) حضرت جابر رضؓ کے گھر ہانڈی اور آٹے میں پڑ گیا تو ان میں ایسی برکت ہوئی کہ چار سیر جو سے سینکڑوں آدمی سیر ہوگئے۔

(۶) حدیبیہ کے کنویں میں پڑا، تو تھوڑا پانی زیادہ ہوگیا۔

(۷) کھاری کنوؤں میں پڑا، تو کنویں میٹھے ہوگئے۔

ؔ جس سے کھاری کنویں شیرۂ جاں بنے ۞ اس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

(۸) زمزم میں پڑا، تو وہ تاقیامت ہر مرض کی شفاء بن گیا۔

(۹) عبداللہ بن عتیق کی ٹوٹی ہوئی پنڈلی میں لگا، تو ہڈی جوڑنے والے سلوشن کا کام کیا۔

(۱۰) ایک عیسائی قوم مسلمان ہوئی، تو اُن کے ایک مشکیزے میں کُلّی کرکے پانی بھر دیا، فرمایا! اپنے گرجے کی زمین پر چھڑک دو تاکہ جگہ طیب وطاہر اور عظمت

والی ہو جائے ۔ ۰ وہاں مطہر بن گیا۔

(بحوالہ مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ از مفتی احمد یار خان رح)

(۱۱) حضرت خالد بن ولید کے زخمی پاؤں پر لگا تو زخم ٹھیک ہوگیا (مسند ابن حنبل)

(۱۲) حضرت سلمہ بن اکوعؓ کی ٹانگ پر لگا تو جڑ گئی۔ (بخاری)

(۱۳) حضرت محمد بن حاطبؓ کے جلے ہوئے ہاتھ پر لگا، تو ہاتھ ٹھیک ہوگیا۔ (بخاری)

(۱۴) حضرت کلثوم بن حصین رضؓ کے سینہ پر لگا تو زخم درست ہوگیا۔ (شفا شریف)

(۱۵) حضرت عمر بن معاذ رضؓ کے کٹے ہوئے پاؤں پر لگا تو پاؤں درست ہوگیا (اصابہ)

(۱۶) حضرت فدیکؓ کی آنکھوں میں لگا تو بینائی واپس آگئی، اور اسی (۸۰) سال کی عمر میں سوئی میں دھاگہ ڈال لیا کرتے تھے۔ (طبرانی)

(۱۷) حضرت امام حسن مجتبیٰ رضؓ کے منہ میں لگا تو سارا دن پیاس نہ لگے اور دودھ کا فائدہ دے۔ (مدارج النبوۃ)

(۱۸) حضرت عبداللہ بن انیس رضؓ کے سر کے گہرے زخم میں لعاب دہن لگے تو گہرا زخم فی الفور درست ہو جائے۔ (شفا شریف)

(۱۹) حضرت ابوہریرہ رضؓ حضورؐ کی بارگاہ میں پانی پیش کیا، حضورؐ نے لعاب دہن ڈالا تو کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوگیا۔ (شفا شریف)

(۲۰) دورہ پڑنے والے بچے کے منہ میں پڑا تو بچہ ٹھیک ہوگیا۔ (دارمی)

ے میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں (اعلیٰحضرت)

ے منگتے خالی ہاتھ نہ لوٹیں کتنی ملی خیرات نہ پوچھو
اُن کا کرم پھر اُن کا کرم، اُن کے کرم کی بات نہ پوچھو

بزرگو اور دوستو ! موجودہ دور کے ڈاکٹروں نے اپنی تحقیق سے یہ ثابت کیا ہے کہ انسانی لعاب (تھوک) میں ایسے جراثیم موجود ہیں جو انسان کی صحت کیلئے بے حد مُضر ہیں۔ یہ بات عام انسانوں کیلئے تو ضرور صحیح ہو سکتی ہے مگر اُن بے مثال ہستیوں کیلئے ہرگز درست نہیں جنکو نبوّت کے منصب پر فائز کیا گیا ہے۔ فی الحقیقت اُنکی پھونک میں حیاتِ بخش اثرات ہوتے ہیں اور اُنکے لعابِ دہن میں سراسر شفاء اور برکات ہوتی ہیں۔

حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا لعابِ دہن مُشک و عنبر سے بھی زیادہ خوشبودار اور شہد سے زیادہ شیریں اور مایوس بیماریوں کیلئے مفید ہے۔

ارکانِ اسلام

⑧ **حدیث** :- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ ۔

مشکوٰۃ صـ۱۲ (بخاری و مسلم)

ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (ایک) گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں اور نماز کی پابندی کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

شہادت

قارئین کرام:۔ اسلام جیسے کامل دین کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ یہ پانچوں چیزیں ایمان کے بڑے اصول اور اہم ارکان ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کو ایک خیمہ کے ساتھ تشبیہ دی ہے کہ اسلام ایک خیمہ ہے جو کہ پانچ ستونوں پر قائم ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کی واحدانیت اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانا، خیمہ کی درمیانی ستون کی طرح ہے۔ ویسے بھی خیمہ پانچ ستونوں پر ہی قائم ہو سکتا ہے۔

کلمۂ شہادت کو سنٹر پول کی حیثیت حاصل ہے اور نماز، روزہ زکوٰۃ اور حج اس کے کارنر پر ہیں، سنٹر پول کے بغیر خیمہ اپنی جگہ پر کھڑا ہی نہیں ہو سکتا اور چونکہ کلمۂ شہادت اسلام کے خیمہ کا سنٹر پول ہے اسلئے اس کے بغیر کامیابی ناممکن ہے۔

کلمۂ شہادت کا پہلا حصّہ یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عقیدہ توحید ہی کا اعلان و اعتراف ہے۔ کلمۂ شہادت کا دوسرا حصّہ یعنی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اس امر کا اعلان ہے کہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے برگزیدہ بندے اور سچے رسول ہیں اور آپ کا پیش کردہ دین ہی دینِ حق ہے۔ ان دونوں باتوں کی گواہی دیئے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا،

توحید و رسالت دو باتیں ہیں لیکن دراصل دونوں ایک ہی حقیقت کے دو پہلو ہیں۔

قارئینِ گرامی!

اللہ تعالیٰ کو دل و جان سے ایک ماننے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دل و جان سے آخری نبی تسلیم کرنے میں کامیابی کا راز مُضمر ہے۔

خرد نے کہہ بھی دیا لا اِلٰہ تو کیا حاصل
دِل ونگاہ مُسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں (علامہ اقبالؒ)

نماز | قیامت کیدن پہلا پرچہ نماز کا ہوگا۔

⑨ **حدیث**:۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ عَمَلِہٖ صَلٰوتُہٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنْ اِنْتَقَصَ مِنْ فَرِیْضَتِہٖ شَیْئًا قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ اُنْظُرُوْا بِعَبْدِہٖ مِنْ تَطَوُّعٍ فَیُکَمِّلُ بِہٖ مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِیْضَۃِ۔ (ترمذی ص۵۵)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسُولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دِن سب سے پہلے بندے کے اعمال میں سے جس چیز کا حساب ہوگا وُہ نماز ہے، اگر وُہ درست ہوئی تو وُہ کامیاب و کامران ہوجائے گا، اور اگر وُہ نادرست ہوئی، تو وُہ نامراد اور ناکام ہوگا۔ اور اُس کی فرض نماز میں کمی ہوگی، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے کے نفل میں دیکھو! تاکہ اِس سے اِس کے فرضوں کی تکمیل کی جائے۔

فوائد ومسائل

اسلام کے ارکان خمسہ ہیں . . . . ایک رکن بھی ایسا نہیں جو انسانی فلاح و بہبود سے خالی ہو۔ پابندی وقت، صحت کا خیال، بندے اور خالق کے درمیان ربط اور گناہوں سے آزادی، بے حیائی اور بُرے کاموں سے گریز، مساوات، اخوت، نفاست عاجزی کا پیدا ہونا یہ سب نماز کے فوائد ہیں۔

ارکانِ اسلام میں نماز دوسرا اہم رُکن ہے جسکے متعلق پڑھنے کا حکم بار بار آیا ہے

قیامت کے دن جب نماز کا حساب ہوگا۔ اگر فرائض میں کمی ہوئی تو اُس کی کمی کو نوافل نماز سے پورا کیا جائے گا، مگر افسوس سے یہ کہنا پڑھتا ہے کہ نفل تو بعد کی بات ہے، ہمارے مسلمان بھائیوں کو فرض ادا کرنے کیلئے فرصت نہیں ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جو شخص مسلمان ہوتا سب سے پہلے اُس کو نماز سکھلائی جاتی، کیونکہ قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

اِس لیئے ہمیں مقررہ وقت پر نمازوں کو پابندی سے ادا کرنا چاہیئے۔

نماز وقت پر ادا کرنا اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے۔

نماز کے اوقات مستحبہ

فجر:۔ فجر میں تاخیر مستحب ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا!

اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ (ترمذی)

فجر کی نماز اُوجالے میں پڑھو کیونکہ اِس میں ثواب زیادہ ہے۔

اِتنی دیر سے بھی نہیں پڑھنی چاہیئے کہ سورج نکل آئے، اِتنا وقفہ ضرور رکھے کہ اگر نماز میں فساد ظاہر ہو تو طہارت کرکے دوبارہ نماز پڑھی جا سکے۔

نماز فجر کیمتعلق ضروری مسئلہ

اگر کوئی ایسے وقت مسجد میں پہنچا جب جماعت کھڑی ہوگئی، اور یہ خیال ہو کہ سنت فجر پڑھنے کے بعد جماعت مل جائیگی، اگرچہ قعدہ (التحیات) ہی میں شامل ہوسکے تو سنت پڑھ لے اور اگر جماعت فوت ہوجانے کا خطرہ ہو تو نہ پڑھے جماعت میں شامل ہوجائے اور سنت کو طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے۔

ظہر:۔ ظہر اور جمعہ سردیوں میں جلدی پڑھنا چاہیئے اور گرمیوں میں کچھ تاخیر سے پڑھنا کہ دوپہر کی تیزی کم ہوجائے یہ مستحب ہے۔ جمعہ کا بھی یہی وقت ہے۔ (بحمہ)

عصر:۔ عصر کی نماز ہمیشہ دیر سے پڑھنا مستحب ہے اور ابر (یعنی بادل کیدن) کے سوا۔

مغرب:۔ مغرب کی نماز ہمیشہ جلدی پڑھنا مستحب ہے۔ یاد رہے کہ مغرب کا وقت سورج غروب ہونے سے ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ تک وقت رہتا ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ تک بلکہ اٹھارہ سے ۳۵ منٹ تک وقت بدلتا رہتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ آفتاب غروب ہونے سے ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ تک مغرب کی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ ہاں مکروہ ضرور ہے اسلیئے کوشش کرنی چاہیئے کہ اوّل وقت میں پڑھے۔ (ماخوذ احکام شریعت)

فائدہ:۔ ہر روز جتنا وقت فجر کا ہوتا ہے اتنا ہی مغرب کا بھی ہوتا ہے۔ (قانون شریعت ص ۹۵)

عشاء:۔ عشاء کی نماز تہائی رات تاخیر سے پڑھنا مستحب ہے واضح رہے کہ جلدی و تاخیر کا مطلب یہ ہے کہ نمازوں کے مقررہ اوقات کے اندر تاخیر یا جلدی کی جائے۔

نمازی کے آگے سے گزرنے کی وعید

⑩ **حدیث** :- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ اَحَدُکُمْ مَالَهٗ فِیْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْ اَخِیْهِ مُعْتَرِضًا فِی الصَّلٰوةِ کَانَ لَاَنْ یُّقِیْمَ مِائَةَ عَامٍ خَیْرٌ لَّهٗ مِنَ الْخُطْوَةِ الَّتِیْ خَطَا -

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ! اگر تم میں سے کوئی جان لے کر اُسے اپنے بھائی کے سامنے گزرنے میں نماز کا راستہ کاٹتے ہوئے کیا گناہ ہے تو سو سال ٹھہرے رہنا ۔ اِس کے لیے اُس ایک قدم ڈالنے سے بہتر ہوتا ۔ (مشکوٰۃ)

حضراتِ محترم ! حدیث بالا ، اُس حدیث کی شرح ہے ، جہاں صرف چالیس کا ذکر تھا ، سال یا مہینے کا ذکر نہ تھا ، معلوم ہوا کہ وہاں بھی سال ہی مراد تھے ۔ اِس کے علاوہ دوسری روایت میں آتا ہے کہ اگر نماز کے آگے سے گزرنے والا جان لیتا کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو اس کا زمین میں دھنس جانا ، سامنے گزرنے سے بہتر ہوتا ۔

نمازی کے آگے سے گزرنے کے متعلق وضاحت :- مکان یا چھوٹی مسجد میں دیوار قبلہ تک بغیر آڑ کے نمازی کے آگے سے گزرنا حرام ہے اور جنگل یا بڑی مسجد میں چار (۴) گز کے فاصلے کے بعد گزرنا جائز ہے ۔ (۴۸) گز مسافت کی جو مسجد ہو وہ بڑی مسجد ہے اور یہ بھی واضح رہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے کی وجہ سے نمازی کی نماز پر کوئی فرق نہیں پڑتا ، گزرنے والا گنہگار ہوگا ۔

سفر میں قصر ضروری ہے

(۱۱) **حدیث** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللّٰہُ الصَّلٰوۃَ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَّفِی السَّفَرِ رَکْعَتَیْنِ وَفِی الْخَوْفِ رَکْعَۃً۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ:۔ روایت ہے، حضرت ابن عباس رض سے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کی زبان پر نماز حضر میں چار رکعتیں اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں ایک رکعت فرض کی (مسلم)

قارئین کرام:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز حضر میں پوری اور سفر میں فرائض کی قصر کرنا ضروری ہے۔

سفر کے لغوی معنی اور فاصلہ کا تعین

سفر کے لغوی معنی کھلنا کے ہیں، اس لیے اُجیالے کو اسفار کہتے ہیں اور کتابوں کے ڈھیر کو اسفار، اسکا مقلوب فسر ہے، اس کے معنی بھی یہی ہیں، اس سے تفسیر بنا چونکہ سفر میں دوسرے مقامات کے حالات مُنکشف ہوتے ہیں اسلئے اسے سفر کہتے ہیں۔

اصطلاح شریعت میں مخصوص صورت کا راستہ طے کرنے کا نام سفر ہے یعنی تین دن کی راہ تک جانے کا ارادہ کر لینا، اور دن سے مراد سال کا سب سے چھوٹا دن ہے، اور چلنے سے درمیانی چال یعنی اونٹ جیسی چال مراد ہے

مسئلہ:۔ تین دن کی راہ کو تیز سواری پر دو دن یا کم میں طے کرے تو مسافر ہے، اور تین دن سے کم کے راستہ کو زیادہ دنوں میں طے کیا تو مسافر نہیں۔ (عالمگیری)

اعلیحضرت امام احمد رضا خان بریلویؒ کی تحقیق

یہ ہے کہ انگریزی میل سے یہ مسافت ستاون (۵۷) میل بنتی ہے

(ماخوذ مراۃ)

مسئلہ سفر کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ تین دن کا ارادہ متصل سفر کا ہو۔

مسئلہ:۔ اگر مسافر مقیم امام کی اقتداء میں نماز پڑھے گا تو چار رکعت پڑھے گا، اور اگر مقیم مسافر امام کے پیچھے نماز پڑھے گا۔ تو امام کے سلام کے بعد وہ اپنی دو رکعتیں پوری کرے گا۔ مگر ان دو رکعتوں میں فاتحہ نہیں پڑھے گا۔ بلکہ بقدر فاتحہ خاموش کھڑا رہے گا۔

مسافر جب تک واپس اپنی بستی میں نہ آئے مسافر ہے اور جہاں جائے وہاں پندرہ (۱۵) دن سے کم رہنے کی نیّت ہو تو قصر پڑھے، اگر پندرہ دن یا زیادہ رہنے کی نیّت ہو تو نماز پوری پڑھے گا۔

یاد رہے کہ سفر میں چار فرضوں کو نصف پڑھے گا، باقی سنتیں پوری پڑھے گا، سنتوں میں قصر نہیں ہے۔

سفر اور وطن کی قسمیں: وطن کی دو صورتیں ہیں۔ ۱:۔ وطن اصلی وُہ ہے جہاں پیدا ہوا یا جس جگہ مستقل گھر بنا لیا مثلاً اٹک کا باشندہ کاروبار یا ملازمت یا کسی اور وجہ سے کراچی میں مستقل طور پر رہنے گا۔

اِس صورت میں اُس کا اٹک مستقل وطن نہ رہا بلکہ کراچی ہوگیا۔ اب وُہ اٹک جائے گا تو نماز قصر ادا کرے گا۔

وطن اقامت: وُہ ہے جہاں پندرہ دِن یا اس سے زیادہ قیام کی نیّت سے رہنے لگا۔ اِس صورت میں اِس عارضی وطن میں پوری نماز ادا کرے گا۔

(مزید تفصیل کیلئے بہارِ شریعت یا فتاوٰی رضویہ دیکھیں)

عمامہ کیساتھ دو رکعتیں بے عمامہ کے سّتر رکعتوں سے افضل ہیں

(۱۲) **حدیث**:۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَانِ بِعِمَامَۃٍ خَیْرٌ مِنْ سَبْعِیْنَ رَکْعَۃً بِلَا عِمَامَۃٍ۔ (رواہ الدیلمی و ابن اسحاق)

ترجمہ:۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں عمامہ کے بغیر سّتر رکعتوں سے افضل ہے۔

فوائد ومسائل حضرات گرامی! آج کل عمامہ شریف باندھنے کی سنت مردہ ہوچکی ہے۔ (اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہ) اسے زندہ کرنے سے سو۱۰۰ شہیدوں کا اجر وثواب ملتا ہے اور عمامہ شریف باندھنے سے جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث میں وارد ہے کہ دو رکعتیں پڑھنی عمامہ کے ساتھ بغیر عمامہ کے سّتر رکعتوں سے بہتر ہے ایک اور روایت میں ہے کہ ایک نماز خواہ فرض ہو یا نفل بِعِمَامَۃٍ تَعْدِلُ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ بے عمامہ کے پچیس نمازوں کے برابر ہے اور جمعۃ المبارک بے عمامہ کے سّتر جمعوں کے برابر ہے۔

عمامہ کیساتھ نماز دس ہزار نیکی کے برابر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمامہ کے ساتھ نماز دس ہزار نیکی کے برابر ہے۔
(رواہ الدیلمی)

فرشتوں کا عمامہ باندھنے والوں پر سلام:۔ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھے آتے ہیں اور سورج ڈوبتے تک عمامہ شریف باندھنے والے پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔ (رواہ ابن عساکر)

...عتیں بے عمامہ کے ستر رکعتوں سے افضل ہیں

...ابر بن عبد اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ ...
... بعمامۃ خیر من سبعین رکعۃ

(رواہ الدیلمی وابن اسحاق)

...ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
...عتیں عمامہ کے بغیر ستر رکعتوں سے افضل ہے۔

...ت گرامی: آج کل عمامہ شریف باندھنے کی سنت مردہ
...ی ہے۔ (الا ماشاء اللہ) اسے زندہ کرنے
...اب ملتا ہے اور عمامہ شریف باندھنے سے جیسا کہ مندرجہ
...عتیں پڑھنی عمامہ کے ساتھ بغیر عمامہ کے ستر رکعتوں سے
...ہے کہ ایک نماز خواہ فرض ہو یا نفل بعمامۃ
...ین بے عمامہ کے پچیس نمازوں کے برابر ہے اور
...جمعوں کے برابر ہے۔

...نماز دس ہزار نیکی کے برابر

...ے فرمایا کہ عمامہ کے ساتھ نماز دس ہزار نیکی کے برابر ہے۔
(رواہ الدیلمی)

...ھنے والوں پر سلام: ابن عمرؓ نے فرمایا کہ فرشتے
...اور سورج ڈوبتے تک عمامہ شریف باندھنے والے

(رواہ ابن عساکر)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ

نور الابصار میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید، سیاہ اور سبز رنگ کا عمامہ استعمال کیا ہے بعض سیرت کی کتب میں سبز کے بجائے زرد لکھا ہے مگر اکثر آپ نے سفید عمامہ پہنا۔

(ماخوذ آداب سنت ص ٢٧٦)

حضرات گرامی! یاد رہے کہ عمامہ مشرکین عرب بھی باندھتے تھے، لیکن ان کے عمامہ اور ہمارے عمامہ میں یہ امتیاز ہے کہ ہمیں عمامہ ٹوپی کے اوپر باندھنے کا حکم ہے۔

اور یہ بھی یاد رہے کہ خالی ٹوپی پہن کر نماز پڑھانا یا پڑھنا خلاف سنت ہے، اگر کسی نے نماز ٹوپی پر پڑھ لی یا پڑھائی نماز تو ہو جائے گی لیکن خلاف اولیٰ ضرور ہے۔

اگر جواز کو دیکھا تو ننگے سر بھی بہ نیت عجز و انکساری نماز جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ عمامہ شریف باندھ کر نماز پڑھیں اور بے شمار ثواب حاصل کریں۔

بلکہ اس وقت عمامہ شریف باندھنے سے سو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔

نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے

(۱۳) **حدیث**:۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ يَقُولُ بِصَوْتِهِ الْاَعْلٰى لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے سلام پھیرتے تو بلند آواز سے کہتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کا ملک ہے، اُسی کیلئے حمد ہے اور وُہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے بغیر نہ طاقت ہے، نہ قدرت اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے، اُسی کی نعمت ہے، اُسی کا فضل ہے، اُسی کی اچھی تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم اُس کے لیے خالص دین رکھتے ہیں۔ اگرچہ کفار ناپسند کریں۔ (مسلم، مشکوٰۃ ص

قارئین کرام: مندرجہ بالا حدیث سے معلوم ہُوا کہ نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا سُنّتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اور پھر حدیث کے الفاظ "اعلیٰ" سے معلوم ہُوا کہ یہ ذکر بہت اونچی آواز سے ہوتا تھا جو محلے کے گھروں میں سُنا جاتا تھا۔

دوسری روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی نماز ختم ہوناتکبیر سے پہچانتا تھا۔ یعنی زمانہ نبویؐ میں میری عمر بہت کم تھی۔
اسلیئے کبھی کبھی جماعت میں حاضر نہ ہوتا تھا، مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام صحابہؓ نماز کے بعد اتنی بلند آواز سے تکبیریں کہتے تھے کہ گھروں میں آواز پہنچ جاتی تھی اور ہم پہچان لیاکرتے تھے کہ نماز ختم ہوگئی ہے۔

جماعت اہلسنّت ہر نماز کے بعد بلند آواز سے تین مرتبہ کلمۂ طیبہ پڑھتے ہیں انکا ماخذ یہی حدیث ہے بلکہ مسلم شریف میں سید المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ

اِنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّکْرِ حِیْنَ یَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَکْتُوْبَۃِ کَانَ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ:۔ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں تھا۔ (صحیح بخاری ص ۱۱۶، مسلم ص ۲۱۷ ج ۲)

بلند وآہستہ دونوں طرح ذکر جائز بلکہ بلند آواز سے شیطان بھاگتا ہے

قارئینِ گرامی۔ اللہ کا ذکر خفی کرنا اور جہر سے کرنا دونوں جائز ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بلند آواز سے نہیں کرنا چاہیئے حالانکہ مندرجہ بالا احادیثوں سے ثابت ہے۔ پھر لطف کی بات یہ کہ ایک مرتبہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو آہستہ اور حضرت عمرؓ کو بلند آواز سے ذکر کرتے دیکھا تو دونوں سے وجہ پوچھی ابوبکر صدیقؓ نے عرض کی کہ جسے سُناتا تھا میں نے اُسے سُنا لیا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ میں سوتوں کو جگا رہا تھا۔ شیطان کو بھگا رہا تھا۔ رب کو منا رہا تھا۔

(مشکوٰۃ ص ۱۰۷)

اس حدیث سے معلوم ہوا انسان کی مرضی پر موقوف ہے۔ چاہے اللہ کا ذکر آہستہ کرے یا بلند کرے۔ دونوں طرح جائز ہے۔

فائدہ:۔ معلوم ہوا کہ بلند آواز کے ساتھ ذکر کرنے سے شیطان بھاگتا ہے۔

نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے کی فضیلت

(۱۴) **حدیث**:۔ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَعْوَادِ ھٰذَا الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ مَنْ قَرَءَ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ لَمْ یَمْنَعْہُ دُخُوْلَ الْجَنَّۃِ اِلَّا الْمَوْتُ وَمَنْ قَرَءَ ھَا حِیْنَ یَاْخُذُ مَضْجَعَہٗ اٰمَنَہُ اللّٰہُ عَلٰی دَارِہٖ وَدَارِ جَارِہٖ وَاَھْلِ دُوَیْرَاتٍ حَوْلَہٗ (مشکوٰۃ)

ترجمہ:۔ حضرت علی رضؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لے گا وُہ مرتے ہی جنت میں داخل ہو جائے گا، اور جو اپنے بستر پر لیٹتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے گھر اور اُس کے پڑوسی کے گھر اور اُس کے آس پاس والے گھروں کو امن و امان عطا فرمائے گا۔

فوائد و مسائل و فضائل آیۃ الکرسی پڑھنے کا اِتنا اجر ہے کہ قاری مرتے ہی جنت میں چلا جائے گا۔

یعنی قیامت سے پہلے روحانی طور پر اور بعد میں جسمانی طور پر،

قارئین گرامی! غور و فکر کریں کہ کتنی ہی مختصر عبادت پر کتنا عظیم انعام مل رہا ہے۔

○ ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص سورہ مومن میں سے حٰمٓ سے الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی صبح کو پڑھ لے تو شام تک وہ ان آئیتوں کے پڑھنے کے سبب سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا اور جو شام کو ان دونوں آئیتوں کو پڑھ لے تو وہ صبح تک اللہ کی حفاظت میں رہے۔ (مشکوٰۃ)

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیئے کہ آیۃ الکرسی کو یاد کرے اور بکثرت پڑھا کرے، خاص کر پانچوں نمازوں کے بعد اور جب سونے کیلئے بستر پر لیٹے تو ایک مرتبہ ضرور پڑھ لے، انشاءاللہ چوروں سے وہ اور اس کے پڑوسی امن و امان میں رہیں گے۔

○ آیۃ الکرسی کے تین سو تیرہ (۳۱۳) عدد ہیں، ان میں ستر عظیم ہے، غزوۂ بدر میں تین سو تیرہ (۳۱۳) اصحاب رسول تھے آیۃ الکرسی ۳۱۳ بار پڑھنے سے بے حساب خیر و برکت اور نصرت حاصل ہوتی ہے۔

○ جو کوئی صبح و شام آیۃ الکرسی پڑھ کر اپنے بچوں پر دم کردے وہ شیطان جادو اور نظر بد سے محفوظ رہینگے۔

○ دردِ زہ کیلئے بھی آیۃ الکرسی کا پڑھنا مفید ہے۔ (تفسیر نعیمی جلد ۳ صفحہ ۲۳ بحوالہ در منثور)

○ آیۃ الکرسی پڑھنے سے شیطان بھاگتے ہیں۔ بے چین دل کو چین آتا ہے۔ مرگی والے کو فائدہ ہوتا ہے۔ غصہ، شر، اور حرام شہوت دور ہوتی ہے۔

○ جو کوئی فجر اور مغرب کے بعد آل آخر تین تین مرتبہ درود شریف اور درمیان میں اکتالیس بار یاحیّ یا قیوم پڑھ لیا کرے تو انشاءاللہ اس کا خاتمہ بالخیر پر ہوگا۔ اور جنہیں یاد نہیں ہے وہ یاد کرکے کثرت سے پڑھ کر بے شمار فائدے حاصل کریں

صلوٰۃ الاستخارہ

(۱۵) حدیث۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ
وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ
وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ
کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ
وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْہُ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ
وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ
وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ فَاقْدِرْ لِیَ
الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ۔ (ریاض الصالحین ص ۲۱۰)

(حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام امور کیلئے اس طرح استخارہ سکھاتے تھے جسطرح قرآن پاک کی سورت سکھاتے۔ فرماتے جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز نفل ادا کرے، اسکے بعد یہ کلمات پڑھے)

ترجمہ۔ اے اللہ میں تیرے علم کے وسیلہ سے بھلائی چاہتا ہوں۔ تیری قدرت کے ساتھ طاقت کا خواہش مند ہوں اور تیرے عظیم فضل کی بھیک مانگتا ہوں تُو قادر ہے میں بے بس ہوں تُو جانتا ہے میں بے علم ہوں اور تُو سارے غیبوں سے باخبر ہے۔ یا اللہ اگر تیرے علم کے مطابق یہ بات میرے دین اور دُنیا اُمور کے انجام کے لحاظ سے بہتر ہے تو اس کو میرے

لیئے مقدر کر دے اور میرے لیئے آسان فرما دے پھر اس میں میرے لیئے برکت بھی دے اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لیئے بُرا ہے میرے دین میں معاش اور میرے انجام کار کے لحاظ سے تو اس کام کو مجھ سے جُدا رکھ اور مجھے اس سے روک دے اور میرے لیئے بھلائی مقدر فرما دے وُہ جہاں اور جس کام میں ہو پھر مجھے اس خیر والے کام کے ساتھ راضی و مطمئن کر دے۔

نماز استخارہ کے مسائل :- جن کلمات پر لکیر لگی ہوئی ہے انکو پڑھتے وقت اس کام کا خیال کرے جس کے متعلق استخارہ کیا ہے، استخارہ کا مطلب یہ ہے کہ بندہ اپنی عاجزی کا احساس اور لاعلمی کا اعتراف کرتے ہوئے اپنا معاملہ قادر مطلق اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے۔

مسئلہ :- سب سے پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھیں بعد میں مذکورہ بالا دُعا پڑھ کر قبلہ کیطرف مُنہ کرکے باوضو سو جائیں جب سو کر اُٹھیں اسوقت جو بات دِل میں مضبوطی سے آوے وہی بہتر ہے اُسی کو کرنا چاہیئے۔ اگر استخارہ کے بعد بھی تذبذب کی کیفیت باقی رہے تو استخارہ بار بار کیا جائے۔ یہاں تک کہ سات دِن تک کرے اِنشاءاللہ اُسکو ضرور اچھائی بُرائی معلوم ہو جائے گی کہ کام کروں یا کہ نہ کروں۔

مسئلہ :- اگر حج کیلئے جانا ہو تو یہ استخارہ نہ کرے کہ جاؤں یا کہ نہ جاؤں بلکہ یہ استخارہ کرے کہ فلاں دِن جاؤں یا نہ جاؤں۔

مسئلہ :- اگر کوئی شخص خود استخارہ نہ کر سکے تو دوسرے سے بھی کرایا جاسکتا ہے لیکن خود کرنا زیادہ بہتر ہوگا

مسئلہ :- دو رکعت نماز نفل کی پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون دوسری میں سورہ اخلاص پڑھنا سُنت ہے اور استخارہ کی دُعا کے اول اور آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھنا بہتر ہے۔

صَلوٰۃ التسبیح کے فضائل

(۱۶) حدیث: یَا عَبَّاس یَا عَمَّاہُ اَلَا اُعْطِیْکَ اَلَا اَمْنَحُکَ اَلَا اُخْبِرُکَ اَلَا اَفْعَلُ بِکَ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذَالِکَ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ ذَنْبَکَ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ قَدِیْمَہٗ وَحَدِیْثَہٗ خَطَاءَہٗ وَعَمَدَہٗ صَغِیْرَہٗ وَکَبِیْرَہٗ سِرَّہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ، اَنْ تُصَلِّیَ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ

ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس! اے عمّ محترم! کیا مَیں آپ کو ایک عطیہ پیش کروں؟ ایک تحفہ پیش کروں! کیا آپ کو ایک خاص بات بتاؤں؟ کیا مَیں آپ کے دس کام اور دس خدمتیں کروں! جب آپ یہ کریں گے تو اللہ آپ کے سارے گناہ معاف کر دیگا، (۱) اگلے بھی (۲) پچھلے بھی (۳) نئے (۴) پرانے (۵) بھول چوک (۶) دانستہ ہونے والے بھی (۷) صغیرہ (۸) کبیرہ (۹) ڈھکے چھپے اور (۱۰) علانیہ ہونے والے بھی۔ وُہ یہ کہ آپ چار رکعت نماز تسبیح پڑھیں۔ اسکے بعد حضور علیہ السلام نے صلوٰۃ التسبیح کا طریقہ بتایا پھر فرمایا کہ اگر ہو سکے تو یہ نماز روزانہ پڑھا کرو۔ ورنہ ہر جمعہ کو ایک بار پڑھو، اگر یہ نہ ہو سکے تو مہینہ میں ایک بار، اگر یہ نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار پڑھ لیا کریں اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو، فَفِیْ عُمْرِکَ مَرَّۃً عمر میں ایک بار ضرور پڑھو۔ (سُنَنِ ابنِ ماجہ)

صَلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا طریقہ: نماز تسبیح چار رکعت کی نیّت کرکے ثناء وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ تک پڑھو پھر پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اس کے بعد

اَعُوذُ اور بِسْمِ اللہ، سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھکر دس (۱۰) مرتبہ تسبیح پھر رکوع میں دس (۱۰) مرتبہ پھر رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قومہ میں دس (۱۰) مرتبہ پھر سجدہ میں دس (۱۰) مرتبہ پھر سجدہ سے اٹھ کر جلسہ میں دس (۱۰) مرتبہ پھر دوسرے سجدے میں بھی دس (۱۰) مرتبہ (ایک رکعت میں پچہتر (۷۵) مرتبہ ہو جائے گا) پھر دوسری رکعت میں پندرہ (۱۵) مرتبہ تسبیح مذکور پڑھ کر اس کے بعد بسم اللہ، الحمد، سورۃ پڑھ کر دس مرتبہ تسبیح پڑھیں اور حسب سابق رکوع قومہ، سجود جلسہ میں دس دس مرتبہ پڑھنے کے بعد قعدہ کیا جائے گا قعدہ میں التحیات اور درود و دُعا مکمل پڑھی جائے گی۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر حسب سابق تیسری اور چوتھی رکعت پڑھی جائیں، تو اس حساب سے ہر رکعت میں (۷۵) مرتبہ اور کُل چار رکعتوں میں (۳۰۰) سو بار تسبیح ہوگی۔

مسئلہ: یاد رہے کہ رکوع و سجود میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم، اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنے کے بعد تسبیحات پڑھی جائیں گی۔ اس نماز کے لیئے کوئی وقت مقرر نہیں۔ اوقات ممنوعہ کو چھوڑ کر ہر وقت پڑھی جاسکتی ہے۔ البتہ زوال کے بعد ظہر کی نماز سے پہلے پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ: نماز میں کلمات کا انگلیوں پر شمار کرنا مکروہ ہے، البتہ ہلکے اشارہ سے انگلیوں کو دبا کر شمار کرے تو جائز ہے۔

مسئلہ: صلوٰۃ التسبیح میں سورۃ العصر، کوثر، کافرون اور سورہ اخلاص ترتیب وار پڑھنا افضل ہے۔

● جس کو سورتیں یاد نہ ہوں وہ سورہ اخلاص پڑھے۔

مسئلہ: اگر سجدہ سہو لازم ہو جائے تو سجدہ سہو کے اندر کلمہ تسبیح کا پڑھنا لازم نہیں۔

مسئلہ: اگر کلمہ تسبیح کسی جگہ پڑھنا بھول گیا تو دوسرے رکن میں وہ تعداد پوری کرے مثلاً قیام میں بھول گیا تو رکوع میں بیس (۲۰) مرتبہ پڑھ لے۔

نفلی عبادت شروع کرنے سے واجب

واضح رہے کہ کوئی بھی نفلی عبادت ہو۔ روزہ یا نفلی نماز وغیرہ شروع کرنے سے اس کا اہتمام واجب ہو جاتا ہے اگر کسی نے نفلی روزہ یا نفلی نماز شروع کر کے توڑ دی تو اس کی قضا واجب ہے۔ (کتب فقہ)

نفل نماز کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔

قارئینِ کرام، اگرچہ نفل بلا عذر بھی بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔ وتر کے بعد جو نفل ہیں اُنکو بھی کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اور وہ جو حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کے بعد والے نفل بیٹھ کر پڑھے۔ تو یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات سے ہے۔

زکواۃ نہ دینے کی سزا

⑰ **حدیث** :۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَلَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَہٗ مُثِّلَ لَہٗ مَالُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعُ لَہٗ زَبِیْبَتَانِ یُطَوَّقُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یَاخُذُ بِلَھْزِمَتَیْہِ یَعْنِیْ شَدَقَیْہِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا مَالُکَ اَنَا کَنْزُکَ ثُمَّ تَلَا وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ الْاٰیَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیْ : (مشکوٰۃ صفحہ ۱۵۵)

ترجمہ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے اللہ تعالیٰ مال دے پھر وہ اُس سے زکواۃ نہ دے تو اس کا مال قیامت کے دن اُس کے سامنے گنجے سانپ کی شکل میں ہوگا۔ جس کے دو گیسو ہوں گے، قیامت میں اُس کا طوق ہوگا پھر اُس کے دونوں جبڑے پکڑے گا پھر کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں پھر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی کہ جو بخل کرتے ہیں۔ (بخاری)

زکواۃ کے لغوی معنی زکواۃ کے لغوی معنی پاکی ہیں۔ بَلِ اللّٰہُ یُزَکِّیْ مَنْ یَّشَآءُ. اِس لیے مذبوح جانور کو مُذَکّٰی کہتے ہیں چونکہ زکواۃ نکالنے کے بعد باقی مال پاک ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اسے زکواۃ کہتے ہیں یا زکواۃ کے معنی ہیں بڑھنا چونکہ زکواۃ نکالنے سے مال بڑھتا ہے اور محفوظ بھی رہتا ہے، اسلئے اِسے زکواۃ کہتے ہیں۔

زکواۃ ارکانِ اسلام کا تیسرا رکن ہے حدیث پاک میں زکواۃ نہ دینے کی اتنی سخت وعید ہے کہ قیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ کی صورت میں آکر زکواۃ نہ دینے والے کا طوق بنے گا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر یوں فرمایا: سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔ جس مال سے لوگ بخل سے کام لیتے ہیں، یعنی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے روز محشر وہ مال ان کے گلے کا ہار بنایا جائے گا۔

گنجے سانپ کی تعریف جب پتلے زہریلے سانپ کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے تو اس کے پھن پر قدرتی بال جم جاتے ہیں اور جب عمر بہت زیادہ ہو جاتی ہے تو اس کا زہر تیز اتنا ہو جاتا ہے کہ اس کی گرمی اور خشکی سے اس کے یہ بال جھڑ جاتے ہیں، اُسے اردو زبان میں گنجا سانپ کہتے ہیں۔

زکوٰۃ دینے کا فائدہ قرآن مجید میں بتیس مقامات پر نماز کے ساتھ زکوٰۃ کی فرضیت اور ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے، زکوٰۃ ۲ھ میں فرض ہوئی۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں بظاہر کمی محسوس ہوتی ہے مگر حقیقت میں مال میں برکت ہوتی ہے

مندرجہ ذیل اشیاء پر زکوٰۃ واجب نہیں (۱) حاجات اصلیہ کی اشیاء جیسے پہننے، اوڑھنے، بچھونے کے مختلف قسم کے ملبوسات، گھریلو استعمال کی اشیاء غرضیکہ خانہ داری کا ہر قسم کا سامان، سواری کے جانور، سائیکل، موٹر سائیکل کار وغیرہ

(۲) نصاب کا مالک ہے مگر اس پر قرض ہے کہ ادا کرنے کے بعد نصاب نہیں رہتا تو زکوٰۃ واجب نہیں۔

جن اشیاء پر زکوٰۃ واجب ہے۔ واضح ہو کہ شریعت نے ۷½ تولہ سونا یا ۵۲½ تولہ چاندی نصاب مقرر کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی ہو، اس پر سال کے بعد چالیسواں حصہ زکوٰۃ فرض ہے، اگر سونا چاندی نہیں ہے، نقد رقم ہے یا مالِ تجارت ہے تو اگر نقد رقم یا مالِ تجارت سونا یا چاندی کی مالیت کا ہے تو زکوٰۃ فرض ہے۔

کسی کے پاس سونا ہے اور چاندی بھی مگر دونوں میں سے کوئی بقدر نصاب

نہیں تو سونے کی قیمت کی چاندی یا چاندی کی قیمت کا سونا فرض کرکے ملائیں۔ اگر ملاتے اور قیمت لگانے پر بھی نصاب نہیں ہوتا تو کچھ نہیں اگر ہے تو زکوٰۃ ادا کریں

● اگر کسی کے پاس سونا چاندی بقدر نصاب ہے تو اسی سونے چاندی کا چالیسواں حصّہ بھی دے سکتا ہے، یا چالیسواں حصّہ کی قیمت جو موجودہ بازار کے بھاؤ سے بنے وُہ دیدے یا چالیسواں حصّہ کی قیمت کا کپڑا یا دینی کتب لیکر کسی مدرسہ میں طلباء کو دینا چاہے تو وُہ بھی دے سکتا ہے۔

● مالک نصاب سال پورا ہونے سے پہلے بھی زکوٰۃ ادا کرسکتا ہے، اس طرح کہ زکوٰۃ کی نیّت سے تھوڑا تھوڑا دیتا رہے، یہ بھی جائز ہے کہ سال پورا ہونے پر حساب کرکے اکٹھی دیدے۔

● زمین کی پیداوار میں ایسی زمین جس کو ٹیوب ویل یا کنویں سے سیراب کرتا ہے اُس کی پیداوار بیسواں (۲۰) حصّہ دوسری پر دسواں حصّہ نکال کر مستحقین کو دینا واجب ہے۔

مصارف زکوٰۃ

مندرجہ ذیل اشخاص کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

● **فقیر:۔** یہ وُہ شخص ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یعنی صاحب نصاب نہ ہو،

● **مسکین:۔** وُہ ہے جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو، یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لیے لوگوں سے سوال کا محتاج ہو۔

● **ابن السبیل:۔** مسافر جس کے پاس راہ سفر میں مال نہ رہا، اگرچہ گھر میں موجود ہو، وُہ بقدر ضرورت زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

● **فی سبیل اللہ:۔** یعنی راہِ خدا میں صرف کرنا اس کی چند صورتیں ہیں مثلاً کوئی شخص حج کو جانا چاہتا ہے اور اُس کے پاس مال نہیں تو اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔

مگر اس کو حج کیلئے سوال کرنا جائز نہیں یا طالب علم کہ علم دین پڑھتا یا پڑھنا چاہتا
ہے، اُسے بھی دے سکتے ہیں کہ یہ بھی راہِ خدا میں دینا ہے۔ اسی طرح مدارس دینیہ
بھی زکوٰۃ کا بہترین مصرف ہیں۔

ہر نیک بات میں زکوٰۃ صرف کرنا فی سبیل اللہ ہے جبکہ بطورِ تملیک ہو کیونکہ
تملیک کے بغیر زکوٰۃ ادا نہیں ہو سکتی۔ (در مختار)

صاحبِ استطاعت پر زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے

حدیث (۱۸) :۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا
فَقَالَ رَجُلٌ اَکُلَّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَکَتَ
حَتّٰی قَالَهَا ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا
اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ
کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰی اَنْبِیَاءِهِمْ
فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَیْتُکُمْ
عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْهُ رواہ مسلم۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم پر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو فرمایا! اے لوگو: تم پر حج فرض کیا گیا ہے، لہٰذا حج کرو۔
ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ صلعم کیا ہر سال حضور صلعم اس پر خاموش رہے حتیٰ کہ
اُس شخص نے تین مرتبہ کہا، تو فرمایا، کہ اگر میں ہاں کر دیتا تو ہر سال واجب
ہو جاتا اور تم نہ کر سکتے، پھر فرمایا، مجھے چھوڑے رہو جس میں تم کو آزادی دوں،

کیونکہ تم سے پہلے لوگ اپنے نبیوں سے پوچھ گچھ اور زیادہ جھگڑے کی وجہ سے
ہلاک ہوئے ۔ لہٰذا جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو جہاں تک ہو سکے کر گزرو
جب تمہیں کسی چیز سے منع کردوں تو اُسے چھوڑ دو (مسلم)

اے خانہ کعبہ تو پناہ گاہ بشر ہے
تو عظمتِ اسلام ہے، اللہ کا گھر ہے

عظمت پہ تصدق ہے ترے ہر دلِ مومن	تعمیر تیری کی ہے خلیل اور ذبیح نے
یہ تیرا تقدس ہے کہ تو امن کا گھر ہے	تو رحمتِ کونین کا منظور نظر ہے

جسے چاہا در پہ بلا لیا جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے، یہ بڑے نصیب کی بات ہے

فوائد و مسائل

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کرنے والے حضرت اقرع بن حابسؓ تھے وہ یہ سمجھے کہ ہر رمضان میں روزے فرض ہوتے ہیں تو چاہیئے کہ بقر عید میں حج فرض ہو اور پھر یہ سوچا کہ اس میں لوگوں کو بہت دشواری ہوگی کیونکہ روزے تو اپنے گھر میں رکھ لیتے ہیں مگر حج کیلئے مکہ معظمہ جانا پڑتا ہے، اسلیئے آپ نے یہ سوال تین مرتبہ کیا تاکہ مسئلہ واضح ہو جائے۔

پھر اس سوال پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاموشی اس لیئے تھی کہ شاید کہ سائل سوال سے باز آجائے تاکہ ہم کو جواب کی ضرورت نہ ہو مگر سائل شوق کی زیادتی سے یہ اشارہ نہ سمجھ سکا۔

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ اگر ہم صرف ہاں کہہ دیتے تب بھی ہر سال حج فرض ہو جاتا۔

اس حدیث سے دو مزید مسئلے معلوم ہوئے ۔ نمبر ا۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو

احکام شرعیہ کا مالک بنایا ہے کہ آپ کے ہاں اور نہ میں بھی تاثیر ہے۔

نمبر۲ یہ کہ بزرگوں سے اعمال اور وظیفوں میں قید یا پابندی نہیں لگوانی چاہیئے

اس کے علاوہ حضور علیہ السّلام نے بنی اسرائیل کی قوم کیطرف بھی اشارہ کیا کہ انہوں نے بار بار پوچھ پوچھ کر پابندیاں لگوالیں، پھر ان پابندیوں پر عمل نہ کر سکے، یا انہوں نے عمل تو کیا مگر بہت ہی مشکل سے، جیسا کہ سورہ بقرہ میں گائے کے ذبح کا واقعہ ہوا۔

اور پھر آخری بات یہ کہ حضورؐ کے احکام پر عمل کرنا فرض ہے اور ممنوعات سے بچنا لازم یہ دونوں کام بقدر طاقت ہیں، اگر نماز کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکو تو بیٹھ کر پڑھ لو،

نکتہ:۔ اس سے معلوم ہوا کہ جیسے وجوب و فرضیت کے لیے امر ضروری ہے، ایسے ہی حرمت و ممانعت کیلئے نہی لازم ہے، جس چیز کا حکم بھی نہ ہو اور ممانعت بھی نہ ہو وہ جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا (پ ۲۸)

جو چیز رسول تم کو دے دیں وہ لے لو اور جس سے منع کر دیں، رک جاؤ۔

بعض جو کہتے ہیں کہ جو کام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ کیا ہو وہ حرام ہے، غلط ہے، قرآن شریف اور اس قسم کی حدیث کے بھی خلاف ہے۔

حج کے معنی وانبیاء کے حج

حج کے معنی قصد اور ارادہ کرنے کے ہیں، عبادت کی نیّت سے کعبہ شریف کا ارادہ کرنا حج ہے، حج کا سبب کعبہ معظمہ ہے۔

آدمؑ سے لیکر ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ السّلام تک انبیاء کرام نے حج کعبہ کیا۔

کسی اُمت پر حج فرض نہیں تھا۔ ۹ھ کو مسلمانوں پر حج فرض ہوا،

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرضیت حج سے پہلے جو حج کیے وہ بطور عادت کریمہ تھے۔

آدمؑ نے ہندوستان سے پیدل چل کر چالیس (۴۰) حج کیے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حج میں حضرت موسیٰؑ و حضرت یونسؑ و حضرت عیسیٰؑ

نے بھی شرکت کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔

معلوم ہوا کہ انبیاء کرام زندہ ہیں، عبادتیں کرتے ہیں مگر ان کی یہ عبادتیں شرعی تکلیف سے نہیں، ان کی خود اپنی خوشی سے ہیں، جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کو ہمارے نبی نے انکی قبر میں نماز پڑھتے دیکھا۔ (نسائی، مرقات)

روزہ دار کیلئے دو خوشیاں

(۱۹) **حدیث**:۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ یَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِیْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ وَالصِّیَامُ جُنَّةٌ، وَاِذَا كَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ امْرُءٌ صَائِمٌ۔ (مشکوٰۃ ص۱۷۳)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم کے ہر کام میں اضافہ کیا جاتا ہے، نیکیاں دس گنا سے لیکر سات سو گنا

تک بڑھائی جائیں گی ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سوائے روزے کے کیونکہ روزہ تو میرا ہے اور میں ہی اس کا ثواب دونگا، روزہ دار اپنی خواہش اور کھانا میرے لیے چھوڑتا ہے، روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت اور روزہ دار کی مُنہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ بہتر ہے اور روزہ ڈھال، اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو نہ بُری بات کہے نہ شور مچائے ۔ اگر کوئی اس سے گالی گلوچ یا جنگ کرے تو کہدے کہ میں روزہ دار ہوں ۔

<u>قارئینِ کرام</u>:۔ اگرچہ ساری عبادتیں اللہ تعالیٰ کی ہیں ۔ مگر خصوصیت کے ساتھ روزہ کے متعلق فرمایا کہ یہ میرا ہے، چند وجہوں سے ایک یہ کہ دیگر عبادات میں اطاعت غالب ہے ۔ اور روزہ میں عشق غالب ہے، دوسرا یہ کہ دوسری عبادتوں میں ریا ہوسکتی ہے مگر روزہ میں ریا نہیں ہوسکتی ۔ تیسرا یہ کہ قیامت میں دوسری عبادتیں اہلِ حقوق چھین سکتے ہیں حتیٰ کہ قرض خواہ مقروض سے سات (۷۰۰) سو نمازیں تین پیسہ قرض کے عوض لے لے گا، مگر روزہ کسی حق والے کو نہ دیا جائیگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ روزہ تو میرا ہے اور یہ کسی کو نہیں ملے گا، (مرقات)

● حدیث بالا میں فرمایا ! کہ روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت دوسرا اپنے رب کا دیدار کرنے کے وقت ، افطار کے وقت تو خوشی ظاہر ہے کہ بھوک اور پیاس سے پیٹ اور حلق خشک ہوگئے تھے ، کھانا کھانے سے بھوک ختم پانی پینے سے پیاس بجھ گئی ، دوسری خوشی یہ ہے کہ روزہ دار اپنے روزہ کی بدولت جنت میں جگہ پائے گا ، اور اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔ جسکی خوشی میں وہ جنت کی تمام خوشیوں کو فراموش کردے گا۔

اور پھر حدیث میں لطف کی بات یہ کہ روزہ دار کے مُنہ سے جو بُو ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کو وُہ کستوری سے بھی زیادہ پسند اور پاکیزہ ہے۔

روزہ کے فوائد بیان کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ "اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ"۔ روزہ ڈھال ہے، وُہ اِس طرح کہ شیطان اِنسان کا سخت ترین دشمن ہے اُسکے حملوں سے بچنے کیلئے روزہ بہترین ڈھال ہے، روزہ سے ایک تو انسان شیطان کے شیطانی حملوں سے محفوظ رہتا ہے، دوسرا قیامت کے دِن روزہ رکھنے کی وجہ سے جہنم سے بچاؤ کر سکے گا۔

روزہ کی فرضیت:۔ اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کا اقرار کرنے کے بعد ہر مسلمان عاقل بالغ پر رمضان کے روزے فرض ہیں، روزے ۱۰ شوال ۲ھ کو فرض ہوئے، رمضان کے روزوں کا ثواب بہت زیادہ ہے لیکن یاد رہے کہ ایک حدیث کا مفہوم کچھ اِس طرح ہے کہ جو شخص بغیر کسی شرعی عذر کے اور رخصت کے روزے نہ رکھے مثلاً بیمار بھی نہ ہو، کمزور بھی نہ ہو، مسافر بھی نہ ہو، ضعیف العمر بھی نہ ہو، پھر بھی روزے نہ رکھے تو اس روزے کی قضا میں اگر ساری عُمر بھی روزے رکھے جائیں تب بھی روزے کی قضا نہ ہو سکے گی۔ لیکن جمہور علماءِ کرام کے نزدیک اگر کوئی شخص رمضان کا روزہ بغیر کسی عذر کے نہ رکھے اور بعد میں قضا کرے۔ قضا تو پوری ہو جائیگی مگر وُہ برکت ہاتھ نہیں آئے گی جو رمضان شریف میں مِلتی ہے۔

سحری کیوقت کیمتعلق ضروری نوٹ:۔ یاد رہے کہ سحری میں تاخیر افضل ہے، اور تاخیر سے مراد رات کا چھٹا حِصّہ ہے۔ (غروب آفتاب سے صبح صادق تک رات ہے) سحری میں اِتنی تاخیر بھی نہ کریں کہ صبح صادق ہو جائے۔ بعض لوگ آذان کے دوران یا آذان ہونے تک کھاتے پیتے رہتے ہیں۔ یہ غلط ہے کیونکہ آذان

صبح صادق میں ہوتی ہے، جبکہ کھانے کا حکم صبح صادق سے پہلے کا ہے۔

اِس مسئلہ پر عوام کو ضرور توجہ دینی چاہیئے ● سحری کھا کر سویا، یا دن میں سویا احتلام ہو گیا تو روزہ میں کچھ فساد نہیں آئے گا، غسل کرے (کتبِ فقہ)

روزہ کی نیت:۔ نیّت کا وقت غروب آفتاب سے ضحوای کبریٰ تک ہے۔

ہر روزہ کیلئے نیّت لازم ہے، نیّت زبان سے کرنا بہتر ہے۔

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَان۔

مَیں نے رمضان کے کل کے روزے کی نیّت کی۔

یاد رہے کہ یہ نیّت صبح صادق سے پہلے کرے گا، اگر بعد میں کی تو یُوں کہے گا، کہ مَیں نے آج اِس رمضان کا فرض روزہ اللہ کے لیے رکھا۔

دُعاءِ افطار:۔ افطار میں جلدی سُنّت ہے، لیکن اِتنی جلدی بھی نہیں کرنی چاہیئے کہ سورج مکمّل غروب ہی نہ ہوا ہو، افطار کرے۔ اِس طرح افطار کرنے کی سخت وعید ہے اور زیادہ تاخیر بھی نہیں کرنی چاہیئے، اِس سے بھی حضور علیہ السّلام نے منع فرمایا۔

دُعا:۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔

اے اللہ! مَیں نے تیرے لیے روزہ رکھا، اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا، اور تیرے ہی رزق سے افطار کرتا ہُوں۔

اِعتکاف

⑳ **حدیث**: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاہُ اللّٰہُ ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُہٗ مِنْ بَعْدِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں وفات دی پھر آپ کی ازواجِ مطہرات نے آپ کے بعد اعتکاف کیا۔ (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ ص۱۹۳)

حضراتِ محترم! مندرجہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام رمضان کے آخری عشرہ کا ہمیشہ اعتکاف فرماتے، اس ہمیشگی سے معلوم ہوا کہ اعتکاف سنّت مؤکدہ ہے اور چونکہ اس کا حکم آپ ﷺ نے صراحۃً نہ دیا بلکہ رغبت دی، معلوم ہوا کہ یہ اعتکاف واجب نہیں کیونکہ وجوب کے لیے حکم دینا ضروری ہے۔

حدیث کے اگلے حصّہ میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ ﷺ کی ازواجِ پاک نے ہمیشہ اپنے گھروں میں اعتکاف کیا نہ کہ مسجد نبوی ﷺ میں ہاں مسجد نبوی ﷺ میں ایک بار بیویوں نے اعتکاف کیا تھا، اعتکاف کیلئے کپڑے کے خیمے لگائے گئے تھے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اکھڑوا دیئے تھے۔

فقہاء فرماتے ہیں اگرچہ عورت مسجد میں بھی باپردہ رہ کر اعتکاف کرسکتی ہے مگر اس کیلئے گھر میں اعتکاف بہت اچھا ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۳ ص۲۱۲)

قارئینِ گرامی! مندرجہ بالا حدیث کے علاوہ چند روایات اعتکاف کی فضیلت میں پیش کی جاتی ہیں۔

تین سو شہداء کا ثواب:۔ جو شخص اللہ کی رضا کیلئے رمضان شریف میں ا
دن اور ایک رات اعتکاف کرے۔ اس کو تین سو شہداء کا ثواب ملے گا۔

آخری عشرہ میں اعتکاف کا ثواب:۔ جس نے رمضان شریف میں دس
کا اعتکاف کر لیا تو ایسا ہے جیسا کہ دو حج اور دو عمرے کیے (بیہقی) کشف الغمہ صد

● ایک اور حدیث میں یوں ہے کہ جو شخص رمضان کے آخری دس دنوں میں صد
اخلاص کے ساتھ اعتکاف کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں ایک ہزار سا
کی عبادت درج فرمائے گا اور قیامت کیدن اسکو اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دے گا۔

اعتکاف کے معنی و اقسام:۔ اعتکاف کے لغوی معنی "دھرنا مارنے" کے ہ
مطلب یہ ہے کہ معتکف اللہ کی بارگاہ میں اس کی عبادات پر کمربستہ ہو
دھرنا مار کر پڑا رہتا ہے، کہ میرا اللہ راضی ہو جائے۔

● یاد رہے کہ اعتکاف بڑی پرانی عبادت ہے، اللہ تعالیٰ نے حضرت ابرا
و اسماعیل علیہما السلام سے فرمایا تھا۔

اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَ الْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْد
کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود وال
کیلئے۔ (کنز الایمان)

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں (۱) اعتکاف واجب (۲) سُنّت (۳) نفل
اعتکاف واجب یہ ہے کہ کسی شخص نے یہ کہا کہ میں اللہ کے لیے ایک دن و رات
اعتکاف کروں گا تو اب ایک دن اور رات کا اعتکاف اس پر واجب ہوگیا، یعنی
جتنے دن کا کہا اتنے ہی دن کا اعتکاف کرنا ضروری ہے، یاد رہے کہ اعتکاف
واجب کے لیے روزہ شرط ہے۔

اعتکاف سُنّت :۔ رمضان شریف کے آخری عشرہ کا اعتکاف سُنّت مؤکدہ علی الکفایہ ہے یعنی پوری بستی میں کسی ایک نے کرلیا تو سب کی طرف سے ادا ہوگیا اور اگرکسی ایک نے بھی نہ کیا تو سب مجرم ہوئے ۔ (بہار شریعت)

اِس اعتکاف میں ضروری ہے کہ رمضان کی بیس تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے مسجد کے اندر بیٹھ جائے اور سنّت اعتکاف کی نیت کرے ، عید الفطر کا چاند نظر آنے پر مسجد سے باہر نکلے ۔

اعتکاف نفل :۔ اِس کے لیے وقت اور روزہ کی شرط نہیں ہے ، انسان جب بھی مسجد میں آئے یہ کہہ لے کہ مَیں نے اعتکاف کی نیّت کی ، اِس سے چار فائدے حاصل ہوں گے ،

(۱) جب تک مسجد میں رہے گا ، اعتکاف کا ثواب ملے گا ۔

(۲) مسجد میں کھانا پینا بھی جائز ہو جائے گا ۔

(۳) مسجد میں سو بھی سکے گا ۔

(۴) مسجد میں دنیاوی جائز بات بھی کر سکے گا ۔ (بہار شریعت)

مسائل :۔ اعتکاف کرنے کے لیے مسلمان مرد کو مسجد میں جبکہ عورت اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف کرے ، اگر گھر میں مسجد نہ ہو تو گھر کا ایک گوشہ استعمال کرے ۔

مسئلہ :۔ مُعتکف بغیر کسی شرعی و طبعی عذر کے اپنی جگہ سے باہر نہ نکلیں ، ورنہ ان کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا ۔

قیامت کی نشانیاں

(۲۱) **حدیث**:۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَیَکْثُرُ الْجَھْلُ وَیَکْثُرُ الزِّنَا وَیَکْثُرُ شُرْبُ الْخَمْرِ وَیَقِلَّ الرِّجَالُ وَیَکْثُرُ النِّسَاءُ حَتّٰی یَکُوْنَ بِخَمْسِیْنَ اِمْرَاَۃً لَقَیِّمُ الْوَاحِدُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَقِلُّ الْعِلْمُ وَیَظْھَرُ الْجَھْلُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

ترجمہ:۔ روایت ہے حضرت انس رضؓ سے فرماتے ہیں، میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ قیامت کی نشانیوں سے یہ ہے کہ علم اُٹھا لیا جائے گا، اور جہالت بڑھ جائے گی اور مرد کم ہو جائیں گے، اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی۔ حتیٰ کہ پچاس عورتوں کی خبر گیری کیلئے ایک مرد ہو گا۔ ایک روایت میں ہے کہ علم گھٹ جائے گا، اور جہالت ظاہر ہو گی (بخاری مسلم)

قارئین گرامی: چند قیامت کے قرب کی نشانیاں مندرجہ بالا احادیث میں ہیں۔ مزید چند درج ذیل ہیں۔

◀ تین خسف ہوں گے یعنی آدمی زمین میں دھنس جائیں گے، ایک مشرق، دوسرا مغرب اور تیسرا جزیرہ عرب میں

◀ بڑے دجّال کے علاوہ تیس (۳۰) دجّال ظاہر ہوں گے جو کہ دعویٰ نبوّت کریں گے۔ حالانکہ نبوّت ختم ہو چکی ہے اُن میں بعض گزر چکے ہیں، جیسے مُسیلمہ کذّاب، طلیحہ بن خویلد، اسود، غلام احمد قادیانی وغیرھم اور جو باقی ہیں، ضرور ہوں گے۔

◀ مال کی کثرت ہوگی۔

● دین پر قائم رہنا اتنا دشوار ہو گا جیسے مٹھی میں انگارا لینا، یہاں تک کہ آدمی قبرستان میں جا کر تمنا کرے گا کہ کاش میں اِس قبر میں ہوتا۔ وقت میں برکت نہ ہو گی، یہاں تک کہ سال مثل مہینے کے اور مہینہ مثل ہفتہ کے اور ہفتہ مثل دِن کے اور دِن ایسا ہو جائے گا، جیسے کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہو گئی یعنی بہت جلد جلد وقت گزرے گا، زکوٰۃ دینا لوگوں پر گراں ہو گا۔ اِس کو تاوان سمجھیں گے، علم دین پڑھیں گے مگر دین کے لیے نہیں۔

● مرد اپنی عورت کا مطیع ہو گا۔ اور

● ماں باپ کی نافرمانی کرے گا۔

● اپنے احباب سے میل جول رکھے گا اور باپ سے جدائی۔

● مسجد میں لوگ چلائیں گے۔

● گانے باجے کی کثرت ہو گی۔

● اگلوں (پہلے لوگوں) پر لوگ لعنت کریں گے اُن کو بُرا کہیں گے۔

● ذلیل لوگ جنکو تن کا کپڑا پاؤں کا جوتیاں نصیب نہ تھیں بڑے بڑے محلوں میں فخر کریں گے۔

دجّال کا ظاہر ہونا: وُہ چالیس دِن میں حرمین طیبین کے علاوہ تمام روئے زمین کا گشت کرے گا، ایک باغ اور ایک آگ اُس کے ہمراہ ہو گی، دجّال خدائی کا دعوٰی کرے گا، جو اس پر ایمان لائے گا، اُسے اپنی جنت میں ڈالے گا اور جو انکار کرے گا، اُسے جہنم میں داخل کرے گا اُسکی جہنم حقیقت میں جنّت آرام کی جگہ ہو گی، مُردے جلائے گا، زمین کو حکم دیگا، وُہ سبزہ اُگائے گی۔ آسمان سے پانی برسائے گا، ویرانے میں جائے گا تو وہاں کے دفینے شہد کی

مکھیوں کی طرح اُس کے ہمراہ ہو جائیں گے۔ اس قسم کے بہت سے شعبدے دکھائے گا۔ اور حقیقت میں یہ سب جادو کے کرشمے ہونگے، حرمین شریفین میں جب جانا چاہے گا فرشتے اُس کا مُنہ پھیر دیں گے۔ البتہ مدینہ طیبہ میں تین زلزلے آئیں گے اور جو لوگ وہاں بظاہر مسلمان ہوں گے دِل میں کافر ہوں گے وُہ زلزلوں کے خوف سے شہر سے باہر بھاگیں گے اور اُس کے فتنہ میں مبتلا ہوں گے۔ دجّال کے ساتھ یہود کی فوجیں ہوں گی، اُس کی پیشانی پر لکھا ہوگا۔ ک ف ر (یعنی کافر) جسکو ہر مسلمان پڑھے گا۔ اور کافر کو نظر نہ آئے گا۔ جب وُہ ساری دُنیا سے پھر کر شام میں جائے گا، اُس وقت حضرت عیسیٰؑ آسمان سے جامع مسجد دمشق کے شرقی مینارہ پر نزول فرمائیں گے۔ دجال حضرت عیسیٰؑ کی سانس کی خوشبو سے پگھلنا شروع ہو جائے گا۔ اُن کے سانس کی خوشبو حدِ بصر تک پہنچے گی۔ وُہ بھاگے گا یہ تعاقب فرمائیں گے اور اُسکی پیٹھ میں نیزہ مارکر جہنم واصل کریں گے۔

- حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں مال کی کثرت ہوگی، یہاں تک کہ اگر کوئی شخص دوسرے کو مال دیگا تو وُہ قبول نہ کریگا، عیسیٰؑ صلیب توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے۔ تمام اہلِ کتاب جو قتل سے بچیں گے سب اُن پر ایمان لائیں گے، اُس وقت ایک ہی دین دینِ اسلام ہوگا اور مذہب اہلِ سنت ہوگا۔

- بچے سانپ سے کھیلیں گے، شیر اور بکری ایک ساتھ چریں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک اقامت فرمائیں گے، نکاح بھی کریں گے، اولاد ہوگی بعد وفات روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں دفن ہوں گے۔

- حضرت امام مہدی ظاہر ہوں گے۔

دجّال کے قتل کے بعد حکم الہٰی کے مطابق حضرت عیسیٰؑ مسلمانوں کو کوہ طور پر

ے جائیں گے۔

یاجوج وماجوج کا خروج:۔ مسلمانوں کے کوہ طور جانے کے بعد یاجوج و ماجوج ظاہر ہوں گے انکی تعداد اِس قدر کثیر ہوگی کہ جہاں سے گزریں گے پانی ختم کردینگے قتل وغارت کریں گے، جب زمین والوں سے فرصت پائیں گے تو کہیں گے، زمین والوں کو تو قتل کردیا، یہ کہہ کر اپنے تیر آسمان کیطرف پھینکیں گے، خُدا کی قدرت سے اُن کے تیر اوپر سے خون آلودہ ہوکر آئیں گے، یہ اپنی اپنی حرکتوں میں مشغول ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ عم مع اپنے ہمرائیوں کے دُعا فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ انکی گردنوں میں کیڑے پیدا کردیگا جسکی وجہ سے وُہ سب مر جائیں گے، اُن کے مرنے کے بعد حضرت عیسیٰ عم کی دُعا پر اللہ تعالیٰ ایک قسم کے پرندے بھیجے گا، وہ یاجوج وماجوج کی لاشوں کو جہاں اللہ چاہے گا پھینک آئیں گے، اُن کے تیروں کو مسلمان سات سال تک جلائیں گے۔

- دُھواں ظاہر ہوگا جس سے زمین سے آسمان تک اندھیرا ہو جائے گا۔
- دابۃ الارض نکلے گا یہ ایک جانور ہے جس کے ہاتھ میں عصائے موسیٰ عم اور انگشتری سلیمان عم کی ہوگی۔
- آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا۔ (بہار شریعت)

یہ چند نشانیاں بیان کی گئی ہیں، اِن میں بعض واقع ہو چکی ہیں اور کچھ باقی ہیں جو کہ ظاہر ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ وُہ ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے اور قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے (آمین)

قیامت کب آئیگی؟ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کا

علم عطا فرمایا۔ اسلئے آپؐ نے قیامت کی ساری علامتیں بیان فرمادیں (چند مختصراً گذشتہ سطور پر درج ہیں)

قیامت کا دن تاریخ مہینہ بتا دیا کہ جمعہ کے دن محرم کے مہینہ دسویں تاریخ کو قائم ہوگی ہاں سنہ نہ بتایا کہ یہ صیغہ راز میں رہے جیسا کہ شب قدر کے متعلق بتا دیا کہ آخری عشرہ رمضان میں ہے۔ لیکن تاریخ نہ بتائی۔

وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ۔

قیامت کی آمد اور میدانِ حشر

جب قیامت کی ساری نشانیاں پوری ہو جائیں گی تو پھر چالیس سال کا زمانہ ایسے گزرے گا کہ کسی کی اولاد نہ ہوگی، یعنی چالیس سال سے کم عمر کا کوئی نہ ہوگا، اور دُنیا میں کافر ہی کافر ہوں گے، اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا، سب لوگ اپنے اپنے کام میں لگے ہوں گے، یکایک اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسرافیلؑ صُور پھونکیں گے، پہلے اُس کی آواز ہلکی ہوگی اور بہت بعد دھیرے دھیرے بہت کڑی ہو جائے گی، لوگ کان لگا کر اس کی آواز سُنیں گے اور بیہوش ہو کر گر پڑھیں گے اور مر جائیں گے، پھر آسمان و زمین پہاڑ دریا جہاں تک کہ خود حضرت اسرافیلؑ اور تمام فرشتے فنا ہو جائیں گے، اُس وقت اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہ ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیلؑ کو زندہ کریگا، پھر صور پھونکنے کا حُکم دیگا، صور پھونکتے ہی تمام اوّلین وآخرین فرشتے، انسان، جن وحیوانات سب موجود ہو جائیں گے، لوگ قبروں سے نکل پڑیں گے، اُن کا نامۂ اعمال اُن کے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

اور حشر کے میدان میں لائے جائیں گے، زمین تانبے کی ہوگی، سورج بہت قریب ہوگا، گرمی کی شدّت کا یہ عالم ہو گا کہ زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی بلکہ بعضوں کے منہ سے باہر نکل آئیں گی، پسینہ بہت آئے گا، کسی کا ٹخنے تک اور کسی کا گھٹنے تک کسی کا منہ تک ہو گا، پسینہ بہت بدبودار ہو گا، پچاس ہزار سال کا دن ہو گا۔

اسی حالت میں آدھا گزر جائے گا، لوگ سفارشی تلاش کریں گے جو اس مصیبت سے چھٹکارا دلائے۔ یہاں تک کہ سب لوگ مشورہ کر کے حضرت آدمؑ کے پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے حضرت نوحؑ کے پاس چلے جاؤ، حضرت نوحؑ حضرت ابراہیمؑ کے پاس بھیجیں گے، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰ کلیم اللہ کے پاس جانے کا کہیں گے۔

آپؑ حضرت عیسیٰؑ کے پاس بھیجیں گے، حضرت عیسیٰؑ ہمارے آقا و مولیٰ بےکسوں کے کس، غریبوں کا والی، یتیموں کے حامی، رحمت دو عالم، امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجیں گے۔ جب لوگ ہمارے حضورؐ سے فریاد کریں گے اور شفاعت کی درخواست لائیں گے تو حضورؐ فرمائیں گے کہ میں اس کے لیے تیار ہوں یہ فرما کر بارگاہ الٰہی میں سجدہ کریں گے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھاؤ کہو سُنا جائیگا، مانگو پاؤ گے شفاعت کرو۔

قبول کی جائیگی، اب حساب ہوگا، میزان عمل میں اعمال تولے جائیں گے، اپنے ہی ہاتھ پاؤں بدن کے اعضاء اپنے خلاف گواہی دیں گے، زمین کے جس حصّہ پر کوئی عمل کیا تھا وہ بھی گواہی دینے کو تیار ہوگا نہ کوئی یار ہوگا نہ کوئی مددگار نہ باپ بیٹے کے کام آئے گا نہ بیٹا باپ کے کام آئے گا، اس بےکسی کے وقت میں ہمارے آقا امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کام آئیں گے اور اپنے ماننے

والوں کی شفاعت فرمائیں گے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کیطرح کی ہوگی
بہت سے لوگ آپؐ کی شفاعت سے بے حساب جنت میں داخل ہوں گے اور
بہت لوگ جو دوزخ کے لائق ہوں گے آپؐ کی شفاعت سے بچ جائیں گے
اور جو گنہگار مسلمان دوزخ میں پہنچ چکے ہوں گے وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی شفاعت سے دوزخ سے نکالے جائیں گے، جنتیوں کی شفاعت کر کے
اُن کے درجے بلند کیے جائیں گے۔

بن کے خیر الوریٰ آ گئے مصطفےٰ ۞ ہم گنہگاروں کی بہتری کے لیے
اک طرف بخششیں ایک طرف رحمتیں ۞ کیسے کیسے ہیں انعام اُمتی کیلئے

شفاعت کرنیوالے لوگ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ باقی انبیاء
صحابہ، علماءِ دین اولیاء شہداء حفاظ، حجاج بھی شفاعت کریں گے بلکہ
بعض لوگ علماء کے پاس آکر اپنے تعلقات یاد دلائیں گے اگر کسی نے عالم کو
دنیا میں وضو کیلئے پانی لاکر دیا ہوگا تو وہ بھی یاد دلاکر شفاعت کیلئے کہے گا۔
اور وہ اُس کی شفاعت کریں گے۔

یاد رہے کہ قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہوگا یہ دن انبیاء
اولیاء اور صالحین کے لیے اتنا ہلکا کر دیا جائے گا کہ معلوم ہو گا کہ اِس
میں اتنا وقت لگا جتنا ایک وقت کی فرض نماز میں لگتا ہے بلکہ اِس
سے بھی کم، یہاں تک کہ بعضوں کے لیے تو پلک جھپکنے میں سارا دن گزر
جائے گا۔ (ماخوذ قانون شریعت)

علمأ نبیوں کے وارث ہیں

(۲۲) حدیث :- یَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَاءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ ۔

ترجمہ :- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابو درداؓ نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو شخص علم طلب کرنے کیلئے کسی راستے میں چلے گا تو اللہ تعالیٰ اُسکو جنت کی راہوں میں سے ایک راہ پر چلائے گا اور بیشک فرشتے طالب علم کی رضا کیلئے پر بچھاتے ہیں اور یقیناً عالم کیلئے آسمان و زمین کی تمام مخلوقات اور پانی کے اندر مچھلیاں دُعائے مغفرت کرتی رہتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو تمام تاروں پر اور علماء نبیوں کے وارث ہیں ، انبیاء نے کسی کو دینار درہم کا وارث نہ بنایا ، انھوں نے صرف علم کا وارث بنایا تو جس نے علم اختیار کیا اُس نے پورا حصّہ لیا۔

(مشکوٰۃ ، صـ ۳۴)

فوائد و مسائل :۔ اس حدیث میں مندرجہ ذیل فوائد و مسائل پر خاص طور پر روشنی ڈالی گئی ہے

جو علم دین حاصل کرنے کیلئے کسی راستہ میں چلے گا ، اللہ تعالیٰ اسکو جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ پر چلائے گا۔ مندرجہ بالا حدیث طالب علموں کیلئے بہت ہی عظیم بشارت ہے ، جو اپنے وطن سے دور جاکر مدارس اسلامیہ میں علم دین حاصل کر رہے ہیں ، اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جنت کے کسی راستے پر چلانے کا وعدہ فرمایا ہے ، گویا علم دین کے طلبہ جنت کا سفر کرنے والے مسافر ہیں۔

دوسرا یہ کہ علم دین حاصل کرنے والے طلباء کی خوشنودی کیلئے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور طلباء کا کلام سننے کیلئے ملائکہ نیچے اتر آتے ہیں اور گفتگو سنتے ہیں یا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ طالب علم کیلئے فرشتے نیازمندی کا اظہار کرتے ہیں اور اُس کی مشقتوں کو آسان کردیتے ہیں۔

پھر فرمایا ! کہ علمائے دین کیلئے چاند ، ستارے اور آسمانی فرشتے اور زمین کی تمام چیزیں دریائی جانور مچھلیاں وغیرہ دُعاءِ مغفرت کرتے ہیں کیونکہ علماءِ دین کیوجہ سے دین باقی ہے ، علماء ہی کی برکتوں سے بارشیں ہوتی ہیں ، اور مخلوق کو رزق ملتا ہے ، علماء کے اُٹھنے سے اسلام اُٹھ جائیگا اور قیامت برپا ہوجائیگی۔ (مرقات)

حدیث کے اگلے حصے میں عالم کی مزید فضیلت بیان کی گئی ہے ، فرمایا گیا کہ ایک عالم ایک جاہل عبادت گزار سے اِتنا افضل ہے جتنا کہ چودھویں رات کے چاند کو تمام تاروں پر فضیلت ہے بلکہ دوسری حدیث میں یوں فرمایا گیا کہ ایک

گھڑی رات میں پڑھنا پڑھانا ساری رات عبادت سے افضل ہے۔

ایک اور حدیث میں یوں فرمایا: ایک فقیہہ (عالم) ہزار عابد سے شیطان پر سخت ہے۔ (مشکوٰۃ، ص۳۴)

ایک اور حدیث میں یوں ہے کہ ہر دن اور رات میں ایک ہزار نو سو ننانویں (۱۹۹۹) رحمتیں علماء اور طلباء کیلئے اور باقی ایک رحمت اور لوگوں کیلئے (فیضانِ سنت)

عالم کے چہرہ کی زیارت تمام عبادتوں کی اصل: ۔ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کے چہرے کو دیکھنا، کعبہ شریف پر نظر ڈالنا عبادت ہے اور عالم کے چہرے پر نظر ڈالنا تمام عبادتوں کی اصل ہے۔ (تذکرۃ الواعظین)

تذکرۃ الواعظین میں علماء کو سلام اور نگاہ ڈالنے کے متعلق حضورؐ کا فرمان، عالم کو سلام کرنا ہزار سال کی عبادت سے بہتر نگاہ ڈالنا خُدا کی راہ میں ہزار گھوڑے دینے سے افضل ہے۔

جس قبرستان سے طالبِ علمِ دین گزر جائے چالیس دن تک عذاب ختم

ہمارے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جب کوئی عالمِ دین یا طالبِ علم کسی گاؤں میں سے گزرتا ہے تو اللہ تعالیٰ وہاں کے قبرستان سے چالیس دن تک کیلئے عذابِ قبر اٹھا لیتا ہے۔ (نزھۃ المجالس ص۶۶)

علماء محتاط زندگی گزاریں: ۔ علماء کا بہت مقام ہے لیکن علماء کرام کو بھی چاہیئے خوب محتاط زندگی گزاریں تاکہ کسی کو انگلی اٹھانے کا موقع ہی نہ ملے، یاد رکھیے اگر کوئی عالمِ دین بے عمل بھی ہو تو وہ عالم لوگوں سے بسبب علمِ دین افضل ہے، کیونکہ عالمِ دین کا سونا جاہل کی شبِ بیداری سے افضل ہے۔

کیمیائے سعادت میں امام غزالیؒ نقل فرماتے ہیں کہ عالم کا دو رکعت نفل پڑھنا

جاہل کی سال بھر کی عبادت سے افضل ہے۔

لیکن افسوس ؟ آج کل بے دھڑک علمائے حق کے خلاف زبان درازی کی جاتی ہے، امام غزالی رح نقل فرماتے ہیں کہ عالم دین کی غیبت کرنے والا قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا کہ اللہ کی رحمت سے دور ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

بہرحال مندرجہ بالا فضائل علمائے حق کے متعلق ہیں، بدعقیدہ علماء کا ان میں کوئی حصہ نہیں، بہرحال ہمیں علمائے حق کی عزت و توقیر کرنی چاہیئے اور ساتھ اُن کی صحبت میں بیٹھ کر علم دین بھی حاصل کرنا چاہیئے، جو لوگ علماء حق کے ساتھ شر اور بُرائی کا برتاؤ کرنے کے متعلق سوچتے ہیں اور علماءِ دین کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ کے فرمانوں سے مُنہ موڑ لیا ہے۔ اور دُنیا کی دولت پر مغرور ہو کر اللہ کے نیک بندوں کی تحقیر و تذلیل کر کے اپنی آخرت کو خراب کر رہے ہیں۔

علماء حق کو لازم ہے کہ صبر کریں اور دل شکستہ ہو کر اعلاءِ کلمۃ الحق کے منصب سے الگ نہ ہوں۔

ے علمِ دین ہے شمع حق، اِس کو بُجھا سکتا ہے کون
جِس کا حامی ہو خُدا اُس کو مٹا سکتا ہے کون

ے فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بُجھے جسے روشن خُدا کرے

سورۂ فاتحہ ہر مرض کی دوا ہے

(۲۳) **حدیث**:- وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتٰبِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ رَوَاهُ الدَّارِمِي۔

ترجمہ:- روایت ہے حضرت عبدالملک بن عمیر سے مُرسلاً آپ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ فاتحہ ہر مرض کی دوا ہے۔ (مشکوٰۃ، صـ۱۸۹)

فوائد وفضائل:- حضرات محترم! واضح رہے کہ سورہ فاتحہ کے کل بیس (۲۰) نام ہیں اس سورت میں سات آیتیں ستائیس کلمے اور ایک سو چالیس حروف ہیں، اس سورت کو فاتحہ کے علاوہ "سبع مثانی" بھی کہتے ہیں، جسکے معنی ہیں سات مکرر آیتیں، چونکہ اس میں سات آیتیں ہیں اور دوبار یہ نازل ہوئی۔ نیز نماز کی ہر رکعت میں اس سورت کی تکرار ہوتی ہے، نیز سورہ فاتحہ کا ثواب ساتویں حصہ کے برابر ہے لہٰذا جو شخص اسکو سات بار پڑھ لے وہ پورے قرآن کا ثواب پائے گا، نیز اسکی آیتیں بھی سات ہیں اور دوزخ کے دروازے بھی سات۔

● حدیث شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ جبرائیل آمین نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ میں آپ کی اُمت پر دوزخ کے عذاب کا خوف کرتا تھا، جب سورہ فاتحہ نازل ہوئی تو مجھے اطمینان ہوگیا، کیونکہ یہ سات آیتیں جہنم کے سات طبقوں کا قفل ہیں۔

(تفسیر نعیمی صـ۴۵ بحوالہ تفسیر کبیر)

مرگی سے آرام:- اس سورۃ کو سبع مثانی کے علاوہ سورۃ شافیہ بھی کہتے ہیں کہ یہ زہر اور بیماریوں کا علاج ہے جیساکہ روایت میں ہے کہ ایک صحابی نے ایک مرگی والے

شخص کو دیکھا کہ وُہ مرگی کے دورہ میں گرفتار ہے تو اُس کے کان میں سورۃ پڑھی اور اس کو آرام ہوگیا، جب دربارِ رسالت میں یہ واقعہ عرض کیا تو حضورؐ نے فرمایا یہ سورت ہر بیماری کی دوا ہے، یہ سورت تمام جسمانی اور روحانی بیماریوں کا علاج ہے

لاعلاج مریض کا علاج :۔ جو شخص سورہ فاتحہ سَو بار پڑھ کر دُعا مانگے، اللہ تعالیٰ اسکی دُعا قبول فرمائے گا، اور جو مریض لادوا ہو وہ چینی کے سفید برتن میں آبِ زمزم اور زعفران سے سورہ فاتحہ لکھ کر دھوکر اکتالیس روز تک پیتا رہے تو انشاءاللہ شفا ہو اگر زمزم یا زعفران نہ ہو تو کنوئیں کا پانی ہی کافی ہے۔

چالیس سال تک عذاب دور :۔ بعض گنہگار لوگوں پر عذابِ الٰہی آنیوالا ہو مگر اِن میں سے کوئی بچہ مکتب میں جاکر فاتحہ پڑھے گا، اِسکی برکت سے چالیس سال تک عذاب دور ہو جائے گا۔

دُنیاوی مصیبت سے نجات :۔ جو شخص کسی دنیاوی بلا میں پھنس گیا ہو وہ بِسْمِ اللہ کی آخری میم کو الحمد کے ساتھ مِلا کر پڑھے (یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) اِنشاءاللہ نجات ملے گی۔

بعض صحابہ کرامؓ نے سانپ کے کاٹے ہوئے پر سورہ فاتحہ پڑھ کر دَم کیا، اُسے آرام ہوگیا۔ (تفسیر نعیمی ص۴۹)

مشکوٰۃ باب الاجارہ میں آتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت نے سورہ فاتحہ پڑھ کر سانپ یا بچھو کے کاٹی ہوئی جگہ پر دَم کیا جسکی وجہ سے وہ شخص اچھا ہوگیا اور اُس صحابیؓ نے اُس شخص سے دَم کے بدلے کچھ بکریاں لیں۔ (حدیث کا مفہوم)

فائدہ :۔ مندرجہ بالا حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔

جھاڑ پھونک دم درود کرنا صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں تھا۔

• قرآنی آیات سے علاج، خواہ دم کرکے ہو یا تعویز لکھ کر یا گنڈا کرکے جائز ہے۔

• قرآنی آیات سے علاج پر اُجرت لینا بھی جائز ہے جیسا کہ حدیث میں ہے۔

واضح رہے کہ دم کی اُجرت تینتیس (۳۳) بکریاں لیں۔ (مراۃ ص۳۳۵، ج۴)

یاد رہے کہ قرآن مجید کی تعلیم پر اُجرت لینا بھی جائز ہے، متأخرین احناف کا فتویٰ بھی یہی ہے تاکہ دین ختم نہ ہو جائے۔ (اشعۃ)

غرض یہ کہ سورہ فاتحہ ایسی سورۃ ہے جسمیں روحانی و جسمانی بیماروں کا علاج ہے اور سورہ فاتحہ کے نزول کے متعلق ترمذی شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ فاتحہ کی مثل توریت، انجیل، زبور میں کوئی سورت نہ اتری۔

تفسیر روح البیان میں آتا ہے کہ جس وقت یہ سورۃ اتری، اس وقت حضرت جبریل ؑ کے ساتھ ستر (۷۰) ہزار فرشتے آئے تھے۔

میاں بیوی کی باہمی محبت:۔ سورہ فاتحہ ایک سو ایک بار تنہائی میں پڑھ کر کسی کھانے کی چیز پر دم کرکے کھلائیں تو محبت ہوگی۔ (ساعت مشتری میں)

سورۃ فاتحہ کے متعلق مسائل:۔ ہر نماز میں سورہ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے، فرض نماز میں تو اوّل دو رکعتوں میں اور فرض کے علاوہ دیگر نمازوں کی ہر رکعت میں۔

یاد رہے کہ سورہ فاتحہ فرض نماز کی آخری دو رکعتوں کے علاوہ کسی بھی رکعت میں رہ جائے، تو سجدہ سہو واجب ہے۔

★ امام کے پیچھے مقتدی کو سورہ فاتحہ پڑھنا منع ہے کیونکہ سورہ فاتحہ قرآن کا حصّہ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو خاموش رہو۔ (پ۹)

★ حدیث شریف میں ہے قِرَاءَۃُ الْاِمَامِ لَہٗ قِرَاءَۃٌ۔ امام کا قرآن پڑھنا مقتدی کا پڑھنا ہے۔ یاد رہے کہ ظہر اور عصر جو سرّی نمازیں ہیں ان میں بھی مقتدی فاتحہ

نہیں پڑھے گا۔

★ تقریباً "اسّی" جلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منقول ہے کہ وہ ا
کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے سے منع فرماتے تھے نیز اگر مقتدی پر سورہ فاتحہ پڑھنی فر
ہوتی تو رکوع میں امام کے ساتھ ملنے پر رکعت رہ جاتی، حالانکہ مسئلہ یہ ہے کہ جو
رکوع مل گیا، اس نے رکعت پالی (کتب فقہ)

★ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ تلاوت کی نیت سے پڑھنا منع ہے، ہاں اگر دُعا کی
نیت سے پڑھے تو جائز ہے۔

جسکے سینے میں قرآن نہیں وُہ ویران گھر کی طرح ہے

(۲۴) **حدیث**:۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِہٖ شَیْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ (مشکوٰۃ)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، جس کے سینے میں قرآن نہیں وُہ ویران گھر کی طرح ہے۔

حضراتِ محترم! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق جس سینے میں قرآن نہ
وُہ سینہ ویران گھر کی طرح ہے۔

گھر کی آبادی انسان اور سامان سے ہے، دِل کی آبادی قرآن سے ہے، یعنی جس
قرآن پاک بالکل یاد نہ ہو یا اگرچہ یاد ہو، مگر کبھی اس کی تلاوت نہ کرے یا اس کے خلا
عمل کرے، اسکا سینہ ایسا ہی ویران ہے جیسے انسان اور سامان سے خالی ویران گھر۔

؎ آباد ہو وہ دِل جس میں تیری یاد ہو
جو یاد سے غافل ہو ویران ہے برباد ہے

آیئے عہد کریں کہ ہم خود بھی قرآن پڑھیں گے اور اپنی اولاد کو بھی پڑھائیں گے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے متعلق فرمایا: کہ

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ (بخاری)

تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن پاک پڑھے اور پڑھائے

یہی ہے آرزو کہ تعلیم قرآن عام ہو جائے

ہر اک پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہو جائے

● قرآن مجید سیکھنے سکھانے میں بڑی وسعت ہے، بچوں کو قرآن کے ہجے سکھانا، تجوید سیکھنا سکھانا، علماء کرام کا قرآن کے احکام بذریعہ حدیث و فقہ سیکھنا سکھانا، صوفیائے کرام کا قرآن کے اسرار و رموز بسلسلہ طریقت سیکھنا سکھانا سب ہی قرآن کی تعلیم ہے، صرف الفاظ قرآن کی قید نہیں اور پھر لطف کی بات یہ کہ قرآن کو صرف عربی میں پڑھنا بغیر سمجھے کے تب بھی نیکیاں ملتی ہیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جو قرآن مجید کا ایک حرف پڑھے اسکو دس نیکیاں ملتی ہیں۔

● ایک روایت میں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں ایک بچے نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھی جسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ سے فرمایا کہ میں نے اس بچے کے مرحوم باپ کو بخش دیا ہے جب بسم اللہ میں اتنی برکتیں ہیں تو قرآن مجید کے متعلق آپ خود اندازہ لگائیں کہ قرآن پاک کتنا بڑا انعام ہے جو بارگاہ مصطفےٰ سے ہمیں ملا، لیکن افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری بدقسمتی کہ ہم نے قرآن کو چھوڑ دیا، اور ناول کا مطالعہ شروع کر دیا۔

درسِ قرآن گر ہم نے نہ بھلایا ہوتا
یہ زمانہ نہ زمانے نے دکھایا ہوتا

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
ہم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہو کر

آیئے عہد کریں کہ ہم اپنے بچّوں کو سکول کی تعلیم کے ساتھ قرآن کو ضرور پڑھائیں گے، ہم اپنے بچّوں پر دُنیاوی تعلیم کا خاص خیال کرتے ہیں، لیکن قرآن کی تعلیم اور دینی تعلیم کی طرف اپنے بچّوں کی توجہ مبذول نہیں کراتے جس کی وجہ سے گھر گھر میں پریشانی ہے ہر شخص مصیبت میں مبتلا ہے۔

قرآن اللہ تعالیٰ کی واحد کتاب ہے جسکو مسلمانوں کے علاوہ کفّار نے بھی پڑھا مسلمان پڑھ کر عمل کریں تو کامیاب وکامران ہو سکتے ہیں۔

لطیفہ :- ایک بار حضرت صدر الافاضل علاّمہ نعیم الدین مراد آبادی سے رام چندر آریہ نے عرض کیا کہ مجھے قرآن کریم کے چودہ پارے یاد ہیں، بتائیے! آپکو میرا وید کتنا یاد ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ تو میرے قرآن کا کمال ہے کہ دوست تو دوست دشمنوں کے سینوں میں بھی پہنچ گیا، لیکن تیری وید کی یہ کمزوری ہے کہ دوستوں کے دل میں بھی گھر نہ کر سکا، اور بقول تمہارے وید کو آئے ہوئے کروڑوں برس ہو چکے ہیں لیکن ہندوستان سے آگے نہ نکل سکا، مگر قرآن چند صدیوں میں تمام عالم میں پہنچ گیا، اور یہ قرآن آج چھوٹے چھوٹے بچّوں نے حفظ کیا ہوا ہے۔

قرآن کے قاری کے والدین کا نورانی تاج :- واضح رہے قرآن مجید پڑھنے کا فائدہ والدین کو بھی ملتا ہے، جیسا کہ روایت میں ہے کہ جو شخص قرآن پاک پڑھے اور اُس پر عمل کرے تو قیامت کے دِن اسکے ماں باپ کو ایسا تاج پہنایا جائے گا

جس کی چمک آفتاب سے بھی بڑھ کر ہوگی۔ (مشکوٰۃ ص۱۸۶)

آپ اندازہ لگائیں جس نے قرآن پاک پڑھ کر اس پر عمل کیا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص پر کیسی کیسی نوازشات فرمائے گا، اور خاص کر جس نے حفظ کر لیا پھر عمل کیا، اس کیلئے تو ترمذی شریف میں آتا ہے کہ وہ قیامت کے دن دس جہنمیوں کی شفاعت کرائے گا، اور جہاں تک قرآن کے قاری کا تعلق ہے، اس کے متعلق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

حشر کا ساتھی:- اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ (مشکوٰۃ ص۱۷۳)

(کہ قیامت کے دن) رمضان اور قرآن بندے کی شفاعت کریں گے

قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہوگا، اور وہ دن بڑا سخت ہوگا ہر شخص کو اپنی فکر ہوگی، کوئی کسی کا دوست اور ساتھی نہ ہوگا، ہر کوئی ہر کسی کو چھوڑ جائے گا، جیسا کہ سورہ عبس (پ۳۰) میں ہے:

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ o وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ o

اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ سے (کنزالایمان)

ایسے نازک وقت اور پریشانی کے عالم میں روزے اور قرآن انسان کی شفاعت کر کے جنت میں لے جائیں گے۔

تلاوت قرآن کے متعلق مسائل:- مسئلہ:- ایک آیت کا حفظ کرنا ہر مسلمان پر فرض عین ہے اور پورے قرآن کا حفظ کرنا فرض کفایہ اور سورہ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اسکی مثل حفظ کرنا واجب عین ہے۔ (دُرِّ مختار)

مسئلہ:- قرآن پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے۔ حضورؐ نے فرمایا! کہ جو قرآن مجید پڑھ کر بھلا دے، قیامت کے دن کوڑھی ہو کر اٹھے گا۔ (ابو داؤد)

مسئلہ :- باوضو قبلہ رو اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کرے ، غسل خانہ اور ناپاک جگہوں پر قرآن مجید پڑھنا ناجائز ہے ،

مسئلہ :- جنبی ، حیض و نفاس والی عورتوں کا قرآن پاک کو چھونا بھی جائز نہیں ، پڑھنا تو بدرجہ اولیٰ ناجائز ہے ۔

مسئلہ :- مدرسے میں سبق یاد کرنے کیلئے ایک ہی وقت میں کئی طلباء بلند آواز سے قرآن پڑھتے ہیں ۔ یہ جائز ہے ۔

مسئلہ :- تلاوت کرتے ہوئے کوئی معظم دینی ، بادشاہ اسلام ، عالم دین ، استاد ، یا باپ آجائے تو ان کی تعظیم کیلئے کھڑا ہونا جائز ہے ۔ (غنیہ)

مسئلہ :- قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے جبکہ کسی مریض یا نمازی یا سوتے کو ایذا نہ پہنچے ۔

مسئلہ :- قرآن مجید کی طرف پیٹھ نہ کی جائے اور نہ پاؤں پھیلائے جائیں نہ پاؤں قرآن سے اونچا کریں نہ خود قرآن سے اونچی جگہ پر بیٹھے ۔ (بہار شریعت)

مسئلہ :- قرآن کی تلاوت کے ساتھ ترجمہ و تفسیر پڑھیں تو بہتر ہے ، موجودہ دور میں آسان اور بہترین تفسیر "تفسیر نعیمی" یا ضیاء القرآن ، تفسیر الحسنات مفید ہیں ، جبکہ ترجمہ "کنز الایمان" بہترین ہے ، جس پر حاشیہ علامہ نعیم الدین کا ہے

مسئلہ :- حافظ نماز تراویح میں جب قرآن پڑھے تو ایک بار کسی نہ کسی جگہ بسم اللہ بلند آواز سے ضرور پڑھے ۔ (نعیمی ص۲۵)

مسئلہ :- چند شخصوں کا بیک وقت بلند آواز سے تلاوت کرنا منع ہے تیجے اور ختم والوں کو اس کا خاص خیال رکھنا چاہیئے ، مدرسوں میں جو طلباء بول کر یاد کرتے ہیں یہ مجبوری کی وجہ سے ہے ، اس لیے جائز ہے ۔

سجدہ تلاوت کرنیکا طریقہ:۔ واضح رہے کہ قرآن میں چودہ (۱۴) سجدے ہیں، جب آیت سجدہ پڑھیں یا سُنیں تو کھڑے ہوکر سجدہ تلاوت کی نیت سے اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جائیں۔ کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنے کے بعد اللہُ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں، اوّل و آخر دونوں بار اللہُ اکبر کہنا سُنت ہے۔ اور کھڑے ہوکر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہونا مستحب ہے۔ (دُرِّ مختار)

یہ ایک سجدہ جسے تُو گراں سمجھتا ہے
ہزاروں سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

مرنے کے بعد تین چیزوں کا ثواب جاری

۲۵ **حدیث:۔** وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کے عمل بھی ختم ہو جاتے ہیں، مگر تین عمل رہ جاتے ہیں ایک دائمی خیرات یعنی صدقہ جاریہ کا ثواب یا اُس کا ثواب کہ لوگوں کو نفع پہنچتا رہے یا اولاد صالح جو اُن کیلئے دُعا کرتی رہی۔ (مسلم، مشکوٰۃ ص۳۲)

دِلا غافل نہ ہو یکدم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
بغیچے چھوڑ کر زمین خالی اندر سمانا ہے

عزیزا یاد کر وہ دن جب ملک الموت آوے گا ⁂ نہ جاوے ساتھ تیرے کوئی اکیلا تو نے جانا ہے

حضراتِ محترم! یہ وُہ تین چیزیں ہیں جنکا ثواب مرنے کے بعد پہنچتا رہتا ہے، کوئی ایصال ثواب کرے یا کہ نہ کرے۔

- صدقہ جاریہ سے مراد اوقاف ہیں جیسے مسجدیں، مدرسے، وقف کیے ہوئے مسافر خانوں کی عمارتیں یا پکوں اور کنوؤں کی تعمیرات یا دینی کتب خانوں کی عمارت یا دینی کتابوں کو وقف کر دینا کہ علماءِ کرام اور طلباءِ اس سے علمی فوائد اُٹھاتے رہیں۔
- ایسے ہی علم سے مراد دینی کتب کی تصانیف، شاگردوں کو پڑھا کر تیار کر دینا، جس سے لوگ دینی فائدہ حاصل کرتے رہیں۔
- ایسے ہی نیک اولاد سے مراد وُہ اولاد جو والدین کے مرنے کے بعد ایصال ثواب کرتے رہیں کہ مرنے والا تو مر گیا، اور مرنے کے بعد اس کے تمام اعمال صالحہ کا سلسلہ ختم ہو گیا، وُہ اب نہ نماز پڑھ سکتا ہے اور نہ کوئی دوسرا ثواب کا کام کر سکتا ہے۔ لیکن اگر اپنی زندگی میں اُس نے کوئی چیز وقف کر دی یا علم چھوڑ کر شاگردوں کو حفّاظ و علماء بنا کر مرا، یا نیک اولاد چھوڑ کر وفات پا گیا تو وہ اگرچہ خود کوئی عمل نہیں کر رہا ہے مگر اسکی قبر میں ثواب اِن چیزوں کا برابر پہنچتا رہے گا۔ اِسلئے ضرورت اِس امر کی ہے کہ اہلِ دولت مسلمان کوئی صدقہ جاریہ کر کے دُنیا سے سفر کریں، یہ کوٹھیاں، جائیدادیں سب کچھ یہاں رہ جائیں گی ایسا عمل کر کے جائیں کہ وفات کے بعد ثواب ملتا رہے۔

غریب مسلمانوں کو مشورہ:- یہ ہے کہ اپنی اولاد کو علم دین پڑھائیں تا کہ علم دین سیکھ کر انکی اولاد نیک بنے اور اُن کیلئے وفات کے بعد دُعا کرتی رہے لیکن نہایت ہی افسوس ہوتا ہے کہ مالدار مسلمان شادی بیاہ، سالگرہ، اور

ناموں کی فضول رسموں میں اپنی دولت کو خوب دِل کھول کر خرچ کرتے ہیں۔
مگر ثوابِ آخرت کیلئے نہ کوئی "صدقہ جاریہ" کرتے ہیں، اور نہ ہی دینی کاموں میں
اپنی دولت صرف کرتے ہیں، ہاں چند لوگ ہیں جنہیں اللہ نے مال دیا ہے
اُس میں کنجوسی نہیں کرتے، دِل کھول کر دینی کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ انہیں مزید توفیق دے۔ (آمین)

دو قبر والوں پر عذاب اور عذاب کی وجہ

(۲۶) حدیث:۔ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رضؓ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِيْنَةِ أَوْ مَكَّةَ
فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِيْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ
مَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰى كَانَ اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ
مِنْ بَوْلِهٖ وَكَانَ الْاٰخَرُ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ
فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلٰى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيْلَ
لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ
يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ یا مکّہ کے باغات میں سے کسی باغ میں تشریف لے گئے، دو آدمیوں کی
آواز سنی جن پر انکی قبروں میں عذاب ہو رہا تھا۔ آپ نے فرمایا! ان دونوں
پر عذاب ہو رہا ہے مگر کسی بڑی بات پر نہیں پھر فرمایا ہاں (اللہ تعالیٰ کے
نزدیک بڑی بات ہے) ان میں سے ایک تو اپنے پیشاب سے نہیں بچتا

تھا اور دوسرا چغلی کھایا کرتا تھا، پھر آپ نے کھجور کی ایک تر شاخ منگوائی اور اس کے دو ٹکڑے کیے، اور ہر ایک کی قبر پر ایک ایک ٹکڑا رکھ دیا۔ حضورؐ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ یہ آپ نے کیوں کیا؟ فرمایا: اُمید ہے کہ جب تک یہ شاخیں خشک نہ ہونگی، ان پر عذاب میں کمی رہے گی۔ (بخاری ج ۱ ص ۳۵)

مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان رح نے مراۃ میں مرقاۃ کے حوالے سے مندرجہ بالا حدیث کی روشنی میں گیارہ فوائد درج کیے ہیں۔

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کیلئے کوئی شے آڑ نہیں کھلی چھپی ہر چیز آپ پر ظاہر ہے، عذاب قبر کے اندر ہو رہا تھا، آپ نے دیکھ لیا۔

؎ بندہ مٹ جائے نہ آقا پہ وُہ بندہ کیا ہے
بے خبر ہو جو غلاموں سے وُہ آقا کیا ہے

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم خلقت کے ہر کھلے چھپے کام کو دیکھ رہے ہیں کہ کون کیا کر رہا ہے اور کیا کرتا تھا۔ فرمایا: ایک چغلی کھاتا تھا۔ دوسرا پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔

(۳) گناہ صغیرہ پر حشر و قبر میں عذاب ہو سکتا ہے، چغلی وغیرہ گناہ صغیرہ ہیں۔ عذاب ہو رہا ہے۔

(۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر گناہ کا علاج بھی جانتے ہیں، دیکھو قبر پر شاخیں لگائیں تاکہ عذاب ہلکا ہو۔

(۵) قبروں پر سبزہ، پھول، ہار وغیرہ ڈالنا سنت سے ثابت ہے کہ اسکی تسبیح سے مُردے کو راحت ہوتی ہے۔

⑥ قبر پر قرآن پاک کی تلاوت وہاں حافظ بٹھالینا بہت اچھا ہے کہ جب سبزہ کے ذکر سے عذاب ہلکا ہوتا ہے تو انسان کے ذکر سے ضرور ہلکا ہوگا۔ بلکہ **اشعۃ اللمعات** نے جامع الاصول سے روایت کی کہ حضرت بریدہ نے وصیت کی تھی کہ میری قبر میں دو ہری شاخیں ڈال دی جائیں تاکہ نجات نصیب ہو۔

⑦ اگرچہ ہر خشک تر چیز تسبیح پڑھتی ہے، مگر سبزے کی تسبیح سے مردے کو راحت نصیب ہوتی ہے، ایسے ہی بے دین کی تلاوت کا کوئی فائدہ نہیں کہ اس میں کفر کی خشکی ہے، مومن کی تلاوت مفید ہے کہ اس میں ایمان کی تری ہے۔

⑧ گنہگاروں کی قبروں پر سبزہ عذاب گھٹائے گا اور بزرگوں کی قبروں پر سبزہ ثواب و درجہ بڑھائے گا۔

⑨ حلال جانوروں کا پیشاب نجس ہے، جس سے بچنا واجب دیکھو اونٹ کا چرواہا اونٹ کی پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب میں گرفتار ہوا۔

⑩ خشک نہ ہونے کی قید سے معلوم ہوتا ہے کہ سبزہ سے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے، اور ہم کو بھی درس ہے کہ قبر پر سبزہ ڈالیں تو یہی تاثیر ہوگی۔

⑪ بزرگوں کے قبرستان میں قدم رکھنے کی برکت سے وہاں عذاب اٹھ جاتا ہے، یا کم ہو جاتا ہے۔

حضرات گرامی! مقام غور ہے کہ ایک درخت کی ٹہنی اللہ کا ذکر کرے، جکی

وجہ سے قبر والوں کا عذاب کم ہو تو جو حضورؐ کا ذکر کرے قرآن پڑھے تو

اس سے قبر والے کو نفع پہنچے گا۔

قبر پر پانی چھڑکنا بھی سنت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ کو دفن کرنے کے بعد انکی قبر پر پانی چھڑکا، اسی سُنّت کے مطابق حضرت بلال بن رُباح نے حضور علیہ السّلام کی مبارک قبر پر پانی چھڑکا۔

علماء و اولیاء کی قبروں پر عمارت، غلاف چڑھانا جائز ہے

تفسیر روح البیان پارہ نمبر ۱۰ سورہ توبہ کی تفسیر میں ہے۔

فَبِنَاءُ الْقِبَابِ عَلٰی قُبُوْرِ الْعُلَمَاءِ وَالْاَوْلِيَاءِ وَالصُّلَحَاءِ وَوَضْعُ السُّتُوْرِ وَالْعَمَائِمِ وَالثِّيَابِ عَلٰی قُبُوْرِهِمْ اَمْرٌ جَائِزٌ، اِذَا كَانَ الْقَصْدُ بِذَالِكَ التَّعْظِيْمَ فِيْ اَعْيُنِ الْعَامَّةِ حَتّٰى لَا يَحْتَقِرُوْا صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ

ترجمہ:۔ علماء و اولیاء اور صالحین کے قبروں پر عمارت بنانا اور اُن پر غلاف اور عمامہ اور کپڑے چڑھانا جائز ہے۔ جبکہ اِس سے مقصود یہ ہو کہ عوام کی نگاہ میں اِن کی عزت ہو اور لوگ انکو حقیر نہ جانیں۔ (روح البیان)

بندۂ پروردگارم اُمتِ احمد نبیؐ = دوست دارِ چاریارم تا با اولادِ علیؓ
مذہبِ حنفیہ دارم ملتِ حضرت خلیل = خاکپائے غوثِ اعظم زیرِ سایہ ہر ولی

خدا بحرمتِ اَرواحِ انبیاءِ مدد دے = پئے محمدؐ و محمود مصطفےٰ مدد دے
برائے پنج تن پاک و چاریار نبی = بہ برکتِ ہمہ اَرواحِ اولیاء مدد دے

نمازِ جنازہ کے بعد دُعا کا حکم

(۲۷) حدیث :۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ۔

ترجمہ :۔ روایت ہے حضرت ابوہریرہؓ سے فرماتے ہیں کہ فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھ لو تو اس کے لیے خالص دُعا مانگو۔ (مشکوٰۃ) صـ ۱۴۶ ابن ماجہ صـ ۱۰۹

تبصرہ :۔ حضراتِ محترم: اس حدیث سے معلوم ہُوا کہ دُعا بعد نماز جنازہ سُنّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اور اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ نماز جنازہ کے بعد میّت کے لیے دُعا مانگو، جو لوگ اس حدیث کے معنی کرتے ہیں کہ نماز جنازہ میں میّت کیلئے دُعا مانگو!

اس چیز کا بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن یاد رہے کہ جنازہ میں سب کیلئے دُعا مانگی جاتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خالص میّت کے لیے خصوصی طور پر فرمایا، اور پھر حدیث کے الفاظوں پر غور کریں تو صَلَّيْتُمْ شرط ہے اور فَاَخْلِصُوْا اس کی جزا شرط اور جزا میں تغایر ہوتا ہے نہ یہ کہ اُس میں داخل ہو، پھر دوسرا یہ کہ صَلَّيْتُمْ ماضی ہے اور فَاَخْلِصُوْا امر ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ دُعا کا حکم نماز جنازہ پڑھ چُکنے کے بعد ہے جیسے فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا یعنی جب کھانا کھا چکو تو منتشر ہوجاؤ نہ یہ کہ کھانے کے دوران منتشر ہوجاؤ ایسے ہی مندرجہ بالا حدیث میں نماز جنازہ پڑھ چُکنے کے بعد میّت کیلئے خلوص

دل سے دُعا مانگنے کا حکم ہے۔

نمازِ جنازہ کے بعد صحابہ کا دُعا مانگنا:۔ حضرت عبداللہ بن سلام سے حضرت عمر فاروق رضی کی نماز جنازہ فوت ہوگئی، جب آپ پہنچے تو حاضرین دُعا مانگ رہے تھے جس پر آپ نے فرمایا کہ اِنْ سَبَقْتُمُوْنِیْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالدُّعَاءِ لَہٗ۔ (بدائع الصنائع ص ۳۱۱)

اگر تم نماز جنازہ پڑھنے میں مجھ سے سبقت لے گئے ہو تو اب دُعا مانگنے میں مجھ سے سبقت نہ لے جاؤ یعنی مجھے شریک ہونے دو!

اِس کے علاوہ متعدد روایات نماز جنازہ کے بعد دُعا کے متعلق آئی ہیں اِسی طرح جو حیلہ اسقاط کیا جاتا ہے، اِسکے متعلق بھی متعدد دلائل ہیں۔ فقہاء نے تو مکمل باب باندھے بلکہ فقہ کی ابتدائی کتاب نورالایضاح میں حیلہ اسقاط کے متعلق پوری فصل موجود ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی کا ارشاد و عمل:۔ دُعاء حیلہ اسقاط پر مکمل دلائل دُعا بعد نماز جنازہ و حیلہ اسقاط انشاء اللہ عنقریب منظرِ عام پر آرہی ہے۔

اختصار کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی کا عمل اور ارشاد تحریر کیا جاتا ہے

قَالَ عُمَرُ اَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِجْعَلُوا الْقُرْاٰنَ وَسِیْلَۃً لِنَجَاۃِ الْمَوْتٰی فَتَحَلَّقُوْا وَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِھٰذَا الْمَیِّتِ بِحُرْمَۃِ الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ الخ

ترجمہ۔ حضرت عمر فاروق رضی نے ارشاد فرمایا! اے ایمان والو! تم قرآن مجید کو مردوں کی رہائی کا وسیلہ بناؤ! لہٰذا دائرہ بنا کر عرض کرو یا اللہ اِس میت کو قرآن مجید کے صدقے بخش دے اور یکے بعد دیگرے قرآن مجید لیتے جاؤ،

حضرت عمر فاروق رضؓ نے اپنے خلافت کے آخری دور میں اسی طرح قلاب کی زوجہ حلبیہ کیلئے قرآن مجید کے ایک جزو عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ تک دور کرایا، تو ان آدمیوں کا حلقہ بیس (۲۰) آدمیوں کا تھا۔

پھر حضرت عثمان رضؓ کی خلافت میں یہ طریقہ شائع نہ ہوا، کیونکہ مروان نے بغداد میں اس کا انکار کر دیا تھا، یعنی مروان کے انکار کی بنا پر حضرت عثمان رضؓ کے عہدِ خلافت میں مشہور نہ ہوا، امام سمرقندیؒ فرماتے ہیں پھر یہ دورہ قرآن و حیلہ اسقاط ہارون الرشید کی خلافت میں بخوبی شائع ہوا، بغیر کسی انکار کے، تو اصل اس کا ثابت ہے اگرچہ کتب مشہورہ میں اس کا ذکر نہیں آیا، مگر تاریخ کی کتب میں اس کا ذکر قوی اور مضبوط سند کے ساتھ مذکور ہے۔ (فتاویٰ سمرقندی ج ۲ ص ۱۹۹) ماخوذ چراغِ راہ

فوائد و مسائل:۔ حضراتِ محترم! عبارات منقولہ سے حسبِ ذیل فوائد و مسائل معلوم ہوئے ہیں۔

دوران قرآن مجید حضرت عمر فاروق رضؓ کی سنت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ۔ یعنی تم پر میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت لازم ہے معلوم ہوا کہ خلفائے راشدین کی سنت سے روگردانی کرنا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرنے کے مترادف ہے جبکہ ایسا کرنا غلط ہے۔

- قرآن مجید کو مسلمانوں کے حلقہ میں دست بدست پھیرنا قرآن کی بے ادبی و توہین نہیں، اگر ایسا ہوتا تو حضرت عمر فاروق ہرگز نہ پھیراتے۔
- قرآن مجید زندوں اور مُردوں سب کیلئے وسیلہ اور رہائی کا ذریعہ ہے،

حیلہ اسقاط بصورت دورانِ قرآن مجید مُردوں کیلئے نفع بخش ہے۔

بیوی کی میت کو دیکھنے کی اجازت ہے: یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ شوہر اپنی بیوی کے جنازہ کو نہ کندھا دے سکتا ہے نہ قبر میں اُتار سکتا ہے نہ مُنہ دیکھ سکتا ہے، محض غلط ہے، صرف نہلانے اور بلاحائل بدن کو ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے جبکہ زن وشوہر کا باہم ایک دوسرے کو حیات (زندگی) میں چھونا مطلقاً جائز ہے، حتیٰ کہ فرج وذکر کو بہ نیت صالحہ موجب ثواب واجر ہے

یاد رہے کہ عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے کیونکہ وُہ چار مہینے دس دن تک عدت میں ہے۔

نماز جنازہ کے مسائل:۔ نماز جنازہ میں دو فرض ہیں، ۱ چار تکبیریں، ۲ قیام اور تین سُنتیں ہیں۔ ثناء، درود شریف، دُعا میت کیلئے کرنا۔

مسئلہ:۔ نماز جنازہ غائبانہ پڑھنا جیسا کہ آجکل رواج ہے منع ہے

مسئلہ:۔ نماز جنازہ کی اگر کچھ تکبیریں رہ جائیں تو اُتنی ہی دفعہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد اللہ اکبر کہہ لے، جنازہ مکمل ہو جائیگا۔

مسئلہ:۔ جو شخص چوتھی تکبیر کے بعد آیا تو جبتک امام نے سلام نہ پھیرا شامل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد تین بار اللہ اکبر کہہ لے (درمختار)

حیلہ اسقاط پڑھنے کا طریقہ:۔ كُلُّ حَقٍّ مِّنْ حُقُوْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الْفَرَائِضِ وَالْوَاجِبَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ وَالْمَنْذُوْرَاتِ وَغَيْرِ ذَالِكَ مِنَ الْحُقُوْقِ الَّتِىْ لَزِمَتْ عَلٰى ذِمَّةِ هٰذَا الْمَيِّتِ بَعْضُهَا اَدّٰى وَبَعْضُهَا لَمْ يُؤَدِّ الْاٰنَ عَاجِزٌ عَنْ اَدَائِهَا اَعْطَيْتُكَ هٰذَا الْمَالَ مَعَ هٰذَا الْقُرْاٰنِ فِىْ حِيْلَةِ الْاِسْقَاطِ رِجَاءً مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ۔

انسان کے تین سو ساٹھ (۳۶۰) جوڑ

(۲۸) حدیث :۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُلِقَ کُلُّ اِنْسَانٍ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ عَلٰی سِتِّیْنَ وَ ثَلٰثِ مِائَةِ مُفْصَلٍ فَمَنْ کَبَّرَ اللّٰہَ وَحَمِدَ اللّٰہَ وَھَلَّلَ اللّٰہَ وَسَبَّحَ اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰہَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْشَوْکَةً اَوْ عَظْمًا اَوْ اَمَرًا بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَہٰی عَنْ مُنْکَرٍ عَدَدَ تِلْکَ السِّتِّیْنَ وَالثَّلٰثِ مِائَةٍ فَاِنَّہٗ یَمْشِیْ یَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَہٗ عَنِ النَّارِ (رواہ مسلم مشکوٰۃ ص ۱۶۸)

ترجمہ :۔ روایت ہے حضرت عائشہ رضؓ سے ، فرماتی ہیں کہ فرمایا : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اولادِ آدم میں ہر انسان تین سو ساٹھ جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے ، تو جو اللہ کی تکبیر کہے ، اس کی حمد کرے ، تہلیل کرے ، تسبیح پڑھے اللہ سے معافی چاہے ، لوگوں کے راستہ سے پتھر یا کانٹا یا ہڈی ہٹا دے یا نیک کام کا حکم دے ، برائی سے منع کرے ، اِن تین سو ساٹھ گنتی کے برابر تو وہ اُس دن چلے گا کہ اپنی جان کو آگ سے دور کر دیگا ۔ (مشکوٰۃ باب الصدقہ)

تبصرہ قارئینِ گرامی : حدیث میں انسان کی قید لگا کر بتایا کہ انسان کے جسم میں اُنگلیوں کے پوروں سے لیکر پاؤں کے ناخنوں تک تین سو ساٹھ جوڑ ہیں ۔ فرشتے اور جنات اِن جوڑوں سے مستثنیٰ ہیں ۔ اِنسان کے اِن جوڑوں میں سے ایک جوڑ بھی خراب ہو جائے تو زندگی دشوار ہو جائیگی ۔ قدرت نے ہڈی کو ہڈی

سے ایسے پیوست کیا ہے کہ ہڈی گھومتی اور ہلتی ہے، اسکے باوجود نہ گھستی ہے نہ خراب ہوتی ہے۔

○ لطف کی بات یہ کہ ایسی جامع حدیث ہے جسمیں عبادات، معاملات اوراد وظیفہ سب ہی آگئے بلکہ صاحب مرقات نے لکھا ہے کہ اچھی باتوں کا حکم اور بُری باتوں سے روکنا زبانی بھی ہوتا ہے، دلی بھی اور عملی بھی عالم کا دینی وعظ زبانی تبلیغ ہے، دینی کتاب لکھا جانا (جیسا کہ حقانی عفی عنہٗ کو اللہ نے یہ توفیق دی) عملی تبلیغ ہے کہ جتنے لوگ اس کو پڑھ کر نیک ہوں گے ان سب کا ثواب اُسے ملے گا بلکہ روزانہ ملتا رہے گا اور اُس کے جوڑوں کا شکریہ ادا ہوتا رہے گا۔

○ اس حدیث کے آخری جملہ سے اشارۃً معلوم ہوتا ہے کہ کبھی نفلی عبادت کے ترک پر بھی پکڑ ہو جاتی ہے کیونکہ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا جس دن اتنے کام کر لیے اُس روز اپنے آپ کو آگ سے بچا لیا، اور جو شخص دو رکعت نفل اشراق پڑھ لے، اُسکے تمام جوڑوں کا شکریہ ادا ہوگیا۔

○ مندرجہ بالا حدیث میں اس طرف بھی اشارہ کیا گیا کہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا بھی صدقہ ہے، اگر کسی کے پاس اتنا مال نہیں کہ دے سکے تو وُہ راستہ سے ایذا دینے والے پتھر ہٹا دے اور اللہ کا ذکر کرتا رہے یہ اُس کیلئے بہتر صدقہ ہیں، اس سے اُس کے تین سو ساٹھ جوڑوں کا صدقہ نکل جائیگا۔ مسلم شریف میں ہے کہ تمہارے ہر عضو کے ذمّہ صدقہ ہے اور ہر دفعہ سبحان اللہ، الحمد للہ اللہ اکبر، کہنا صدقہ ہے اور ہر مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا بُرائی سے منع کرنا بھی صدقہ ہے اور چاشت کی دو رکعتیں ان تمام کا عوض بن جاتی ہے۔

دسؔ چیزیں نبیوں کی سُنّت

(۲۹) حدیث :- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَ اِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِیَ الْاِسْتِنْجَاءَ قَالَ الرَّاوِیْ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ :- روایت ہے حضرت عائشہ رضؓ سے ، فرماتی ہیں کہ فرمایا رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دس چیزیں نبیوں کی سُنت سے ہیں ۔ مونچھ کٹانا ، داڑھی بڑھانا مسواک ، ناک میں پانی لینا ، ناخن کٹانا ، پورے دھونا ، بغل کے بال اُکھیڑنا زیرِ ناف کے بال مونڈنا ، پانی خرچ کرنا یعنی استنجاء کرنا ، راوی کہتے کہ میں دسویں بات بھول گیا ممکن ہے کُلی ہو ۔ (مسلم ، مشکوٰۃ ص۴۴)

فطرت کے معنی :- حضراتِ گرامی ! مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہُوا کہ دسؔ چیزیں نبیوں کی سُنت سے ہیں ۔ فطرت کے لغوی معنی پیدائش کے ہوتے ہیں جیسا کہ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ، مگر اصطلاح میں اُن سُنتِ انبیاء کو فطرت کہا جاتا ہے جن پر ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی عامل رہے ۔

دس چیزوں کے فوائد و مسائل درج ذیل ہیں ۔

(۱) **مونچھ کٹانا** : مونچھ اتنی کٹوانا کہ ہونٹ کا پورا کنارہ کُھل جائے کہ کھانے اور پینے میں اس کے بال نہ ڈوبیں ۔ اِن بالوں میں زہریلا اثر ہوتا ہے اگر کھانا یا پانی

اس سے لگ جائے تو بیماری پیدا ہوگی، مونچھ منڈوانا منع ہے کیونکہ اس سے ضعف باہ پیدا ہوتا ہے، مونچھوں کے کنارے کاٹنے کی ضرورت نہیں کیونکہ نہ تو اس سے منہ ڈھکتا ہے اور نہ کھانے میں ڈوبتی ہیں (تفسیر نعیمی مٹ ۶۷۱)

بعض علماء نے مجاہدین کو بحالت جنگ مونچھیں بڑھانے کی اجازت دی ہے۔ (اشعۃ اللمعات)

(۲) **داڑھی بڑھانا**:۔ داڑھی ایک مشت رکھنا سنت ہے یعنی چار انگشت مشت سے زیادہ کاٹنا بہتر ہے اور مشت سے کم کرنا سخت منع اور منڈانا حرام، فسیز ہندوں اور عیسائیوں کا طریقہ ہے۔

مسئلہ:۔ مرد کی داڑھی عورت کے سر کے بالوں کی طرح چہرے کی زینت ہے اگر عورت کی داڑھی نکل آئے تو اسے منڈادے۔ (ردّ المختار)

واضح رہے کہ داڑھی مقوی باہ بھی ہے، داڑھی والوں کی اولاد بمقابلہ داڑھی منڈوں کے زیادہ ہوتی ہے اور قوی بھی۔ (تفسیر نعیمی)

اعلیٰحضرت الشاہ احمد رضا خاں بریلویؒ نے داڑھی رکھنے کے متعلق پانچ آیتیں اور چالیس سے زائد حدیثوں سے دلائل دیئے ہیں۔

(۳) **مسواک کرنا**:۔ مسواک کے بہت فوائد ہیں، ہمارے دانتوں کی ریخوں میں میل جمع ہوکر زہریلا مادہ بن جاتا ہے اگر وہ دور نہ کیا جائے تو مسوڑھوں سے خون یا پیپ بہنے لگتا ہے، اسلیئے مسواک دانتوں کی صفائی کیلئے بے حد مفید ہے، مسواک سے ہاضمہ درست رہتا ہے، آنکھیں خراب نہیں ہوتی۔

مسواک میں ستر (۷۰) فوائد:۔ مرقاۃ میں ہے کہ مسواک کرنے میں ستر فائدے ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اسے مرتے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے۔

بلغم کو دور کرتی ہے ○ نظر کو تیز کرتی ہے ○ قوت باشت کو تیز کرتی
ہے اور عقل کو بڑھاتی ہے ○ بڑھاپا دیر میں آتا ہے ○ حرارت کو بدن سے دور
کرتی ہے ○ سر کے درد کو دور کرتی ہے ○ پیٹھ کو مضبوط کرتی ہے۔
(فیضانِ سُنت) بحوالہ (مراقی الفلاح)

نماز کا ثواب ستّر گنا :- مسواک کی فضیلت کے بارے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ مسواک کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت بغیر مسواک نماز پر ستّر گنا زائد ہے۔ (مشکوٰۃ)
○ تذکرۃ الواعظین میں ہے کہ کھانا کھانے کے بعد مسواک کرنا دو کمسن غلام آزاد
کرنے سے افضل ہے۔

واضح رہے کہ وضو میں مسواک کرنا سُنتِ مؤکدہ ہے۔ (بہارِ شریعت)

ہزار بار بشویم دہن زمشک گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

مسواک کرنے کے متعلق ضروری باتیں :- مسواک زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی
ہو، بالشت سے لمبی ہو تو اس پر شیطان سواری کرتا ہے، بالشت سے چھوٹی ہو تو
کوئی حرج نہیں مگر اتنی چھوٹی نہ ہو کہ مسواک کرنا ہی دشوار ہو جائے۔
○ چت لیٹ کر مسواک نہ کریں، اس سے تلی بڑھ جاتی ہے۔ (مراقی الفلاح)
○ مسواک اس طرح کھڑی رکھیں کہ ریشہ اوپر کی جانب ہو، ردّالمختار میں ہے کہ
زمین پر ڈال دینے سے پاگل ہو جانے کا خطرہ ہے۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے بھی اس
کے مثل فرمایا ہے۔
○ واضح رہے کہ مسواک جب استعمال کے قابل نہ رہے تو کسی جگہ دفن کی جائے
یا سمندر میں ڈال دینی چاہیئے۔

④ **ناک میں پانی لینا** :- ناک میں پانی لینا دماغ کو صاف کرتا ہے اسلئے وضو کرنے والے لوگ دیوانے کم ہوتے ہیں مگر چاہیئے کہ اگر روزہ نہ ہو تو بانسہ تک پانی چڑھائے۔

⑤ **ناخن کٹانا** :- یعنی ہاتھوں اور پاؤں کے ناخن کٹوانا بھی سنتِ انبیاء ہے۔ ناخن کاٹنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دائیں ہاتھ کے شہادت کی انگلی سے شروع کر کے چھنگلی پر ختم کر دے پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے شروع کر کے انگھوٹھے پر ختم کر دے، آخر میں دائیں ہاتھ کے انگھوٹھے کا ناخن کاٹ لے۔ اسکے بعد دائیں پاؤں کی چھنگلی سے شروع کرے اور بائیں پاؤں کی چھنگلی پر ختم کر دے۔

جمعرات کیدن ناخن کاٹنے کی فضیلت :- جمعرات کیدن بعد نماز عصر جو شخص ناخن کاٹے گا وہ انشاءاللہ تنگ دستی دینوی پریشانی اور آنکھ کی خرابی سے محفوظ رہے گا۔ (نعیمی) جمعہ کیدن ناخن کٹوانا مستحب ہے۔ (مراۃ شرح مشکوۃ ص۲۷۶) ناخن ہر ہفتہ یا پندرہ دن میں ایک بار کاٹ لے، چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑے (مراۃ)

واضح رہے کہ بدھ کیدن فرعون غرق ہوا، اور قوم عاد و ثمود کی ہلاکت ہوئی، اسلئے ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں۔ برص کا اندیشہ ہے۔ (تفسیر نعیمی جلد ۱۱ ص ۱۷۱)

⑥ **پورے دھونا** :- یعنی کھانا وغیرہ کھا کر یا کوئی اور کام کر کے پورے دھونے سے مراد پوری انگلیاں مراد ہیں یعنی کھانے کے بعد ہاتھوں کی کم از کم انگلیاں دھونا بلکہ پورے ہاتھ دھونا زیادہ بہتر ہے۔

⑦ **بغل کے بال اکھیڑنا** :- بغل کے بال اکھیڑنا بھی سنتِ انبیاء ہے، اور مونڈنا بھی جائز ہیں اور ناک کے بالوں کا کٹوانا بہتر اور اکھیڑنا منع ہے۔ کیونکہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔

⑧ **زیرِ ناف کے بال مونڈنا**:۔ زیرِ ناف کے بال مونڈ نا سُنتِ انبیاءؑ ہے۔ چونے وغیرہ سے صاف کر دینا بھی جائز ہیں، قینچی سے کاٹ دینا خلاف سُنت ہے۔ اِن احکام میں عورتیں اور مرد برابر ہیں۔ (مراۃ بحوالہ مرقاۃ)

یاد رہے کہ ہفتہ میں یا پندرہ دِن تک ناف کے نیچے والے بال صاف کر دینے چاہئیں زیادہ سے زیادہ چالیس دِن تک صاف کرنا ضروری ہے۔ یہ بال رہنے سے خارش پیدا ہوتی ہے اور قوّت باہ کمزور پڑتی ہے۔ (تفسیر نعیمی جلد ۱)

⑨ **استنجاء کرنا**:۔ یعنی پیشاب پاخانہ کرنے کے بعد پانی سے استنجاء کرنا سُنّتِ انبیاء ہے، اگر نجاست روپے سے زیادہ ہو تو فرض، روپے کی مقدار میں ہو تو "واجب"، کم ہو تو "سُنت" ہے۔ (نور لایضاع)

روپے کی مقدار کی وضاحت:۔ یہ ہے کہ آجکل جو پاکستان میں لوہے کا روپیہ ہے اندازاً یہ مقدار ہے۔ فقہاء نے ہتھیلی سے تعبیر کیا ہے کہ ہاتھ سیدھا کھینچ کر رکھے پھر پانی ہتھیلی میں ڈالے جتنا پانی ٹھہر جائے وُہ روپے کی مقدار ہے
حقانی عفی عنہٗ

⑩ **کُلّی کرنا**:۔ راوی کا بیان ہے کہ دسویں بات میں بھول گیا ممکن ہو کہ کُلّی ہو۔ بہر کیف کُلی کرنے کے بھی بہت فوائد ہیں اور یہ سُنّت انبیاء بھی ہے کُلی کھانے سے پہلے اور اُس کے بعد اور اُس کے علاوہ بھی کرنا نہایت مفید ثابت ہُوا ہے اگر کھانے میں دانت کی میل شامل ہو جائے تو تندرستی کو مضر ہے نیز اِس مَیل سے مُنہ میں بدبُو آتی ہے، جس سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔ اِن سب کا علاج کُلّی ہے۔

نُکتہ کی بات:۔ یاد رہے کہ حضرت ابراہیمؑ پر دس چیزیں واجب تھیں

جو کہ ہمارے لیے سُنت ہیں ،اُن میں کُلی کرنا ، ناک میں پانی ڈالنا ، سر میں مانگ نکالنا ، مونچھیں کٹوانا ، مسواک کرنا ، ختنہ کرنا ، زیرِ ناف صاف کرنا ، بغل کے بال اُکھیڑنا ، ناخن کٹوانا ، پانی سے استنجاء کرنا شامل ہیں ۔

جبکہ اکثر چیزوں کا ذکر ہو چکا ہے ، سر میں مانگ نکالنا اور ختنہ کرنا رہتا ہے ، جو کہ تحریر کیا جاتا ہے ۔

سر میں مانگ نکالنا :۔ سر میں مانگ نکالنا حضرت ابراہیمؑ پر واجب تھا ، ہمارے لیے سر کے درمیان سے مانگ نکالنا سُنت ہے بعض عورتیں و مرد دائیں بائیں مانگ نکالتی ہیں ۔ یہ سُنّت کے خلاف ہے ۔

ختنہ کرنا :۔ حضرت ابراہیمؑ پر واجب تھا ، ہمارے لیے سُنّت ہے کہ پیدائش سے ساتویں روز ختنہ کرائیں ۔

اگر بہت لیٹ بھی ہو تو بلوغ سے پہلے ضرور ختنہ کرا دینا چاہیئے ، حضرت اسحاقؑ کا ختنہ ساتویں دِن اور اسماعیلؑ کا تیرویں سال ہوا ، امام حسنؓ و حسینؓ کا ختنہ بھی ساتویں روز ہوا ۔ (نعیمی)

یاد رہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو اسّی (۸۰) سال کی عمر میں ختنہ کا حکم ہِلا ، آپ نے اُس وقت اپنا ختنہ کیا ۔ (بخاری)

یاد رہے کہ مرقاۃ وغیرہ میں ہے کہ حسبِ ذیل انبیاء ختنہ شدہ پیدا ہوئے ، حضرت آدم ، شیث ، نوح ، ہود ، صالح ، لوط ، شعیب ، یوسف موسیٰ ، ذکریا ، سلیمان ، عیسیٰ ، ہنظلہ ، حضرت محمد مصطفٰے علیہم الصّلوٰۃ والسلام

دعوت : تحفظ مقام مصطفٰے اور نفاذ نظام مصطفٰے اور فروغِ عشق مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم میں تعاون فرمائیے ۔

خادم اہلسنّت محمد شہزاد چشتی اٹک

نکاح ضرور کرو!

(۳۰) **حدیث**:۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ لَہٗ وِجَاءٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

ترجمہ:۔ روایت ہے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اے جوانوں کی جماعت تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھے وہ ضرور نکاح کرے کیونکہ نکاح نگاہ نیچی کرنے والا ہے اور شرمگاہ کا محافظ اور جو طاقت نہ رکھے وہ روزے لازم کرے کہ یہ روزے اس کی حفاظت ہیں۔ (مسلم بخاری)

فوائد ومسائل:۔ نکاح کے معنی ملنے کے ہیں چونکہ اسکی وجہ سے دو شخص ہی نہیں بلکہ دو قبیلے مل جاتے ہیں کہ لڑکی کے عزیز، لڑکے کے عزیز بن جاتے ہیں۔ لہٰذا یہ نکاح کہلاتا ہے۔ نکاح بحالت سکون سُنت ہے اور اندیشہ زناء کی حالت میں فرض ہے، نکاح کے بعد آدمی کسی غیر کی طرف توجہ نہیں دیتا، اس کا دل بدکاری کی طرف مائل نہیں ہوتا، غرضیکہ نکاح آدمی کیلئے حفاظتی قلعہ ہے۔ حدیث میں دوسری چیز روزہ کے متعلق حکم دیا گیا، صوفیاء فرماتے ہیں کہ نفس کو توڑنے کیلئے بھوک سے زیادہ کوئی چیز نہیں۔ اِسلئے تقریباً ہر دین میں روزہ کا حکم ہے۔ نکاح کے متعلق حدیث شریف میں بڑے فضائل وارد ہوئے ہیں۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بتا رہا ہے کہ نکاح اعلیٰ عبادت ہے ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ترکِ دُنیا کی زندگی گزارتے اور پھر نکاح کرنیکے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مشہور ہے کہ نکاح میری سُنت ہے، جس نے میری سُنت سے مُنہ پھیرا وہ ہم سے نہیں ہے۔

بیوی کیسی منتخب کیجائے :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک عورت اچھا وسیع مکان، اچھی سواری نیک بختی کی علامت ہے، نکاح میں مال، حسب ونسب جمال اور دین ومذہب کا لحاظ رکھا جاتا ہے، ان میں سے سب سے اہم دیندار عورت ہے، نیک بیوی سے بہتر کوئی چیز نہیں اور نیک بیوی وہ ہے جو شوہر کی جائز بات مانے، شوہر کو دیکھے تو خوش کردے، اگر کسی بات پر قسم کھا بیٹھے تو قسم سچی کردے اور شوہر باہر چلا جائے تو اپنے نفس اور شوہر کے مال کی حفاظت کرے۔ (طبرانی)

جس سے نکاح کرنا چاہے اُسے دیکھ سکتا ہے :۔ دیکھنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک نظر دیکھ لے تاکہ بعد میں پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے مگر چھپ کر یا کسی بہانہ سے دیکھے۔

مہر کم باندھنا :۔ مہر کم باندھنا نامناسب ہے۔ حسبِ توفیق مہر کی رقم خاطر خواہ ہونی چاہیے کم ازکم مہر کی مقدار اَقَلُّہٗ عَشَرَۃُ دَرَاہِمَ (درمختار) دس درہم ہے ۲ تولے آٹھ ماشہ چاندی یا اسکی قیمت اس سے کم مہر جائز نہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ مہر شرعی بتیس (۳۲) روپے ہے غلط ہے۔

دعوت ولیمہ سُنت ہے :۔ اپنی بیوی کے پاس پہلی رات گزارنے کے بعد صبح کو جو دعوت کی جائے اُسے ولیمہ کہتے ہیں، ولیمہ کی دعوت قبول کرنا کم ازکم سُنت مؤکدہ ہے، بعض علماء نے واجب لکھا ہے کیونکہ حضور علیہ السّلام نے فرمایا کہ جس نے ولیمہ کی دعوت قبول نہ کی اُس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بڑا ولیمہ حضرت زینب رضؓ کے نکاح پر کیا جسمیں پوری بکری کا گوشت پکایا گیا، اس ولیمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین کو پیٹ بھر کر گوشت روٹی کھلائی۔ (مسلم وبخاری)

بہر حال ولیمہ کی دعوت حسبِ طاقت کرنا سُنت اور باعثِ برکت ہے اسلئے

لیے قرض لینا مناسب نہیں۔

یاد رہے کہ ولیمہ وغیرہ کا کھانا بیٹھ کر کھایا جائے، آجکل جو کھڑے ہو کر کھایا جاتا ہے یہ غیر شرعی طریقہ ہے۔

میاں بیوی کے حقوق:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر غیر خدا کو سجدہ جائز ہوتا تو میں حکم دیتا عورتوں کو کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ (مشکوٰۃ)

بیوی کے متعلق فرمایا کہ تم میں بہترین مسلمان وہ ہے جو اپنی بیوی سے اچھی طرح پیش آئے، یعنی حُسنِ سلوک سے پیش آئے اور اُسکی کوتاہیوں کو ناقابلِ گرفت ہوں تو نظر انداز کر دے اور حُسنِ سلوک کا اظہار کرتا رہے ورنہ زندگی اجیرن ہو جائے گی، اور جھگڑے فساد شروع ہو جائیں گے اور بات کہیں سے کہیں پہنچ جائیگی یہاں تک کہ طلاق اور خودکشی کے واقعات رونما ہوتے ہیں جیسا کہ ہی زمانہ ہو رہا ہے۔ لہٰذا زندگی میں محبت اور خوش اخلاقی کا اظہار ضروری ہے، بیوی کو ذرا ذرا سی بات پر مارنا، گالی دینا یا غصّہ کرنا، بیجا سختی کرنا منع ہے۔ حدیث میں ہے کہ تم میں اچھے لوگ وہ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں۔

عورتوں کیلئے حکم:۔ عورت کو چاہیئے کہ اپنے مرد کیلئے اپنے آپ کو آراستہ کرے تا کہ اُس کا مرد خوش ہو، شوہر جب عورت کو اپنے پاس بلائے تو عورت کو بلا عذر انکار نہیں کرنا چاہیئے، حدیث میں ہے کہ اگر مرد ناراض ہو کر رات بسر کرے تو فرشتے صبح تک ایسی عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔

واضح رہے کہ عورت بغیر شوہر کی اجازت کے کسی غیر کے گھر چلی جائے تو عورت گنہگار ہو گی۔ (عرفانِ شریعت)

میاں بیوی میں کسی قسم کا پردہ نہیں:۔ دونوں برہنہ نہا سکتے ہیں۔ میاں بیوی ایک

دوسرے کے ہر عضو کو چھُو سکتے ہیں، میاں بیوی ایک ہی بستر پر سو سکتے ہیں، میاں بیوی جب ایک بستر پر سوئیں تو دس برس کے بچّے کو اپنے ساتھ نہ سُلائیں، ویسے بھی بچّہ جب بڑا ہو جائے تو اُس کا بستر الگ کر دینا چاہیئے۔ (دینِ مصطفٰی)

چار ماہ میں ایک مرتبہ بیوی سے صحبت:۔ مرد کو چاہیئے کہ کم از کم چار ماہ میں ایک بار اپنی بیوی سے صحبت ضرور کرے بلا وجہ عورت کو چھوڑ کر بہت دن سفر میں نہ رہے۔

حضرت عمر رضؓ نے ایک مرتبہ اپنی بیٹی حضرت حفصہ رضؓ سے پوچھا کہ عورت بغیر مرد کے کتنے دِن صبر کر سکتی ہے انہوں نے عرض کی کہ چار ماہ، حد درجہ چھ ماہ، حضرت عمر رضؓ نے قانون جاری کیا کہ سپاہی کو اِس مدّت کے دوران ضرور چھٹی دی جائے۔

(شامی) تفسیر نعیمی جلد دوم صہ ۴۸۴

حلال چیزوں میں ناپسندیدہ فعل طلاق

(۳) **حدیث**:۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰہِ الطَّلَاقُ رواہُ ابوداؤد

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تمام حلال چیزوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ ناپسندیدہ طلاق ہے۔ (مشکوٰۃ صہ ۲۸۳)

مسائل:۔ اللہ تعالیٰ نے ضرورت کی بنا پر طلاق حلال تو کر دی مگر رب کو پسند نہیں کہ اِس میں دو محبوبوں کی جُدائی، گھر بگڑنا، اولاد کی تباہی ہے غرضیکہ بلا وجہ طلاق کراہیت سے خالی نہیں بہت سی چیزیں حلال ہیں مگر بہتر نہیں جیسے بلا عذر مرد کا گھر میں نماز پڑھ لینا، جمعہ کی آذان ہونیکے بعد تجارت کرنا، غیر مُعتکف کو مسجد میں کھانا پینا وغیرہ

مَسئلہ:۔ طلاق کے لفظ میں اللہ تعالیٰ نے نکاح توڑنے کی تاثیر رکھی ہے اِسمیں

نیّت شرط نہیں ہے، شوہر اگر ہنسی مذاق میں یا غصّہ میں اپنی بیوی کو کہہ دے کہ تجھے طلاق تو طلاق واقع ہوجائیگی، تنہائی میں بیٹھ کر بھی کہے تو طلاق واقع ہوجائیگی طلاق یکدم تین دے، یا علیحدہ علیحدہ کرکے ایک ایک کرکے طلاق کا لفظ بولے یا لکھوائے بہرحال طلاق ہوجائیگی۔ تین طلاق یکدم دی جائیں یا علیحدہ علیحدہ حنفی مذہب میں واقع ہوجائیگی اور تین طلاق دینے کی صورت میں دوبارہ صُلح یا نکاح نہیں ہوسکتا۔ عورت ہمیشہ کیلئے حرام قطعی ہوجاتی ہے۔ جمہور علماء خصوصاً آئمہ اربعہ کا یہی مذہب ہے کہ ایک دم تین طلاقیں دینے سے تین ہی واقع ہونگی۔ لہٰذا اسکی مخالفت کرنا گمراہی ہے، تفصیل کیلئے "بہارِ شریعت" کا مطالعہ کریں۔

تین طلاق ہرگز نہ دو، سخت ضرورت پڑھنے پر ایک طلاق دو۔

طلاق دینے میں جلدی نہ کی جائے، فریقین میں مصالحت کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے اگر صلح کی کوئی تدبیر کام ہی نہ آئے تو پھر سوچ سمجھ کر اشد ضرورت کے وقت ایک طلاق دینی چاہیئے۔ یا دو طلاقیں، تین طلاق ہرگز ہرگز نہ دیجیئے، اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ اگر بعد میں فریقین میں کوئی صُلح کی شکل نکل آئی تو خاوند عدت کے اندر رجوع کرسکتا ہے۔ نکاح ثانی کی ضرورت نہیں، اگر عدت گزر گئی تو اب عورت کی رضا مندی سے دوبارہ نکاح کیا جاسکتا ہے، لیکن اگر تین طلاقیں دیدی گئیں تو اب شوہر کو نہ رجوع کرنے کا حق حاصل ہے اور نہ بغیر حلالہ نکاح ہوسکتا ہے اب تو ہمیشہ کیلئے جدائی ہوجاتی ہے۔ (کتب فقہ)

مشورہ:۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ اگر عوام مذکورہ بالا ہدایات پر عمل کریں تو ان کو بعد میں پچھتانے اور افسوس کرنے اور بہت سی اُلجھنوں سے نجات مل سکتی ہے۔

حیض میں نماز معاف استحاضہ میں وضو کر کے نماز کا حکم

(۳۲) حدیث :۔ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ اَبِیْ حُبَیْشٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اِمْرَءَۃٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوۃَ فَقَالَ لَا اِنَّمَا ذٰالِكِ عِرْقٌ وَّلَیْسَ بِحَیْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَیْضَتُكِ فَدَعِی الصَّلٰوۃَ وَاِنْ اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

ترجمہ :۔ روایت ہے حضرت عائشہ رض سے، فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابو حبیش حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور بولیں کہ یارسول اللہ! میں استحاضے والی عورت ہوں پاک ہی نہیں ہوتی تو کیا نماز چھوڑ دوں، فرمایا: نہیں یہ تو رگ ہے حیض نہیں، جب تمہارا حیض آیا کرے تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب چلا جائے تو خون دھو ڈالا کرو، پھر نماز پڑھ لیا کرو۔ (مشکوٰۃ ص ۵۶)

تبصرہ :۔ حیض و نفاس اور استحاضہ کے مسائل اس لیے لکھے جا رہے ہیں کہ نماز روزہ کا ان سے تعلق ہے، قرآن مجید میں بھی حیض کے متعلق مسئلہ موجود ہے۔ بہرحال عورتوں کیلئے ان مسائل کا جاننا بہت ضروری ہے۔

مندرجہ بالا حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش کو مسئلہ بتایا کہ استحاضہ کی حالت میں وضو کر کے نماز پڑھنی چاہیئے، نماز کی معافی نہیں۔

۵ استحاضہ ایک بیماری ہے جسمیں عورت کی رگ کھل جاتی ہے جسکی وجہ سے خون جاری ہو جاتا ہے یہ خون حیض یا نفاس کا نہیں ہوتا یہ خون جس رگ سے نکلتا ہے۔

اِس کو عازل کہتے ہیں۔

مستحاضہ عورت کا حکم یہ ہے کہ اِس میں نماز، روزہ، صحبت، مسجد میں داخلہ کچھ بھی منع نہیں بلکہ اِس کا حکم معذور کا سا ہے ایک وقت وضو کرکے نماز پڑھتی رہے اگرچہ خون آتا ہو، وقت نکل جانے پر وضو ٹوٹ جائے گا۔ (مراۃ شرح مشکوٰۃ)

◉ واضح رہے کہ حدیث بالا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خون دھوڈالو اِس سے مراد اگر حیض کا خون ہے تو تب دھوڈالنے سے غسل مراد ہے کیونکہ حیض جانے پر غسل فرض ہے اور اگر استحاضہ کا خون مراد ہے تو مطلب یہ ہے کہ اپنے بدن و کپڑے سے استحاضہ کا خون دھوکر پھر وضو کرکے نماز پڑھ لیا کرو، اِس میں غسل واجب نہیں۔

◉ یاد رہے کہ استحاضہ کے خون کی کوئی مدّت نہیں۔

نفاس کی تعریف اور مدّت:۔ جو خون بچّہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے اُسکی کم از کم مدّت ایک ساعت اور زیادہ سے زیادہ چالیس دن تک ہے۔

حیض کی تعریف اور مدّت:۔ حیض اس خون کو کہتے ہیں جو بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے عادۃً نکلتا ہے اگر بیماری کی وجہ سے نکلتا ہے تو استحاضہ۔ حیض کی مدت کم از کم تین دن اور تین راتیں ہیں یعنی پورے بہتّر (۷۲) گھنٹے ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن اور دس راتیں ہیں اور طُہر یعنی پاکی کے دن کی کم از کم مدت پندرہ دن ہے۔

◉ دس (۱۰) رات دن سے کچھ زیادہ خون آیا تو اگر یہ پہلی مرتبہ آیا ہے تو یہ دس دن تک حیض ہے بعد کا استحاضہ اگر یہ پہلے حیض (ماہواری) آچکے ہیں اور عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت سے جتنا زیادہ ہے استحاضہ ہے۔

اسکی مثال:۔ یوں ہے کہ پانچ دن حیض آنے کی عادت تھی اب آیا دس دن تو

یہ دس (۱۰) دن حیض قرار پائیں گے۔

○ پانچ (۵) دن حیض آنے کی عادت تھی اب آیا بارہ (۱۲) دن تو اس صورت میں پانچ دن حیض کے باقی سات دن استحاضہ کے قرار پائیں گے، اگر ایک حالت مقرر نہ تھی کبھی چار (۴) دن کبھی پانچ دن تو پچھلی بار جتنے دن آئے تھے وہی اب حیض ہونگے باقی استحاضہ ہوگا۔

حیض کے رنگ:۔ حیض کے چھ (۶) رنگ ہیں۔ سیاہ، سرخ، سبز، زرد، گدلا اور مٹیالہ، یاد رہے کہ سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔ اگر دس دن کے اندر رطوبت میں ذرا بھی میلاپن آتا ہے تو وہ حیض ہے اور دس دن رات کے بعد بھی میلاپن باقی رہے تو عادت والی کیلئے جو دن عادت کے ہیں۔ حیض اور عادت کے بعد والے استحاضہ اور اگر کچھ عادت نہیں تو دس دن رات تک حیض ہے باقی استحاضہ۔

حیض ونفاس کیمتعلق مسائل:۔ ● حیض ونفاس والی عورت نہ نماز پڑھ سکتی ہے اور نہ روزہ رکھ سکتی ہے، حالتِ حیض کی نمازیں معاف ہیں مگر پاک ہونے پر روزہ کی قضا لازم ہے۔

عورتوں کیلئے ضروری نوٹ:۔ یہ جو عوام جاہل عورتوں میں مشہور ہے کہ جب تک چلّہ نہ ہو جائے عورت پاک نہیں ہوتی۔ محض غلط ہے، جب بھی خون بند ہو جائے غسل کر کے نماز پڑھے، چالیس دن کی قید نہیں چاہے مثلاً دس ہی دنوں میں خون بند ہو جائے۔ (دُرِ منثور)

مسئلہ:۔ حیض ونفاس والی عورت کا پسینہ اس کا جھوٹا پانی اور اسکے ہاتھ کی پکائی ہوئی روٹی وغیرہ پاک ہے۔

مسئلہ :۔ شوہر کو اپنی حائضہ بیوی کے ساتھ سونا، لیٹنا، اگرچہ ایک ہی لحاف میں ہوں اور بوس و کنار جائز ہے۔ مگر جماع حرام ہے۔ بلکہ حدیث میں ہے کہ حیض کی حالت میں جماع کرنے سے اولاد کو جزام ہو جاتا ہے۔

مسئلہ :۔ اگر عورت دس دن میں پاک ہو تو خون بند ہونے ہی بغیر غسل کے جماع جائز ہے۔

مسئلہ :۔ حیض و نفاس والی عورت کا قرآن مجید کو ہاتھ لگانا حرام ہے اسکے علاوہ مسجد میں جانا طواف کرنا قرآن مجید کو دیکھ کر یا زبانی پڑھنا حرام ہے۔ واضح رہے کہ (جنبی) جسکو نہانے کی حاجت ہو اسکے لیے بھی یہی حکم ہے۔ (بہشتی ثمر)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم شریف پر نام رکھنے کا حکم

(۳۳) حدیث :۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

ترجمہ :۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو۔ (بخاری و مسلم)

ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
انکے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

مسائل و فضائل :۔ قارئین گرامی! اللہ تعالیٰ جس کو اولاد نرینہ سے نوازے اسکو چاہیے کہ اُن کے اچھے نام رکھے یعنی بیٹا ہو تو حضورؐ کے نام مبارک پر نام رکھے بلکہ اس کے متعلق متعدد احادیث آتی ہیں۔ چند احادیث درج ذیل ہیں

★ جسکا لڑکا پیدا ہوا، اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کیلئے

اِس کا نام محمدؐ رکھے وُہ اور اُس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں گے۔
(احکام شریعت)

★ جب لڑکے کا نام محمد رکھو! تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اسکے لیے جگہ کشادہ کرو، اور اُسے بُرائی کی طرف نسبت نہ کرو یا اس پر بُرائی کی دُعا نہ دو۔

تعظیم جس نے کی مُحمّد کے نام کی
اللہ نے اُس پہ آتشِ دوزخ حرام کی

★ ملائکہ اس گھر کی زیارت کو آتے ہیں جس میں کسی کا نام محمد یا احمد ہے، اس کے علاوہ ایک روایت میں ہے کہ جن مشوروں میں اِس نام کا آدمی شریک ہو، اس میں برکت رکھی جاتی ہے۔ یک روایت میں ہے کہ تمہارا کیا نقصان ہے کہ تمہارے گھروں میں دو یا تین محمد ہوں۔ (بحوالہ شمع شبستانِ رضا جلد دوم صـ۵۶)

بہتر یہ ہے کہ صرف محمد یا احمد نام رکھے، اِس کے ساتھ جان وغیرہ اور کوئی لفظ نہ مِلائے کیونکہ فضائل تنہا اِن ہی اسمائے مبارکہ کے وارد ہوئے ہیں۔

○ یاد رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی کا نام محمد نہ تھا
مدارج النبوۃ صـ۴۵۵

انتباہ:۔ جسکا نام عبدالرحمٰن، عبدالخالق، عبدالقیوم، عبدالقدیر ہو اُسے رحمٰن، خالق، قیوم، قدیر کہنا حرام ہے۔ اِسلیئے کہ ان کا اطلاق غیر اللہ پر ناجائز ہے۔

عبدالمصطفیٰ، عبدالرسول، عبدالنبی نام رکھنا جائز ہیں کہ اِس نسبت کی شرافت مقصود ہے اور عبودیت کے حقیقی معنی یہاں مقصود نہیں ہیں۔

رہی عبد کی اضافت غیر اللہ کی طرف تو یہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ (بہار شریعت)

بہر حال نام ایسا رکھنا چاہیئے جس میں اچھے معنی پیدا ہوں، ایک لڑکی کا نام عاصیہ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر جمیلہ رکھ دیا، معلوم ہوا کہ اگر نام بُرا ہو تو اُسے بدل کر اچھا نام رکھ لینا چاہیئے، اسی طرح نام کو بگاڑنا بھی اچھا نہیں، معراج الدین کو ماجا، سراج الدین کو ساجا۔

مسئلہ: بچہ مردہ پیدا ہوا ہو تو نام رکھنے کی ضرورت نہیں۔ زندہ پیدا ہو کر وفات پا جائے تو نام رکھا جائے گا۔

شام کیوقت بچّوں کو باہر نہ نکالو: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شام ہو جائے تو بچّوں کو گھر سے نہ نکالو کہ اسوقت شیاطین منتشر ہوتے ہیں، جب ایک گھڑی رات گزر جائے تو کچھ حرج نہیں (دین مصطفٰی)

یاد رہے کہ بچّوں کو اور اشیاء کو نظر لگ جانا حق ہے، احادیث سے ثابت ہے، اگر بچہ کو نظر لگ جائے تو سورہ فاتحہ اور چاروں قُل پڑھ کر دم کریں۔ اوّل آخر درود شریف پڑھنا نہ بھولیں۔

گریۂ طفلاں: بعض بچّے ساری ساری رات روتے ہیں جس سے گھر والے بڑے پریشان ہو جاتے ہیں۔

۷۸۶

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط
ھی	ھی	ھی	ھی	ھی	ھی	ھی

یہ نقش لکھ کر مُوم جامہ کر کے گلے میں ڈالے انشاء اللہ آرام ہوگا۔

جسکا لڑکا نہ ہوتا ہو وہ کیا کرے :- فتاویٰ امام شمس الدّین سخاوی میں ہے کہ کسی کی فقط لڑکیاں ہوتی ہوں تو وہ اپنی حاملہ بیوی کے پیٹ پر انگلی سے لکھ دیا کرے۔ مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذَا الْبَطْنِ مُحَمَّدٌ چالیس روز تک یہ عمل کیا جائے مگر شروع حمل ہو۔ تو انشاءاللہ لڑکا ہی پیدا ہوگا۔ لڑکا ہونے پر اس کا نام محمد رکھ دے، اسی قسم کی روایت روح البیان میں بھی آئی ہے۔

ے یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا
بگڑے کو بھی لیتا ہے بنا نام محمدؐ

اولاد نہ ہونیکے اسباب بمع علامات وعلاج :- پہلی علت یہ ہے کہ عورت کے رحم یعنی بچہ دانی اُلٹ جاتی ہے۔

علامت :- بعد صُحبت عورت کے سر میں درد ہوتا ہو۔

علاج :- مغز بنولہ، مرغ کی بیٹ آب سیمیں حل کرکے حیض سے فارغ ہوکر تین روز روئی تر کرکے شیافہ سے بعد تین یوم یہ جماع کرے۔

دوسری علت :- عورت کے رحم کا مُنہ بند ہوجاتا ہے۔

علامت :- بعد جماع کے سارا بدن درد کرتا ہے، چہرہ زرد ہوجاتا ہے۔

علاج :- ہیرا ہینگ تل کے تیل میں حل کرکے بعد حیض تین روز شیافہ بعدہٗ جماع کرے۔

تیسری علت :- رحم کے مُنہ پر ورم یا گوشت آجانے سے حمل قرار نہیں پاتا۔

علامت :- بعد صُحبت کمر میں درد ہوتا ہے۔

علاج :۔ زیرہ سفید اور ہاتھی کا ناخن باریک پیس کر گائے کے گھی میں ملا کر شیا فہ لے۔

چوتھی علّت :۔ رحم کے سر پر کیڑا پیدا ہو جاتا ہے جو نطفہ کو کھا جاتا ہے۔

علامت :۔ ہڈیوں میں درد ہوتا ہے۔

علاج :۔ صابن سجی کھار قدرے پانی میں حل کر کے بعد حیض تین روز شیافہ لے بعدہٗ جماع کرے۔

پانچویں علّت :۔ اعتدال سے زیادہ رحم میں گرمی پیدا ہو جانا۔

علامت :۔ دِل کا دھڑکنا اور دِل کے مقام پر درد ہونا۔

علاج :۔ گائے کے گھی میں مغز نیب (نیم)، گُل گلاب پیس کر شیافہ لے بعد جماع کرے۔

چھٹی علت :۔ اعتدال سے زائد سردی جمع ہو جائے۔

علامت :۔ بعد جماع چھاتی میں درد ہوتا ہے۔

علاج :۔ کلونجی زیرہ سیاہ ہم وزن پاؤ سیر تل کے تیل میں پکائیں، جب نصف رہ جائے روئی تر کر کے تین روز شیافہ لے بعد جماع کرے۔

ساتویں علت :۔ دیو پری ام صبیان کا اثر ہونا۔

علامت :۔ بعد صُحبت کسی قِسم کا درد نہ ہونا۔

علاج :۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ تَاْسُوْنَ الْعَرْشَ الْکَرِیْمِ وَالْمَلَکَ الْقَدْرِ وَالْعَطَاءِ الْعَظِیْمِ وَالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمِ۔

نیک ساعت میں مُشک و زعفران سے لکھ کر بعد طہارت حیض کمر میں باندھے بعد ہم بستر ہو۔ (شمع شبستانِ رضا ج۲ ص۵۶)

والدین کو نظرِ رحمت سے دیکھنا مقبول حج کا ثواب

(۴۴) حدیث :- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ یَّنْظُرُ اِلٰی وَالِدَیْہِ نَظْرَۃَ رَحْمَۃٍ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ نَظْرَۃٍ حَجَّۃً مَّبْرُوْرَۃً قَالُوْا وَاِنْ نَظَرَ کُلَّ یَوْمٍ مِّائَۃَ مَرَّۃٍ قَالَ نَعَمْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ۔

ترجمہ :- حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جو بچہ اپنے والدین کو ایک دفعہ نظرِ رحمت سے دیکھے، اللہ تعالیٰ اُس کے عوض ایک مقبول حج کا ثواب لکھتا ہے، عرض کیا گیا کہ اگر دن میں سو (۱۰۰) مرتبہ دیکھے۔ فرمایا: ہاں (چاہے سو (۱۰۰) مرتبہ دیکھے) اللہ بہت بڑا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۴۲۱)

فوائد و مسائل :- محترم حضرات: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے معلوم ہوا کہ جو لڑکا یا لڑکی ایک دفعہ والدین کو نظرِ رحمت سے دیکھے اسکو ایک حج مقبول کا ثواب ملتا ہے، اسی طرح اگر کوئی اپنے والدین کو دن میں سو مرتبہ محبت کی نظر سے دیکھے تو سو حج کا ثواب ملے گا اگر ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ دیکھے تو ہزار حج کا ثواب ملے گا،

○ خیال رہے کہ یہ تو اپنے ماں باپ کی محبت کا ثواب ہے تو جو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت کی نظر سے ---------- دیکھے یا جنہوں نے دیکھا ہے انکو کتنا ثواب ملے گا۔

حقانی عفی عنہٗ کا یہ ایمان ہے کہ اُن کے نام کو دیکھنا، اور چومنا ثواب ہے، باعثِ نجات ہے۔

سامعین حضرات: والدین کی خدمت اور انکے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آنے کے متعلق متعدد مرتبہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا؛ یہاں تک کہ انہیں اُف تک بھی نہ کہو اور نہ جھڑکو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بھی والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کے متعلق حدیث کی کُتب میں آتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ ایک شخص نے عرض کیا کہ میرے اچھے برتاؤ کا زیادہ حقدار کون ہیں؛ فرمایا تمہاری ماں۔ سائل نے تین مرتبہ سوال کیا۔ آپؐ نے تین ہی مرتبہ ماں کے متعلق تاکید کی کیونکہ ماں کے بچہ پر تین احسان ہوتے ہیں۔ (۱) پیٹ میں رکھنا (۲) جننا (۳) پرورش کرنا اور باپ کا ایک احسان اسلیئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھی مرتبہ دریافت کرنے پر فرمایا۔ اَبُوْكَ یعنی تیرا باپ۔

○ اولاد ماں باپ دونوں کی خدمت کرے مگر مقابلہ کی صورت میں ادب و احترام باپ کا زیادہ کرے۔ خدمت و انعام ماں کی زیادہ کرے کیونکہ ماں کمزور دل ہے (مرقات)

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے جہاد میں جانے کیلئے اجازت طلب کی۔ فرمایا؛ کیا تیری ماں زندہ ہے، عرض کیا "ہاں" قَالَ فَالْزِمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا۔ فرمایا؛ کہ اُسے لازم پکڑو کیونکہ جنت ماں کے قدموں میں ہے۔ یعنی اپنی ماں کے پاس رہو، اسکی خدمت کرو۔ تمہارے لیے اس وقت جہاد سے بہتر ماں کی خدمت ہے۔ ایک روایت میں ہے۔ اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ کہ جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے (مرقات)

والدہ کی خدمت کا صلہ:۔ حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے جتنے مراتب حاصل ہوئے وُہ سب والدہ کی اطاعت سے حاصل ہوئے وُہ اس طرح کہ ایک مرتبہ میری والدہ نے مجھ سے پانی مانگا میں پانی لیکر حاضر ہوا لیکن پانی دور سے لانے کیوجہ

سے والدہ کی آنکھ لگ گئی۔ میں ساری رات پانی لیکر کھڑا رہا، جب والدہ کی آنکھ کھلی تو پانی پیش کیا تو والدہ نے خوشی سے مجھے بہت دعائیں دیں۔

حضراتِ گرامی! والدین کی خدمت کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح ارشادات ہمارے لیے قابلِ غور ہیں اور خاص کر اُن بدنصیبوں کیلئے جو اپنے والدین کو بُرا بھلا کہتے ہیں۔ جب وہ بوڑھے ہوجاتے ہیں تو اُنکو اپنے اوپر بوجھ سمجھتے ہیں ہمیں چاہیئے کہ اپنے والدین کی خوب خدمت کریں جو بچپن میں اولاد کے ساتھ شفقت محبت کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ اولاد کے کھانے پینے اور پہننے کا خیال کرتے ہوئے جب اولاد جوان ہوتی ہے تو اُنکی شادی کرا دیتے ہیں۔

ہمیں اُنکی خدمت اپنے لیے سعادت مندی تصوّر کرنی چاہیئے اور یہ سوچنا چاہیئے کہ اگر آج یہ بوڑھے ہیں تو کل ہم نے بھی بوڑھا ہونا ہے اگر ہم والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آئیں گے تو کل ہماری اولاد بھی ہمارے ساتھ حُسن سلوک سے پیش آئے گی۔

والدین کو ستانے والے کو دُنیا میں سزا: یاد رہے کہ علماء فرماتے ہیں کہ والدین کو ستانے والے کو آخرت کے علاوہ دُنیا میں بھی سزا مل جاتی ہے اکثر دیکھا گیا ہے کہ والدین کو ستانے والے دُنیا میں بھی چین سے نہیں رہتے، دربدر بھٹکا رہے پھرتے ہیں۔ ماں باپ کے خدمت گار دُنیا میں چین کی زندگی بسر کرتے ہیں، میرا اپنا ذاتی تجربہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزانہ دُعا ہے کہ وہ استقامت نصیب فرمائے اور جو والدین کے نافرمان ہیں، اُنکو فرمانبردار بنائے (آمین)،

حضرات گرامی: دورِ حاضر میں والدین کا ادب واحترام اور اساتذہ کی تکریم کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے تو ناچیز حقانی نے سمجھا کہ اساتذہ کے ادب واحترام

ے متعلق کچھ تحریر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پڑھکر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

سب سے پہلا رشتہ اُستادی و شاگردی کا:۔ شفا شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روح حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے اللہ کے دربرو نور تھا وہ نور تسبیح بولتا تھا تو فرشتے تسبیح بولتے تھے اسکی شرح کرتے ہوئے امام خفاجی رح لکھتے ہیں کہ "وہ نورِ محمدی" تسبیح بولتا تھا تو اسکی اقتدا میں فرشتے بھی تسبیح بولتے تھے (نسیم الریاض ص ۴۳۵)

پھر عالم اجسام میں اُستادی اور شاگردی کا رشتہ اُس وقت قائم ہوا جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے انکو سارے نام سکھائے گئے پھر فرشتوں کو حکم ہوا کہ ان اشیاء کے ناموں کی خبر دو تو فرشتے نہ بتا سکے جبکہ آدم علیہ السلام نے بتا دیئے پھر اللہ تعالیٰ کے حکم پر فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا جسکی وجہ سے اُسے اللہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ سے نکال دیا (قرآن)

فوائد:۔ اِس واقعہ سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔ نمبر ۱:۔ یہ کہ آدم ؑ کو فرشتوں نے سجدہ اِن کی اُستادی ثابت ہونے کے بعد کیا۔ نمبر ۲:۔ یہ کہ اُستاد کا ادب اللہ تعالیٰ خود کروا رہا ہے۔ لہٰذا جو اُستاد کا حق نہ مانے یا اُس کا ادب نہ کرے وُہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ نمبر ۳:۔ یہ کہ جو اپنے اُستاد کا ادب بجالاتا ہے وُہ اللہ تعالیٰ کا مقرب بن جاتا ہے اور جو اپنے اُستاد کو حقیر خیال کرتا ہے اُسکی شان میں گستاخی کے کلمات کہتا ہے اور اُسکی تعظیم کے افعال بجالانے سے انکار کرتا ہے۔ وُہ بارگاہ خُدا سے دُھتکار دیا جاتا ہے۔

واضح رہے کہ آدم ؑ کے واقعہ کے علاوہ حضرت موسیٰ ؑ اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ بھی اُستاد کے ادب و احترام کا پورا پورا درس دیتا ہے۔

اِسکے علاوہ حدیث میں بھی اُستاد کا اُدب و احترام کرنیکی تلقین ہے۔

○ واضح رہے اعلیٰحضرت امام الشاہ احمد رضا خاں بریلویؒ اُستاد کے اُدب و احترام کے متعلق اپنی تصانیف میں بہت کچھ تحریر کیا ہے اور خاص کر فتاویٰ رضویہ ج۱۰ ص۲ میں امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے۔ ایک حرف پڑھانے والا بھی اُستاد ہے:۔ کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مَنْ عَلَّمَنِیْ حَرْفًا فَقَدْ صَارَنِیْ عَبْدًا اِنْ شَاءَ بَاعَ وَاِنْ شَاءَ اَعْتَقَ ۔ جس شخص سے مجھے ایک حرف سکھایا اُس نے مجھے اپنا بندہ (غلام) بنالیا، اگر وُہ چاہے تو بیچ دے اور چاہے تو آزاد کر دے۔

یعنی اُستاد جس نے شاگرد کو ایک حرف بھی سکھایا آقا ہے اور شاگرد بمنزلہ غلام ہے اِسمیں یہ ضروری نہیں کہ اعلیٰ تعلیم دینے والا اعلیٰ اور ابتدائی تعلیم دینے والے کمتر اُستاد، بہرحال اُستاد ہے خواہ کسی درجے کا بھی ہو، اُستاد کے احسانات کو فراموش کر دینا انسانیت کے منافی ہے۔

○ آج کے شاگرد کو یہ احساس ہی نہیں کہ وُہ اُستاد کے احسانات کو پسِ پشت ڈال کر کس نقصان میں داخل ہو جاتا ہے۔

○ واضح رہے کہ فتاویٰ قادریہ ص۶۹ میں ہے کہ اُستاد کا حق والدین کے حق سے بھی زیادہ ہے۔ الغرض یہ کہ اگر شاگرد اپنے اُستاد کا دِلی احترام کرے گا اس کی خدمت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے علم کو چار چاند لگائے گا اور اُس کے ایسے شاگرد پیدا کرے گا جو اُس کے علم کو ساری دُنیا میں پھیلا کر اس کیلئے صدقہ جاریہ بنا دینگے، اساتذہ کی مالی خدمت کرنا امامِ اعظم کی سُنت ہے:۔ حضرت ابن حجر مکی رح الخیرات الحسان ص ۹۳ پر نقل فرماتے ہیں کہ لَمَّا خَتَمَ حَمَّادُ وَلَدُہٗ سُوْرَۃَ

اَلْفَاتِحَةِ اَعْطَی الْمُعَلِّمَ خَمْسَ مِائَةٍ. ترجمہ: جب (امام اعظم علیہ الرحمۃ) کے صاحبزادے حضرت حمادؒ نے سورہ فاتحہ ختم کیا تو امام صاحب نے انکے اُستاد کو پانچسو ۵۰۰ درہم دیئے بلکہ دوسرے قول کے مطابق ایک ہزار درہم دیئے۔ اور لطف کی بات یہ کہ جب بازار جاتے تو جو چیز اپنے لیے پسند فرماتے وُہی اُستاد کیلئے بھی لاکر پیش کر دیتے۔ (الخیرات الحسان)

قرآن کی عظمت و اُستاد کی خدمت:۔ اساتذہ کی خدمت کے متعلق اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رضویہ جلد دہم صفحہ ۲ پر ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک صالح مرد نے اپنے بیٹے کی تعلیم کیلئے ایک مُعلّم مقرر کیا ابھی معلّم نے سورہ فاتحہ ہی سکھائی تھی کہ اُس شخص نے بیٹے کے اُستاد کو چار ہزار دینار بطور شکرانہ اُستاد کی خدمت میں پیش کیے تو اُستاد نے کہا

مَیں نے سورہ فاتحہ ہی کی تعلیم دی، آپ نے چار ہزار دینار دے دیئے۔ بچے کے والد نے اُستاد سے کہا کہ آئندہ میرے بیٹے کو مت پڑھانا کیونکہ تیرے دل میں عظمتِ قرآن نہیں ہے۔

اُستاد کیلئے ضروری نوٹ:۔ اُستاد کیلئے یہ ضروری ہے کہ وُہ متعصب اور تنگ نظر نہ ہو شاگردوں کے مابین حق و انصاف قائم رکھے اور ہر طالب علم پر یکساں توجّہ دے تاکہ کوئی احساس کمتری کا شکار نہ ہو کیونکہ احساس کمتری ایسی دیمک ہے جو بہترین صلاحیتوں کو لکڑی کیطرح چاٹ جاتی ہے۔ نیز اُستاد کو چاہیئے کہ وُہ اخلاق سے گری ہوئی باتیں نہ کرے کیونکہ یہ چیز اُستاد کی سنجیدگی اور وقار کو ختم کر دیتی ہے۔ نیز اُستاد کو چاہیئے کہ شاگردوں کو اپنے بچّوں کیطرح سمجھے، کسی کی طرف بُری نگاہ سے نہ دیکھے بلکہ بُری نگاہ سے دیکھنے والا انسان کی

مرض میں مبتلا ہوجاتا ہے جیسا کہ تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۴۰ میں ابوعمر کا واقعہ موجود ہے۔ حقانی عفی عنہ

اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ہمیں والدین واساتذہ کا ادب و احترام کرنے کی سعادت بخشے۔ (آمین)

مسلمان کے مسلمان پر چھ(۶) حق

(۴۵) حدیث:۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَی الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ یَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَیَشْهَدُهٗ اِذَا مَاتَ وَیُجِیْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَیُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِذَا لَقِیَهٗ وَیُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَیَنْصَحُ لَهٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ

ترجمہ:۔ روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی سے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کے مومن پر چھ حق ہیں۔ نمبر۱: جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرو۔ نمبر۲: جب مرجائے تو جنازہ پر حاضر ہو۔ نمبر۳: جب دعوت دے تو قبول کرے۔ نمبر۴: جب اس سے ملے تو سلام کرے، اور نمبر۵: جب چھینکے تو جواب دے۔ نمبر۶: اور اس کی خیرخواہی کرے جب وہ غائب ہو یا حاضر۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۹۷)

قارئینِ گرامی! مندرجہ بالا حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر فرمایا: کہ مومن کے مومن پر چھ حق ہیں۔ اختصار کے ساتھ پانچ حق کی تشریح تحریر کرنے کے بعد اصل موضوع ''سلام'' کے متعلق آخر میں درج کروں گا۔

(۱) عیادت بنا ہے عود سے جسکے معنی لوٹنے یا رجوع کرنیکے ہیں چونکہ بیمار کی عیادت

بار بار کی جاتی ہے اس لیے اسے عیادت کہتے ہیں۔ ابوداؤد شریف میں ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیمار کی عیادت کرنے والے کے حق میں ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں، دوسری روایت میں عیادت کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ بیمار کی پوری مزاج پرسی یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک اپنا ہاتھ اس کی پیشانی یا ہاتھ پر رکھے پھر اس سے پوچھے کہ وہ کیسا ہے (مشکوٰۃ) اس پر ہاتھ رکھنا اظہار محبت ہے

(۲) جب مر جائے تو جنازہ پر حاضر ہو، لیکن افسوس کہ آجکل امیروں کے جنازوں پر بڑا ہجوم ہوتا ہے، غریب کے جنازہ پر لوگ کم ہوتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان بھائی کی نماز جنازہ پڑھے اور دفن کرنیکے بعد واپس آئے تو اس کو دو قیراط کا ثواب ملتا ہے، ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جو دفن سے پہلے آجائے، اس کو ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے۔ (بخاری)

(۳) جب دعوت دے تو قبول کرے، بشرطیکہ دعوت ناجائز نہ ہو، دعوت سے مراد کھانے کی دعوت اس کا قبول کرلینا سنّت ہے اور خاص کر ولیمہ کی دعوت کو قبول کرنا سنت مؤکدہ ہے بلکہ بعض علماء نے ولیمہ کی دعوت کو قبول کرنا واجب قرار دیا ہے۔

(۴) جب چھینک آئے تو سننے والے کو جواب دینا چاہیئے۔ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیئے، سننے والے کو یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہنا چاہیئے یعنی اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔

(۵) پس پشت خیر خواہی کرنا کمال ہے روبرو خیر خواہی کی باتیں کردینا آسان ہے بلکہ بسا اوقات خوشامد ہوتی ہے۔

۶ جب مومن سے ملے تو سلام کرے۔ **سلام کرنے کے متعلق** حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوْ۔ سلام کو پھیلاؤ تمہاری سلامتی اسی میں ہے۔

سلام دینے میں چالیس نیکیاں:۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء میں فرمایا کہ

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا۔

جب کوئی تمہیں سلامتی کے لفظ کہے تو تم بہتر الفاظ میں جواب دو یا پھر وہی الفاظ لوٹا دو۔

سلام کرنے کے متعلق ایک حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ پر دس نیکیاں اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ پر بیس نیکیاں، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ پر تیس نیکیاں اور اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ پر چالیس نیکیاں ملتی ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف)

سلام کی ابتدا کب ہوئی:۔ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۹۷ پر ہے کہ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے فرشتوں کو سلام کیا۔

گھر میں آتے جاتے سلام کہیں:۔ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۹۹ پر ہے کہ جب تم گھروں میں جاؤ تو گھر والوں کو سلام دو اور جب باہر نکلو تو اپنے گھر والوں سے سلام سے رخصت ہو۔

یاد رہے کہ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ کہیں کہ مومنوں کے گھر میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک تشریف فرما ہوتی ہے۔ (شرح شفا)

سلام میں پہل کسے کرنی چاہیئے:۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ چھوٹا بڑے کو

اور چلنے والا، بیٹھنے والے کو اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو سلام کریں، سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھنے والے کو۔

○ مُشرک کو سلام کرنے میں ابتدا نہیں کرنی چاہیئے اگر مُشرک خود سلام میں پہل کرے تو عَلَيْكَ کہہ دے، مُسلمان کے سلام کے جواب میں کم از کم وَعَلَيْكُمُ السَّلَام ضرور کہنا چاہیئے اگر وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ کا اضافہ کر دے تو افضل ہے۔

○ یاد رہے کہ مستحب یہ ہے کہ عورتیں بھی ایک دوسرے کو سلام کریں۔

سلام میں پہل کرنیوالے پر نوّے رحمتیں :۔ کیمیائے سعادت میں امام غزالیؒ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ جب دو مُسلمان باہمی ملاقات کے وقت ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں تو ان پر سَو رحمتیں نازل ہوتی ہیں جن میں نوّے پہل کرنے والے پر اور دس جواب دینے والے پر نازل ہوتی ہیں۔

وُہ لوگ جنہیں سلام نہ دیا جائے :۔ جو لوگ گناہ کے کام کر رہے ہوں اُن کو سلام نہیں کہنا چاہیئے مثلاً جواء کھیلنے والے، کبوتر بازی کرنے والے، شراب پینے والے کو سلام نہ کرنا چاہیئے ہاں اگر وُہ خود سلام کریں تو جواب دینا چاہیئے لیکن اگر جواب نہ دینے سے قوی اُمید ہو کہ اُن کو تنبیہ ہو گی، اور غلط کام سے رُک جائیں گے تو جواب نہ دے۔

سلام کے مسائل :۔ مَسئلہ :۔ سلام کرنا سُنت ہے اور جواب دینا واجب ہے اگر بلا عذر تاخیر کی تو گنا ہو گا۔

مَسئلہ :۔ جواب اتنی آواز سے دینا واجب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے

مَسئلہ :۔ آتے اور جاتے وقت سلام کریں جاتے وقت "خُدا حافظ" کہہ دیں

تو درست ہے لیکن سلام کے بعد کہیں۔

مَسئلہ :۔ اکثر لوگ حاجیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمارا سلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کرنا۔ حاجی صاحب نے "ہاں" کہہ دی تو یہ سلام پہنچانا واجب ہے نہ پہنچایا تو حاجی صاحب گنہگار ہوگا۔

سلام نہ کرنیکے مقامات :۔ جب مسجد میں آپ داخل ہوں اور لوگ تلاوتِ قرآن، درود شریف پڑھ رہے ہوں یا نماز کی انتظار میں بیٹھے ہوں انکو سلام نہ کریں یہ سلام کا موقع نہیں اگر کسی نے سلام کر دیا تو اُن پر جواب واجب نہیں (عالمگیری)

مَسئلہ :۔ درس و تدریس یا علمی گفتگو یا کہیں کوئی عالم واعظ کر رہا ہے لوگ سُن رہے ہیں یا نعت خوان نعت پڑھ رہا ہے سامعین نعت سُن رہے ہیں تو سلام نہ کریں اگر کوئی دُعا مانگ رہا ہے تب بھی سلام نہ کریں۔

مُسئلہ :۔ جو پیشاب یا پیشاب کے بعد پیشاب سُکھانے کیلئے ٹہل رہا ہے یا غُسل کر رہا ہے یا گانا گا رہا ہے یا کھانا کھا رہا ہے، اُن سب کو سلام نہ کریں۔

○ یاد رہے کہ جن صورتوں میں سلام کرنا منع ہے اگر کسی نے کر بھی دیا تو جواب واجب نہیں۔

مُصافحہ اور مُعانقہ کے مسائل :۔ "مُصافحہ" ہاتھ ملانے کو اور "معانقہ" گلے ملنے کو کہتے ہیں۔

مَسئلہ :۔ مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا چاہیئے نیز مُصافحہ کرتے وقت سلام بھی کرنا چاہیئے اور اگر درود شریف پڑھیں اور ساتھ ہی یہ دُعا پڑھیں تو زیادہ بہتر ہے۔ دُعا۔ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ۔

مَسئلہ :۔ لوگ آپس میں نماز کے بعد مصافحہ کرتے ہیں یہ جائز ہے۔

مسئلہ:۔ عیدین میں معانقہ کرنا جائز ہے۔ (قانون شریعت)

مسئلہ:۔ عالم باعمل کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے (دُرِّ مختار) والدین کے ہاتھ پاؤں چومنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ:۔ عادل بادشاہ، اولیاء کرام، عالم باعمل، والدین اور صالح آدمی کی آمد پر تعظیم کیلئے کھڑا ہو جانا جائز ہے، بلکہ غنیۃ الطالبین ص۳۱ پر ہے کہ مستحب ہے۔

مسئلہ:۔ بوقت ملاقات صرف سلام ادنیٰ درجہ ہے اور معانقہ کرنا انتہائی حالت ہے سلام اور مصافحہ کرنا درمیانی حالت ہے اور درمیانی حالت ہمیشہ اچھی ہوتی ہے۔ (مراۃ)

چھ چیزوں کے بدلے جنت کی ضمانت

(۳۶) **حدیث**:۔ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَضْمِنُوْ لِیْ سِتًّا مِنْ اَنْفُسِکُمْ اَضْمِنْ لَکُمُ الْجَنَّۃَ اُصْدُقُوْ اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْ اِذَا وَعَدْتُّمْ وَاَدُّوْ اِذَا اُئْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْ فُرُوْجَکُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ وَکُفُّوْ اَیْدِیَکُمْ۔

ترجمہ:۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے نفس کیطرف سے میرے لیے چھ چیزوں کے ضامن بن جاؤ، میں تمہارے لیے جنت کا ضامن ہوں، جب بات کرو تو سچ کہو، جب وعدہ کرو تو پورا کرو، جب امین بنائے جاؤ امانت ادا کرو، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، اور اپنی نگاہوں کو نیچے رکھو، اور اپنے ہاتھ برائی سے روکو۔ (مشکوٰۃ، ص۴۱۵)

قارئینِ کرام :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے "جَوَامِعُ الْکَلِمْ" کا معجزہ عطا فرمایا ہے۔ کہ آپؐ کے الفاظ و کلمات دیکھنے میں بہت مختصر ہیں مگر اپنے دامنوں میں کثیر معانی و مطالب کا خزانہ رکھتے ہیں۔ اگر انسان اِن چھ چیزوں کا عامل ہو جائے تو تمام گناہوں سے بچ جائے۔

اِس حدیث کا خُلاصہ یہ ہے کہ جو مسلمان اِن چھ چیزوں پر عمل کرنے کا عہد کرے اور ضامن بن جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے جنت کی ضمانت ہے بلکہ وہاں اعلیٰ درجہ پر فائز کیے جاؤ گے۔

چھ چیزوں پر مختصر تبصرہ

● **سچ بولنا** :۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ ہمیشہ سچ بولے اور ہرگز کبھی جھوٹ نہ بولے کیونکہ جھوٹ بولنا گناہ کبیرہ ہے اور پھر دوسری روایت میں منافق کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وُہ اکثر جھوٹ بولتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

● **وَعدہ پورا کرنا** :۔ مسلمان جب بھی کسی سے وَعدہ کرے تو اس وَعدہ کو پورا کرنا مسلمان کا اسلامی فریضہ ہے، وَعدہ سے مراد جائز وَعدہ ہے اگر کسی سے حرام کام کا وَعدہ کیا ہے اُسے ہرگز پورا نہ کرے حتیٰ کہ حرام کام کی نذر پوری کرنا حرام ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تین دن تک انتظار فرمانا :۔ حضرت ابن ابی الحماءؓ نے فرمایا ہے کہ اعلانِ نبوّت سے قبل مَیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سامان خریدا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ رقم میرے ذمّہ رہ گئی اور مَیں نے وَعدہ کیا کہ مَیں اِسی جگہ پر ابھی رقم لیکر آتا ہوں، لیکن مَیں بالکل بُھول گیا، پھر تیسرے دن یاد آنے پر وہاں پہنچا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وہی پایا۔

حضور علیہ السلام نے صرف اتنا فرمایا کہ تو نے مجھے مشقت میں ڈال دیا کیونکہ تین دن سے میں اسی جگہ پر تمہارا انتظار کر رہا ہوں ۔ (مشکوٰۃ، ص ۴۱۶)

امانت کی ادائیگی :۔ امانت مال کی ہو یا بات کی یا کسی اور چیز کی خیانت کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے ، امانت صرف مال کی نہیں ہوتی بلکہ اگر کسی شخص کو کسی راز کا امین بنا دے تو یہ بات اور راز بھی امانت ہے اس میں بھی خیانت حرام اور گناہ کبیرہ ہے ۔ مثلاً میاں بیوی مباشرت کے وقت تنہائی میں جو کچھ کہتے یا کرتے ہیں اس معاملہ میں عورت مرد کی امین اور مرد عورت کا امین ہے ۔ اگر عورت یا مرد نے ان رازوں کو فاش کیا تو امانت میں خیانت کرنے کا گناہ لازم ہو گا ۔

شرمگاہوں کی حفاظت :۔ چوتھی چیز آپ ؐ نے بیان کی کہ زنا کاری سے بچنے کا عہد کریں اور ہرگز اپنی شرمگاہوں کو اس گناہِ عظیم سے آلودہ نہ کریں زناء کے متعلق قرآن مجید میں بھی ممانعت آئی ہے ، ارشاد ہوتا ہے ۔

لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَسَاءَ سَبِیْلاً .

زنا کے قریب نہ جاؤ کیونکہ وہ بے حیائی اور راہ بد ہے ۔ (پ ۱۵ ع ۴)

○ اس کے علاوہ مشکوٰۃ شریف ص ۱۱ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل ہے کہ جب انسان زناء کرتا ہے تو اس سے ایمان خارج ہو جاتا ہے ۔

○ یاد رہے کہ ایمان خارج ہونے سے مراد کمال ایمان یا نورِ ایمان مراد ہے یعنی زناء کے وقت نورِ ایمان نکل جاتا ہے ۔

مسئلہ :۔ یاد رہے کہ لواطت کرنا ، کرانا زناء سے بھی زیادہ برا ہے ۔

نگاہوں کو نیچے رکھنا:۔ یعنی راستے میں بیٹھو یا چلو تو نگاہوں کو نیچا کرلو، یہ راستہ کا حق بھی ہے کیونکہ اس سے انسان بے حیائی اور بُرے کاموں سے بچا رہتا ہے یہ حکم مرد اور عورت دونوں کو ہے بلکہ سورہ نور میں مومن مردوں اور عورتوں کو نگاہ نیچے رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (پ ۱۸) کسی عورت پر اچانک نظر پڑ جائے تو پھیر لینی چاہیئے۔

○ یاد رہے کہ پہلی نظر معاف ہے دوسری پر گناہ ہوگا۔ (ترمذی)

ہاتھوں کو روکے رکھنا:۔ یعنی انسان کو چاہیئے کہ ہاتھوں کے علاوہ بھی اپنے ہر عضو پر کنٹرول رکھے۔ حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ صرف ہاتھوں کو گناہ اور بُرائی سے بچائے رکھے۔ باقی بدن کے اعضاء کو آزاد چھوڑ دے چونکہ انسان کے زیادہ تر کام ہاتھوں سے انجام پاتے ہیں، اس لیے مثال کے طور پر اس حدیث میں ہاتھوں کی بُرائی سے روکے رہنے کا ذکر آیا ہے۔

بارگاہ خدا میں دعا ہے کہ وہ ہمیں ان چھ چیزوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب ترکاری کدو شریف

(۴۷) **حدیث**:- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ الْقَرْعَ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کدو سے محبت کرتے تھے۔ (ابن ماجہ)

○ ابن ماجہ کی روایت کے علاوہ امام بخاری نے چار مختلف مقامات پر کئی ذرائع سے کدو شریف کے متعلق روایت بیان کی ہیں ایک درج ذیل ہے۔

○ حضرت ابو طالوت تابعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ کدو کی ترکاری کھا رہے ہیں اور یہ فرما رہے تھے کہ اے واہ لے درخت! مجھ کو تجھ سے کتنی محبت ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے محبت فرمایا کرتے تھے۔ (ترمذی) ج ۲

حضراتِ محترم:- کدو شریف کی ترکاری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت محبوب و مرغوب تھی۔ اس بارے میں متعدد احادیث مروی ہیں، ایک روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے میں شریک تھا میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کدو کے ٹکڑوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تناول فرماتے تھے، اُس وقت سے میں ہمیشہ کدو کی ترکاری سے محبّت رکھتا ہوں۔

○ کدو کی ترکاری کھانا سُنت ہے اس لیئے اکثر بزرگ کدو کی ترکاری کو ثواب سمجھ کر کثرت سے کھایا کرتے تھے بلکہ ایک دوسرے کو بطور تحفہ بھیجا کرتے تھے۔

کدو شریف سے امام ابو یوسف کی محبت:- حضرت امام ابو یوسف جو کہ حضرت امام

اعظم رضی اللہ عنہ کے خاص شاگرد تھے۔ آپ کے دربار میں کدو کی ترکاری کا ذکر چھڑ گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب و مرغوب ترکاری ہے لہٰذا ہم سب لوگ کدو کو بے حد پسند کرتے ہیں یہ سُن کر ایک شخص نے یہ کہہ دیا کہ مجھے تو کدو کی ترکاری پسند نہیں ہے۔

اِس گستاخ شخص کی زبان سے یہ الفاظ سُن کر حضرت امام ابو یوسف غیظ و غضب میں آ گئے اور تلوار اٹھا کر فرمایا کہ جلدی تو بہ کرو ورنہ میں تیری گردن اڑا دوں گا۔ چنانچہ اُس شخص نے بھرے دربار میں فوراً توبہ کر کے تجدیدِ ایمان کر لیا اور اُسکی جان بچ گئی۔ (مرقات)

کدو شریف سے عبداللہ بن عمر کی محبت:۔ عبداللہ بن عمرؓ ایک مرتبہ کدو کے سالن سے کھانا تناول فرما رہے تھے، اُن کے فرزند حضرت سالم بن عبداللہ نے کہا کہ مجھے کدو پسند نہیں تو عبداللہ بن عمرؓ نے سُن کر فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب و مرغوب غذا کدو کو ناپسند کرنا توہینِ رسالت کے مترادف ہے۔ آپؓ نے اپنے بیٹے کو گھر سے نکال دیا اور ایک عرصہ تک بول چال بند کر دی۔

کدو کا ذکر قرآن میں:۔ حضرت یونسؑ جب مچھلی کے پیٹ سے باہر آئے تو ان پر کدو کی بیل کا سایہ ڈال دیا گیا۔

ارشاد ربانی ہے۔ ترجمہ: پھر ہم نے ڈال دیا ان کو کُھلے میدان میں جبکہ وہ بیمار اور کمزور تھے۔" وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۝ ان کے اوپر ہم نے کدو کی بیل اُگا دی۔ ان کو ہم نے ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ افراد پر مامور کیا۔

پ ۲۳ ع ۹-

کدو کے فوائد:۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عَلَيْكُمْ بِالْقَرْعِ فَإِنَّهُ يَزِيْدُ فِي الْعَقْلِ وَيُكَثِّرُ فِي الدِّمَاغِ

تمہارے لیے کدو عقل کو بڑھاتا ہے اور دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ (ابن حبان)

ایک اور حدیث میں یوں آتا ہے کہ عَلَيْكُمْ بِالْقَرْعِ فَإِنَّهُ يَزِيْدُ فِي الدِّمَاغِ وَعَلَيْكُمْ بِالْعَدَسِ فَإِنَّهُ قُدِّسَ عَلٰى لِسَانِ سَبْعِيْنَ نَبِيًّا

ترجمہ:۔ تمہارے لیے کدو موجود ہے کہ یہ دماغ کو بڑھاتا ہے۔ مزید تمہارے لیے مسور کی دال ہے جسے کم از کم ستر "۷۰" انبیاء کی زبان پر لگنے کا شرف حاصل رہا ہے۔

(طبرانی)

○ ایک اور روایت میں آتا ہے کہ کدو غمگین دل کو مضبوط کرتا ہے۔

قارئینِ گرامی: سنتِ نبوی کے پیشِ نظر محدثین کے یہاں کدو کو بڑی اہمیت حاصل رہی ہے اور مختلف بیماریوں بلکہ کمزوریوں کے علاج میں بھی اسے بڑی عقیدت سے کھایا جاتا ہے۔

○ کدو کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کے چھلکے کا پانی نچوڑ کر عرق گلاب میں ملا کر کان میں ڈالنے سے وہاں کے ورم کم ہو جاتے ہیں یہ نسخہ آنکھوں کی سوزش میں بھی مفید ہے۔

○ کدو کا پانی جوڑوں پر ملنے سے دردوں کو آرام ہوتا ہے۔ کدو کو کاٹ کر جسم پر ملنے سے بخار ختم ہو جاتا ہے۔

گوشت یا دال مسور میں ملا کر استعمال کریں تو قبض کشا ہے۔

(طبِ نبوی اور جدید سائنس صفحہ ۲۷)

دو شفا دینے والی چیزیں

(۳۸) **حدیث:** عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالشِّفَائَیْنِ الْعَسَلُ وَالْقُرْاٰنُ۔ (ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ دو شفاؤں کو لازم پکڑو ایک شہد کو دوسرا قرآن کو۔ (مشکوٰۃ، ص ۲۹۱)

فوائد و فضائل: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزیں شہد اور قرآن کو جسم شفا فرمایا اسی طرح قرآن پاک میں بھی شہد کے بارے میں ارشادِ خداوندی ہے۔ فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ۔ یعنی شہد میں تمام انسانوں کیلئے شفا ہے اور قرآن مجید کے بارے میں سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا، شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔ کہ قرآن مومنوں کیلئے شفا اور رحمت ہے۔ (پ ۱۵ ع ۹)

○ شہد کے متعلق ایک اور حدیث میں یوں آتا ہے کہ جو شخص ہر مہینے میں تین دن صبح کو شہد چاٹ لے تو اس کو کوئی بڑی بلا نہیں پہنچے گی۔

قارئین گرامی! کتنا سستا اور مختصر اور آسان نسخہ ہے جو کہ ہر چھوٹا بڑا مرد و عورت، امیر و غریب سبھی اس کو استعمال کر سکتے ہیں کہ ایک تولہ خالص شہد صبح سویرے نہار منہ باوضو ہو کر اور یہ نیت

کر کے ہر مہینے میں تین دن چاٹ لیا کرے کہ مجھ کو کوئی بلا نہ پہنچے تو انشاءاللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق بڑی بڑی بلائیں اور لاعلاج بیماریاں اُس کے قریب نہیں آئیں گی اور روزانہ قرآن مجید کی یہ کچھ آیتیں تلاوت کرتا رہے۔

واضح رہے کہ شہد ایک غذا ہونے کے علاوہ بہت سے امراض کی دوا بھی ہے۔

قرآن مجید میں ایک سورۃ کا نام "سورہ نحل" ہے جسمیں شہد کی مکھیاں اور شہد کی خوبیاں بیان کی گئیں۔

○ ڈاکٹر اور یونانی اطباء سب کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ شہد اعضاء رئیسہ کی کمزوری اور ضعفِ اعصاب کی بہترین دوا ہے۔ مصفیٰ خون اور مقوی معدہ بھی ہے۔

اور لطف کی بات یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مرغوب و محبوب غذا بھی ہے۔

جیسا کہ بخاری شریف میں ہے۔ یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حلوا اور شہد کو پسند فرماتے تھے۔

○ مدارج النبوۃ میں ہے کہ عام طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت شہد میں پانی ملا کر نوش فرمایا کرتے تھے۔

گرگٹ کو قتل کرنا سَو نیکی کے برابر ہے

(۴۹) حدیث:- وَعَنْ اُمِّ شَرِیْكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزْغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو قتل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اوپر جلائی جانے والی آگ کو پھونک مار مار کر بھڑکاتا تھا۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۳۶۱)

گرگٹ کیا ہے؟ گرگٹ مشہور جانور ہے۔ چھپکلی سے بڑا ہوتا ہے دُم لمبی ہوتی ہے، سبزیوں میں رہتا ہے، اِسکو قتل کرنے کے بے شمار فائدے ہیں، ایک فائدہ تو یہ ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو گرگٹ کو پہلی ضرب میں قتل کرے گا اُس کے لیے سَو نیکی لکھی جائے گی اور جو دوسری ضرب میں مارے گا، اُسکو اس سے کم نیکی ملے گی اور جو تیسری ضرب میں قتل کرے گا، اُسکو اِس سے بھی کم نیکی ملے گی۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کا نام چھوٹا فاسق رکھا۔ (مشکوٰۃ، جلد ۲ صفحہ ۳۶۱)

نمک کو بیٹ سے گندہ کردینا گرگٹ کا مشغلہ: گرگٹ زہریلا اور موذی جانور ہے جو انسانوں کو دیکھ کر سبز و سرخ رنگ کا ہو جاتا ہے، کھانوں کو زہریلا اور خراب

کر دینا اس خبیث جانور کی خصوصی عادت ہے خاص کر نمک کو اپنی بیٹ سے گندہ کر دینا اس کا بہترین مشغلہ ہے اور پھر جس آگ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام ڈالے گئے تھے یہ خبیث جانور شیطان کا آلہ کار بن کر اس آگ پر پھونک مار مار کر اسکو مزید بھڑکاتا تھا۔ اسلئے یقیناً اس کو قتل کر دینا ثواب ہے اور جو اس دشمنِ رسول کو قتل کرے گا وہ یقیناً ثوابِ عظیم کی دولت سے مالا مال ہوگا۔

○ یاد رہے کہ گرگٹ آگ کو بھڑکانے کیلئے پھونکیں مارتا تھا اور ہدہد چونچ میں پانی لاکر آگ پر ڈالتا تھا جسکی وجہ سے پانی کا بادشاہ قرار پایا اور گرگٹ کو قتل کا حکم دیا۔ گرگٹ کے علاوہ سانپوں کو بھی حضور علیہ السلام نے مار دینے کا حکم فرمایا۔

تمام سانپوں کو قتل کردو:۔ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام سانپوں کو قتل کر دینے کا حکم فرمایا اور جو شخص انتقام کا خوف کرے وہ میرے طریقے پر نہیں ہے۔

دوسری روایت میں یوں فرمایا مفہوم یہ کچھ اس طرح ہے۔ پانچ جانور فاسق ہیں۔ انکو حل وحرم میں قتل کر دیا جائے۔

(۱) چوہا (۲) کوّا (۳) چیل (۴) بچھو (۵) کٹھکنا کُتا۔ (مشکوٰۃ ص۲۳۶)

○ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے تصریح کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے علاوہ دوسرے موذی جانوروں کو بھی حل وحرم میں قتل کر سکتے ہیں مثلاً شیر، چیتا، بھیڑیا وغیرہ۔

○ مرقاۃ کے حاشیہ میں ہے کہ ہر حملہ کرنے والا درندہ کٹھکنے کُتے کے حکم میں ہے کہ اسکو بھی حل وحرم میں ہر جگہ قتل کر دینا جائز ہے۔

○ یاد رہے کہ جانور یا زراعت یا کھیتی یا مکان کی حفاظت کیلئے یا شکار کیلئے کُتا پالنا جائز ہے اور یہ مقصد نہ ہو تو پالنا ناجائز ہے۔ (دینِ مصطفیٰ بحوالہ فتح القدیر)

● یاد رہے کہ پہلے سانپ جنّت میں رہتا تھا، شیطان جب جنّت میں گیا تو وہ سانپ کے مُنہ میں بیٹھ کر جنّت میں گیا اور آدم علیہ السلام کو دھوکہ دیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تم اور حوّا، اور سانپ جنّت سے اتر جاؤ تم میں بعض بعض کے دشمن رہیں گے یعنی انسان اور سانپ ایک دوسرے کے اُس دِن سے دشمن ہیں۔ (مراۃ جلد ۵ ص۳۰)

سانپ کے متعلق اہم معلومات:۔ سانپ کی طبعی عمر ایک ہزار سال ہوتی ہے ہر سال اپنی کھال اُتارتا ہے اُسکی آنکھ میں پتلی گردش نہیں کرتی اسکے دانت توڑ دیئے جائیں تو پھر اُگ آتے ہیں دُم کاٹ دی جائے تو جلد اُگ آتی ہے، انسان سے ڈرتا ہے، آگ سے خوش ہوتا ہے، دودھ بہت رغبت سے پیتا ہے اگر ذبح کر دیا جائے تو کئی دِن تک زندہ رہتا ہے جب اندھا ہو جائے تو سبز سونف جو درخت میں لگی ہو اُس سے اپنی آنکھیں مَلتا ہے تو بینائی لوٹ آتی ہے۔ (مراۃ)

مکھّی کے ایک پَر میں شفا دُوسرے میں بیماری

(۴۰) حدیث:۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَآءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهٗ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِی الْاٰخَرِ دَاءً رَوَاهُ الْبُخَارِیْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے برتن میں مکھّی گر پڑے تو پوری مکھّی کو برتن میں ڈبو دو پھر اسکو نکال کر پھینک دو کیونکہ اس کے ایک پَر میں شفا اور دوسرے میں بیماری ہے۔

(مشکوٰۃ ص)

فوائد ومسائل:۔ ذباب، ذُبّ سے بنا ہے دفع کرنا مکھی کو ذباب اسلئے کہ اس کو بار بار دفع کیا جاتا ہے مگر یہ آتی رہتی ہے۔

حدیث میں ظاہر معنی مراد ہیں، کسی توجیہ کی ضرورت نہیں، اللہ تعالیٰ نے بہت سے جانوروں میں زہر و تریاق جمع فرما دیا ہے۔ شہد کی مکھی کے منہ سے شہد نکلتا ہے جو بیماریوں کی شفا ہے اور اسکے ڈنگ سے زہر نکلتا ہے جو بیماری ہے۔ بچھو کے ڈنگ میں زہر ہے اور اس کی راکھ زہر کا علاج ہے۔

○ دوسری روایت میں مکھی کے متعلق آتا ہے کہ یہ زہریلا بازو پہلے ڈالتی ہے تم دوسرے بازو کو غوطہ دیکر باہر پھینکو، زہریلا بازو پہلے ڈالنا مکھی کی فطری عادت ہے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر مخلوق کی ہر خاصیت سے باخبر ہیں حاکم بھی ہیں حکیم بھی ہیں۔

مکھی میں دس خاصیتیں:۔ مکھی میں دس خواص ہیں جو کہ مفتی احمد یار خان رح مرقات کے حوالے سے مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ ص ۶۷۹ پر درج کیے ہیں۔

(۱) اس میں زہر اور تریاق دونوں جمع ہیں۔

(۲) وہ جانتی پہچانتی ہے کہ کس بازو میں زہر ہے کس میں تریاق۔ اس لیے پہلے زہریلا بازو ڈالتی ہے۔

(۳) سفید کپڑے پر کالا پاخانہ، کالے کپڑے پر سفید پاخانہ کرتی ہے۔

(۴) کدو کے درخت پر بہت ہی کم بیٹھتی ہے اسلئے کہ یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے باہر آنے پر کدو کے درخت کے نیچے رکھا گیا تھا۔ (جیسا کہ قرآن مجید میں ہے)، تاکہ آپ مکھیوں سے محفوظ رہیں۔

(۵) گندی اور عفونت کی جگہ میں بہت ہوتی ہیں مگر زمانہ حج میں منیٰ شریف میں

نہیں ہوتیں حالانکہ وہاں قربانیاں حاجیوں کی بے اعتدالیوں کی وجہ سے گندگی و عفونت بہت ہوتی ہے۔

(۶) اتنی بہادر ہے کہ بادشاہوں کے منہ اور سر پر بے تکلف جا بیٹھتی ہے۔ اس سے متکبرین کا تکبر ٹوٹتا ہے۔ یہی جواب حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے مامون رشید کو دیا تھا جب اُس نے مکھی کے متعلق پوچھا کہ کیوں پیدا کی گئی۔

(۷) اس کی عمر چالیس (۴۰) دن ہوتی ہے۔

(۸) سوا شہد کی مکھی کے باقی تمام مکھیاں دوزخ میں ہوں گی، دوزخیوں کو عذاب دینے کے لیئے۔

(۹) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر اور آپ کے کپڑوں پر کبھی مکھی نہ بیٹھی۔

(۱۰) یہ ہضم نہیں ہوتی اگر پیٹ میں چلی جائے تو انسان کو قے ہو جاتی ہے۔

اہم معلومات سوالاً و جواباً

احادیث مبارکہ کی اقسام و تعریفیں

س : حدیث کسے کہتے ہیں ؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔
افعال سے آپؐ کے وہ امور مراد ہیں جو آپؐ کی ذاتِ اقدس سے ظاہر ہوئے اور اُنکی اتباع کا بھی حکم دیا گیا۔ اس قید سے آپؐ کے طبعی اور خصوصی امور خارج ہوئے۔
واضح رہے کہ بعض نے صحابہ کرام و تابعین کے قول و فعل اور تقریر کو بھی حدیث سے موسوم کیا ہے۔

س : علمِ حدیث کا موضوع کیا ہے ؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ ہے، اس لحاظ سے آپؐ اللہ تعالیٰ کے آخری اور سچے رسول ہیں۔

س : علمِ حدیث کی غرض و غایت کیا ہے ؟

ج : غرض یہ ہے کہ احکام خداوندی پر صحیح طور پر عمل کر کے دارین کی سعادت حاصل کی جائے۔

س : حدیث کی کتنی قسمیں ہیں ؟

ج : تین قسمیں ہیں۔ (۱) مرفوع۔ جس کی سند حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ جائے مثلاً کہا جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
(۲) موقوف۔ جس کی سند صحابی تک پہنچے۔ مثلاً کہا جائے کہ ابنِ عباسؓ نے فرمایا۔

(۳) مقطوع۔ جسکی سند تابعیؒ تک پہنچے۔

س: حدیث مرفوع کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج: تین۔ (۱) قولی (۲) فعلی (۳) تقریری

س: باعتبار اس بات کے کہ راوی تک اصل حدیث کس طرح پہنچی کتنی قسمیں ہیں؟

ج: چار قسمیں ہیں۔ (۱) حدیث متواترہ۔ جسکے روایت کرنے والے ہر زمانے میں اس قدر زیادہ لوگ ہوں کہ ان کا جھوٹ پر متفق ہو جانا عادتاً محال ہو۔

(۲) مشہور۔ جس کو دو سے زیادہ راوی روایت کریں، اسی کو مستفیض بھی کہتے ہیں۔

(۳) عزیز۔ جس کو دو راوی روایت کریں اور تمام اسناد میں کہیں دو سے کم نہ ہوں۔

(۴) غریب۔ جسکے سلسلہ اسناد میں کہیں صرف ایک ہی راوی رہ گیا ہو۔

صحابی و تابعی کی تعریف

س: صحابی اور تابعی کسے کہتے ہیں؟

ج: صحابی جس کو بحالت ایمان حضور علیہ السلام کی صحبت نصیب ہوئی اور ایمان ہی پر اس کا خاتمہ ہو۔ تابعی جس نے بحالت ایمان کسی صحابی سے ملاقات کی اور ایمان ہی پر خاتمہ ہوا۔

مراتب ارباب حدیث

س: شیخ کسے کہتے ہیں؟

ج: حدیث کے معلّم یا محدّث کو شیخ کہتے ہیں۔

س : محدثین کی اصطلاح میں حافظ کسے کہتے ہیں ؟

ج جسکو ایک لاکھ احادیث متناً و سنداً اور اسکے روات کے حالات جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔

س : حُجت کسے کہتے ہیں ؟

ج جسکو تین لاکھ احادیث متناً و سنداً و جرحاً و تعدیلاً محفوظ ہوں۔

اقسام کتب حدیث

س : محدثین کی اصطلاح میں جامع کسے کہتے ہیں ؟

ج جس میں آٹھ عنوانوں کے تحت احادیث لائی جائیں۔ جو یہ ہیں۔

آداب، عقائد، فتن، احکام، اشراط، مناقب۔ سیر، تفسیر

س : سُنن کسے کہتے ہیں ؟

ج جسمیں فقہ کے احکام کے متعلق احادیث ہوں جیسے سنن ابو داؤد، نسائی

س : مسند کسے کہتے ہیں ؟

ج جس کتاب میں ترتیب صحابہ سے احادیث لائی جائیں جیسے مسند احمد بن حنبل

س : معجم کسے کہتے ہیں ؟

ج جس کتاب میں ترتیب شیوخ سے احادیث لائی جائیں۔

س : صحاحِ ستّہ سے کیا مراد ہے ؟

ج حدیث کی چھ مستند کتابیں۔ بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی ابن ماجہ۔

س : بخاری شریف میں کُل کتنی احادیث ہیں ؟

ج بشمول مکررات ۷۳۹۷، معلقات ۱۳۴۱، متتابعات ۳۴۴۔ ۹۰۸۲ نو ہزار بیاسی ہیں۔

س : متفق علیہ سے کیا مراد ہے ؟

ج وہ حدیث جنکو امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے نقل کیا ہو۔

س : متفق علیہ احادیث کی تعداد کتنی ہے ؟

ج (۲۳۲۶) دو ہزار تین سو چھبیس۔

س : صحیح بخاری میں کتنی کتابیں اور کتنے ابواب ہیں ؟

ج (۱۶۰) ایک سو ساٹھ اور باب (۳۴۰۰) ہیں۔

س : مشکوٰۃ شریف میں احادیث کی تعداد کتنی ہے ؟

ج (۵۹۴۵) پانچ ہزار نو سو پینتالیس۔

فقہ

س : مذاہب اربعہ سے کیا مراد ہے ؟

ج چاروں آئمہ کرام کے مذاہب یعنی حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی

خیال رہے کہ دین و مذہب کے معنی میں فرق ہے مذہب کے معنی راستے کے ہیں

س : احکامِ اسلامیہ کے مراکز و ماخذ کتنے اور کون سے ہیں۔

ج چار ہیں (۱) کتاب اللہ (۲) سُنت (۳) اجماعِ امت (۴) قیاس۔

س : فقہ کسے کہتے ہیں ؟

ج لُغت میں فقہ کے معنی سمجھ بوجھ آتا ہے، لیکن اصطلاح شرع میں فقہ اِس علم کو کہتے ہیں جس کے ذریعے قرآن وسنت کی وضاحت کی جائے اور ضرورتِ زندگی کے تمام مسائل کو اسلامی طریقہ میں ڈھالنے کے لیے اس سے مدد لی جائے۔

چند فقہی اصطلاحات

س : امر کتنے معنی میں استعمال ہوتا ہے؟

ج سولہ ہیں۔

س : فرض کسے کہتے ہیں؟

ج وہ اصول جو قطعی دلیل سے ثابت ہوں جنکو ادا کرنا ضروری ہے انکا انکار دین سے پھر جانیکے مترادف ہو جاتا ہے اور ان پر عمل نہ کرنا شدید گناہ ہوتا ہے مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج۔

س : فرض کفایہ کسے کہتے ہیں؟

ج وہ افعال وارکان یا نماز کی رکعات جو فرض تو نہیں لیکن فرض کے بعد سب سے زیادہ ضروری ہیں جنکا ادا کرنا لازم ہو اور دلیل ظنی سے ثابت ہو

س : سُنّت مؤکدہ کسے کہتے ہیں؟

ج وہ سُنن جن کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی اور ہمیشہ کیا۔

س : سُنّت غیر مؤکدہ کسے کہتے ہیں؟

ج وہ سُنّتیں جو آپ علیہ السلام نے مسلسل ادا نہیں فرمائی اور انکی تاکید بھی نہیں فرمائی جنکے ادا کرنے میں ثواب نہ ادا کرنے میں عتاب نہیں۔

س : مستحب کسے کہتے ہیں؟

ج وہ فعل جو شریعت میں پسند کیا گیا ہو خواہ حضور علیہ السلام نے خود کیا یا ترغیب دی یا علماء نے پسند کیا۔ اگرچہ حدیث میں اس کا ذکر نہ ہو اس کا کرنا ثواب نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہیں۔

س : مباح کسے کہتے ہیں ؟

(ج) ایسا کام جسکا کرلینا جائز ہو، نہ اس کو کرنے کا ثواب ہو نہ ترک کرنے کا عذاب ۔

س : حرام قطعی کسے کہتے ہیں ؟

(ج) یہ فرض کا مقابل ہے یعنی جس کی ممانعت دلیل قطعی سے ثابت ہو ایک بار بھی قصداً کرنا گناہ کبیرہ و فسق ہے اور حرام سے بچنا فرض اور ثواب ہے ۔

س : مکروہ تحریمی اور مکروہ تنزیہی میں کیا فرق ہے ؟

(ج) مکروہ تحریمی وُہ کام ہے جسکی ممانعت ظنّی دلیل سے ثابت ہو اور اِس کا کرنا گناہ ہو ۔

مکروہ تنزیہی ۔ جِس کا کرنا شرع کو پسند نہیں جس کا چھوڑ دینا ثواب ہے اور کرنے میں عذاب تو نہ ہو لیکن ایک قسم کی بُرائی ہو البتہ اِس سے بچنا اچھا ہے ۔

اِسلام کی بنیادی معلومات

س : اسلام کے بُنیادی عقائد کتنے اور کون سے ہیں ؟

(ج) پانچ ہیں ۔ توحید ، رسالت ، ملائکہ ، آسمانی کتب ، آخرت

یہی وُہ بُنیادی عقائد ہیں جن پر ایمان لانا ہر اِنسان کا فرض اوّلین ہے ۔

س : اصل اور عقیدہ کے کیا معنی ہیں ؟

(ج) اصل اور عقیدہ ایک ہی بنیادی حقیقت کے دو نام ہیں اصل کے لفظی معنی

جڑ اور بنیاد کے ہیں۔

عقیدہ عقد سے نکلا ہے عقد کے معنی باندھنا اور گرہ لگانے کے ہیں۔

س : اِسلام کے لغوی معنی کیا ہیں ؟

ج اپنے کو پیش کرنا ، مُقید کرنا۔

س : ایمان کے معنی کیا ہیں ؟

ج یہ لفظ امن سے ہے۔ اِسکے معنی ہیں ، امن دینا۔ شریعت میں اِن عقیدوں کا نام ایمان ہے۔ جنکو اختیار کرنے سے اِنسان کفر سے بچ جاتا ہے۔ واضح رہے کہ ایمان دِل سے تصدیق اور زبان سے اقرار کرنے کو کہتے ہیں۔ (امام اعظم)

س : دین کس زبان کا لفظ ہے اور اسکے معنی کیا ہیں ؟

ج دین سامی زبان کا لفظ ہے۔ دین کے لغوی معنی بدلہ، جزا اور مکافات کے ہیں۔

س : فلسفہ اور منطق کے حقائقِ دین کس نے ثابت کیئے ؟

ج حضرت امام فخر الدّین رازی رحمتہ اللہ علیہ نے۔

س : کلمہ طیبہ میں کُل کتنے حروف ہیں ؟

ج (۴۸) حروف ہیں۔

س : وضو کے فرائض چار ہیں۔ سُنتیں کتنی ہیں ؟

ج (۱۳) تیرہ

س : حجِ اکبر سے کیا مراد ہے ؟ ج جو حج جمعہ کے دِن ہو۔

س : حج اصغر سے کیا مراد ہے ؟

ج عمرہ کو کہتے ہیں ۔

س : حج کی کتنی قسمیں ہیں ؟

ج تین قسمیں ہیں ۔ (۱) حج مفرد (۲) قران (۳) تمتع ۔

س : حج کے فرض کتنے ہیں ؟

ج تین ۔ (۱) احرام باندھنا (۲) نویں ذوالحجہ کو میدان عرفہ میں ٹھہرنا ۔

(۳) طوافِ کعبہ ۔

س : سود کب حرام ہوا ؟

ج سنہ ۹ھ کو ۔

س : وہ کون سے دن ہیں جن میں روزہ رکھنا حرام ہے ؟

ج عید الفطر کا پہلا دن اور ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ کے دن یعنی کل پانچ دن

س : اسلامی مہینوں کے نام بالترتیب بتائیے ؟

ج محرّم، صفر، ربیع الاوّل، ربیع الاخر، جمادی الاوّل، جمادی الاخر،

رجب، شعبان، رمضان، شوال، ذیقعد، ذوالحج ۔

س : (عالم) جہان کتنے ہیں ؟

ج جمہور کے نزدیک اٹھارہ ہزار (تفسیر نبوی)

سیرت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

س : حضور علیہ السلام نے کل کتنی نمازیں پڑھیں ؟

ج (30000) تیس ہزار ۔

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل آمین کتنی مرتبہ حاضر ہوئے۔

ج (24000) چوبیس ہزار مرتبہ۔

س : جبریل آمین کے کتنے پَر ہیں ؟

ج (300) تین سو پَر (مدارج)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عرصہ تک بیت المقدس کیطرف منہ کرکے نماز پڑھی۔

ج تقریباً سترہ (۱۷) مہینے۔

س : تبدیلِ قبلہ کا واقعہ کب پیش آیا ؟

ج ۲ھ شعبان المعظم بروز منگل۔

س : بیت المقدس کا عبرانی نام کیا ہے ؟

ج یروشلم۔

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی مبارک میں کتنے بال سفید تھے؟

ج سترہ (۱۷) بال سفید تھے۔

س : فارقلیط سے کیا مراد ہے ؟

ج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عبرانی اسم شریف ہے۔

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک کے اردگرد، ۵۵۷ھ میں کس سلطان نے زمین کھدوا کر سیسہ بھروا دیا تھا؟

ج سلطان نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ نے۔

س : سلطان صلاح الدین ایوبی نے بیت المقدس کب فتح کیا تھا؟

ج ۴ / اکتوبر ۱۱۸۷ء ۔

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کس تاریخ کو ہوئی ؟

ج ۱۲ ربیع الاوّل بروز پیر، ۲۰ / اپریل ۵۷۱ء کو مکہ میں ہوئی ۔

س : حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُنیا میں قیام کی مدت کتنی تھی ؟

ج ۶۳ سال، ۴ دِن، ۶ گھنٹے ۔

س : حضور علیہ السّلام کی رضاعی والدہ کا نام بتائیے ؟

ج حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا

س : حضور علیہ السّلام کے والدین کا نام بتائیے ؟

ج حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ رض

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نانی کا نام کیا تھا ؟

ج حضرت برّہ

س : حضور علیہ السّلام کی اونٹنی کا نام کیا تھا ؟

ج القصوای ۔

س : حضور علیہ السّلام مکہ اور مدینہ میں کتنا عرصہ رہے ؟

ج مکہ ۵۳ سال، مدینہ میں ۱۰ سال ۔

س : بتائیے : حضور علیہ السّلام کتنے غزوات میں شریک ہوئے ؟

ج بعض نے (۲۳) کا ذکر کیا لیکن اکثر نے (۲۷) کا ذکر کیا ۔ (مواہب لدنیہ)

س : غزوہ اور سریہ میں کیا فرق ہے ؟

ج جس جہاد میں حضور علیہ السّلام شرکت فرمائیں وُہ غزوہ اور جسمیں

شرکت نہ فرمائیں وہ سریّہ ہے نیز چار سو غازیوں کی تعداد تک کے لشکر کو سریّہ کہتے ہیں۔

س : قرآن میں کتنے غزوات کا ذکر آیا؟

ج بارہ کا (۱۲)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کتنے تھے ؟

ج (دو) حضرت قاسم اور حضرت ابراہیم۔

س : حضور علیہ السّلام کی صاحبزادیاں کتنی تھیں؟ نام بتائیے۔

ج (چار) حضرت زینب رضہ، حضرت رقیہ رضہ، حضرت اُم کلثوم رضہ، حضرت فاطمۃ الزہراء رضہ۔

س : حضور علیہ السّلام کی ازواجِ مطہرات کی تعداد کتنی ہے ؟

ج جمہور علماء کے نزدیک گیارہ ہے۔

س : ازواجِ مطہرات میں سب سے زیادہ حدیثیں کس نے روایت کی ؟

ج حضرت عائشہ صدیقہ رضہ۔

س : اُسوۂ حسنہ کے کیا معنی ہیں ؟

ج اُسوہ کے معنی ہیں۔ نمونہ، طریقہ، حسنہ کے معنی ہیں۔ مثالی، بہترین، حسین، خوبصورت، اُسوہ حسنہ کا مطلب یہ ہُوا کہ بہترین نمونہ اس سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ہے۔

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک کس جنگ میں شہید ہوئے ؟

ج غزوہ اُحد میں۔

س : حضور علیہ السّلام سراپا معجزہ ہیں لیکن پھر بھی علماء نے آپ کے معجزات
کی تعداد کتنی بتائی ہے ؟

ج چار لاکھ (تفسیر نعیمی صـ ۲۹۲ ج ۱۲)

س : معجزہ اور کرامت کسے کہتے ہیں ؟

ج معجزہ ہر وُہ عجیب وغریب خلافِ عادت کام ہے جو دعویٰ نبوّت
کرنے والے کے ہاتھ پر ظاہر ہو ۔ اگر عجیب وغریب کام کسی ولی سے
ظاہر ہو تو کرامت ہوگی ۔

س : قضا کی کتنی قسمیں ہیں ۔

ج (تین) قضاءِ مبرم ۔ قضاءِ معلق ۔ قضاءِ معلق محض ۔

س : نسیان اور خطا میں کیا فرق ہے ؟

ج اگر ممانعت یاد نہ رہے کرے تو نسیان یعنی بھول اور اگر ممانعت
سمجھنے میں غلطی کرے تو خطا ۔

انبیاءِ کرام کے متعلق معلومات

س : حضرت آدم علیہ السّلام کو فرشتوں نے سجدہ کب کیا ؟

ج جمعہ کے دن ظہر کی نماز کے بعد ۔

س : آدم علیہ السّلام نے حق مہر کیا ادا کیا ؟

ج دس مرتبہ درود شریف ۔

س : حضرت آدم علیہ السّلام کی موجودگی میں انکی اولاد کی تعداد بتائیے ؟

ج (۴۰۰۰۰) چالیس ہزار ۔

س : آدم علیہ السّلام کا مزار کہاں ہے ؟

ج اجودھیا ضلع فیض آباد ہندوستان میں ہے ۔ (نعیمی)

س : شیطان کا اصل نام کیا تھا ؟

ج عزازیل ۔

س : حضرت نوح علیہ السّلام کتنا عرصہ طوفان میں رہے ؟

ج چھ ماہ آٹھ دِن ۔

س : حضرت نوح علیہ السّلام کی کشتی کا نام کیا تھا ؟

ج آرک ۔

س : حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے والد اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے نانا کے نام بتایئے ؟

ج حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے والد اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے نانا کا نام عمران ہے ؟

س : حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا تذکرہ قرآن میں کتنی مرتبہ آیا ؟

ج (۶۸) اڑسٹھ مرتبہ ۔

س : ابراہیم اور اسماعیل کے کیا معنی ہیں اور کس زبان کے لفظ ہیں ؟

ج ابراہیم ۔ یہ لفظ سُریانی ہے جس کے معنی ہیں مہربان باپ ۔ اسماعیل ۔ اِسْمَعْ عربی کا لفظ ہے اور ایل عبرانی میں خدا کا نام ہے جس کے معنی یہ ہوئے کہ اے خدا میری سُن لے ۔ جب آپ پیدا ہوئے تو اس دُعا کی یادگار میں اسماعیل نام رکھا گیا ۔ (روح البیان)

س : حضرت سارہؓ کے بطن سے جب حضرت اسحٰق پیدا ہوئے اُس وقت حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی عمر کتنی تھی ؟

ج (۱۰۰) سو سال ۔

س : حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے والدین کا نام بتائیے ؟

ج والد کا نام تارخ ، والدہ کا نام متلی بنت لمز ہے ۔
یاد رہے کہ آزر آپ کا چچا تھا جو کہ بُت فروش تھا ۔

س : مچھروں کا عذاب کس قوم پر آیا ؟

ج حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی قوم پر ۔

س : (۱۸۰) شہر کس نبی نے بسائے ؟

ج حضرت ادریس علیہ السّلام نے ۔

س : حضرت داؤد علیہ السّلام اور حضرت لقمان کا کیا رشتہ تھا ؟

ج حکیم حضرت لقمان آپ کے شاگرد تھے ۔

س : حضرت یعقوب علیہ السّلام اور حضرت ایوبؑ علیہ السّلام کا آپس میں کیا رشتہ تھا ؟

ج حضرت یعقوب علیہ السّلام حضرت ایوبؑ علیہ السّلام کے سُسر تھے

س : علمِ نجوم اور علم جفر کس نے ایجاد کیا ؟

ج علمِ نجوم حضرت ادریس علیہ السّلام اور علمِ جفر حضرت داؤد علیہ السّلام نے ۔ (نعیمی ص ۳۲ ج ۱۲)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

س : صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تعداد کتنی تھی ؟

ج تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار (۱۲۴۰۰۰) (تفسیر نعیمی صفحہ ۳۰ ج ۱۱)

س : حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے کتنے عرصہ تک خلافت کی ؟

ج تقریباً سوا دو سال ۔

س : حضرت عمر فاروق رضؓ نے کتنا عرصہ تک خلافت کی ؟

ج ۱۰ سال ۶ ماہ ۴ دن ۔

س : سن ہجری کا آغاز کس نے شروع کیا ؟

ج حضرت عمر بن خطاب رضؓ نے ۔

س : بتائیے کس خلیفہ نے پولیس کا محکمہ قائم کیا ؟

ج حضرت عمر فاروق رضؓ نے

س : حضرت عثمان غنی رضؓ کتنا عرصہ خلیفہ رہے ؟

ج ۱۲ سال ۱۲ دن ۔

س : حضرت علی المرتضیٰ رضؓ کتنا عرصہ خلیفہ رہے ؟

ج ۴ سال ۹ ماہ ۔

س : حضرت علی المرتضیٰ رضؓ نے قلعۂ خیبر کب فتح کیا ؟

ج ۷ ہجری کو ۔

س : حضرت علی المرتضیٰ رضؓ کب شہید ہوئے ؟

ج ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ ہجری کو ۶۱ سال کی عمر میں ۔

س : وہ کون سے خلیفہ تھے جو خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے ؟

ج حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ۔ (نزہتہ المجالس)

س : اصحابِ کہف کے نام بتاہیے ؟

ج یملیخا ، مکسلمینا ، مشلینیا ، برنوش ، مرنوش ، سازنوش ، کفشطیطونس۔

س : اصحابِ کہف کے کُتّے کا نام بتاہیے ؟

ج قطمیر ۔

س : کتنے جانور جنّت میں جائیں گے ؟

ج چھ جانور اور ایک اُحد پہاڑ ۔

مکّہ مدینہ

س : خانہ کعبہ کے غلاف پر کتنا کپڑا لگتا ہے ؟

ج (۱۰۰۰) ایک ہزار گز ۔

س : خانہ کعبہ کی بلندی کتنی ہے ؟

ج ۵۴ فٹ ۹ انچ ۔

س : حجرِ اسود کس رنگ کا اور یہ کہاں کا پتھر ہے ؟

ج سیاہ رنگ کا ، جنّت کا پتھر ہے ۔

س : مدینہ منورہ کا پہلا نام یثرب تھا ، مکّہ کا نام بتائیے ؟

ج مارکوابا ، یا بطحا ۔

س : مدینہ منورہ کے کتنے نام ہیں ؟

ج تقریباً (۱۰۰)

اظہارِ تشکر

مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہ (حدیث)

قارئینِ محترم:- اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر، کہ ہمیں بے شمار نعمتوں سے سرفراز فرمایا کہ اور ایک نعمتِ عظمیٰ حبیبِ کبریاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہونے کے شرف کیصورت میں عنایت فرمائی اور مجھ خاکسار حقانی کو پیغامِ حق پہنچانے کی سعادت سے بہرہ ور فرمایا اور تالیف ہٰذا کی اشاعت ممکن بنانے کے لئے بہترین معاون عطا کیئے۔

میں اُن تمام مشائخ عظام، علماء کرام و اساتذۂ کرام کا ممنون ہی نہیں بلکہ نثار ہوں جنہوں نے وسیع القلبی سے میری رہنمائی فرمائی۔ تقاریظ تحریر فرمائیں اور جا بجا مفید مشوروں سے نوازا، اس سلسلے میں اہلسنت وجماعت کے مائۂ ناز خطیب، مقرر شیریں بیان، خطیبِ نکتہ دان حضرت علامہ حافظ شیر احمد قادری صاحب خطیب مرکزی نوری جامع مسجد اٹک۔

فاضل نوجوان زینتِ مسلک اہلسنت مقرر شعلہ بیاں، حضرت علامہ محمد حنیف صاحب رضوی قادری خطیبِ جامع مسجد نعیم مرزا۔ اٹک۔

برادر ذی وقار، فاضل نوجوان، مقرر شعلہ بیاں، حضرت مولانا ـــــــ عبدالقیوم صاحب حقانی خطیب اسلام آباد ناظم جامعہ قادریہ حقانیہ اٹک۔

عالم نبیل، واعظِ خوش بیان، خطیبِ نکتہ دان، حضرت علامہ حافظ عاشق حسین قادری صاحب خطیبِ پاکستان آرمی (آزاد کشمیر) کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنی روایتی عدیم الفرصتی کے باوجود

اربعین کے مسوّدے کا عمیق نگاہوں سے مطالعہ کرکے مفید مشوروں سے نوازا۔ اور میری حوصلہ افزائی کا سامان کیا۔ اِس کے ساتھ ہی راقم الحروف اپنے محسن و مشفق پیکرِ اخلاص و وفا مولانا **ممتاز علی صاحب چشتی گولڑوی** محلہ محمدنگر کینٹ اٹک کا بھی تہہ دِل سے احسان مند ہوں، جنہوں نے دورانِ اعتکاف میرے لیئے خصوصی دُعائیں فرمائیں۔

عالم باعمل استاذ العلماء مولوی **حاجی امیر الرحمٰن صاحب بام خیلوی** مدرس جامعہ قادریہ حقانیہ کا بھی سپاس گزار ہوں، جنہوں نے روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے مستجاب مقامات پر میرے لیئے خصوصی دُعائیں فرمائیں۔ ساتھ ہی میں برادر مکرم **حاجی گل شیر صاحب** سُرگ پنڈی گھیب اور محسن و مشفق واجب التکریم جناب صوبیدار میجر **چوہدری محمد سلطان محمود صاحب** کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، جنہوں نے اِس کتاب کی اشاعت کے ضمن میں میری حوصلہ افزائی فرمائی۔

میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِسی کارِ خیر کو ہم سب کے لیئے صدقہ جاریہ اور آخرت میں ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین ثُمّ آمین

طالبِ دُعا

حافظ رفاقت علی حقانی عفی عنہ

مدرس جامعہ قادریہ حقانیہ (رجسٹرڈ) اٹک

مرسلہ از

حاجی قاری محمد شفاء اعظمی مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ریلوے سٹیشن جنڈ

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ (الحدیث)

- تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی اور دوسروں کو اس کی تعلیم دی۔
- جو طالب علم، طالب علمی کی حالت میں مرتا ہے وہ شہید ہوتا ہے۔ (حدیث)
- علم انبیاءؑ کی میراث ہے اور مال قارون و فرعون اور کفار کی (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ)
- علم مومن کا گم شدہ مال ہے جہاں ملے لے لو (حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ)

خوشخبری

اہلسنت والجماعت کی عظیم دینی درس گاہ

جامعہ تحسین القرآن

محلہ الہ آباد جنڈ

جسمیں ماہر اساتذہ کرام کی زیر نگرانی شعبہ حفظ و تجوید اور درس نظامی کی مکمل تیاری کرائی جاتی ہے۔ داخلہ جاری ہے خواہشمند حضرات رابطہ کریں۔

الداعیان الی الخیر

الحافظ برادران (ڈھلیاں کلاں)، وقاری ابرار حسین قادری ناظم اعلیٰ جامعہ تحسین القرآن و خطیب جامع مسجد شاہ چن چراغ جنڈ ضلع اٹک